ISSN 0971. 8338

یوجنا

مئی 2015 ترقیاتی ماہنامہ 10 روپے

سیاحت: ابھرتی ہوئی صنعت

ہندوستان میں تعلیمی سیاحت: ماضی، حال اور مستقبل

ارچنا کماری/دیویانشو کمار

سیاحتی کارآفرینی: عملی اقدامات کے شعبے

پروفیسر جی انجانیا سوامی

ہندوستان میں ماحولیاتی سیاحت

مدھومیتا داس/بانی چٹرجی

آمد پرویزا: سیاحت کے لئے سفر کرنا ہوا آسان

نانو بھسین/نونیت کور

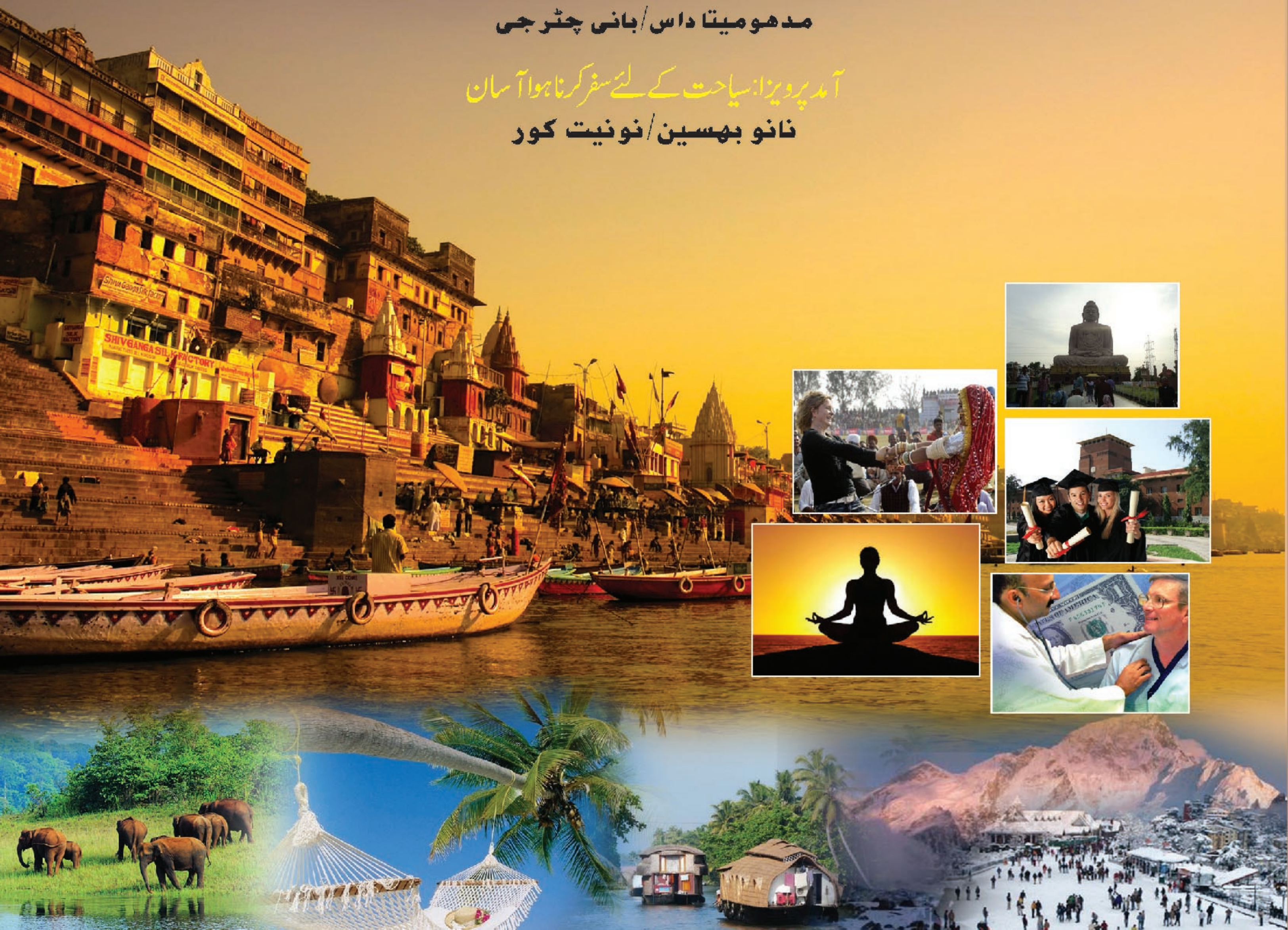

ڈیجیٹل انڈیا پہل کا آغاز

(ترقیاتی خبر نامہ)

☆ **پیشہ ورانہ** تربیت فراہم کرانے کے کام میں بہتری لانے کیلئے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم شروع کیا گیا ہے۔ http://ncvtmis.gov.in کے نام سے اس پورٹل کو وزارت محنت کے روزگار اور تربیت کے ڈائریکٹوریٹ جنرل (ڈی جی ای اینڈ ٹی) نے تیار کیا ہے۔اس سے سرکاری اسکیموں کی ترسیل اور کارکردگی پر نگاہ رکھنے میں مدد ملے گی۔ پہلے مرحلے میں این سی وی ٹی ایم آئی ایس پورٹل میں ڈی جی اینڈ ٹی کے اہم منصوبوں مثلاً دست کاری کی تربیت کی اسکیم (ایس ٹی ایس) اور اپرنٹس کی حوصلہ افزائی کی اسکیم (اے پی وائی) کے لئے ای گورننس میکانزم شامل ہے۔ یہ پورٹل عوام کو دست کاروں کی تربیت سے متعلق مختلف ڈیجیٹل انڈیا پہل کا آغاز پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرانے کے کام میں بہتری لانے کے مقصد سے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم شروع کیا گیا ہے۔ http://ncvtmis.gov.in کے نام سے اس پورٹل کو وزارت محنت کے روزگار اور تربیت کے ڈائریکٹوریٹ جنرل (ڈی جی ای اینڈ ٹی) نے تیار کیا ہے۔اس سے سرکاری اسکیموں کی ترسیل اور کارکردگی پر نگاہ رکھنے میں مدد ملے گی۔

پہلے مرحلے میں این سی وی ٹی ایم آئی ایس پورٹل میں ڈی جی اینڈ ٹی کے اہم منصوبوں مثلاً دست کاری کی تربیت کی اسکیم (ایس ٹی ایس) اور اپرنٹس کی حوصلہ افزائی کی اسکیم (اے پی وائی) کے لئے ای گورننس میکانزم شامل ہے۔ یہ پورٹل عوام کو دست کاروں کی تربیت سے متعلق مختلف سرکاری اسکیموں کی تفصیل، دستیاب سیٹوں کی تعداد اور ملک کے مختلف اداروں کے بارے میں معلومات فراہم کرائے گا۔ 11000 سے زائد انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس (آئی ٹی آئی) اور جن اداروں سے یہ ملحق ہیں ان کی تفصیل عوام کو دستیاب کرائی گئی ہے۔تقریباً دس لاکھ سی ٹی ایس امیدواروں، جنہوں نے اگست 2014 میں شروع ہوئے تعلیمی سال کے دوران ملک بھر کے آئی ٹی آئی میں داخلہ لیا تھا کی تفصیل بھی اب اس پورٹل پر دستیاب ہے۔تربیت حاصل کرنے والے اب اپنا ہال ٹکٹ، مارک شیٹ اور ای سرٹیفکٹ خود ہی اس پورٹل کی مدد سے پرنٹ کر سکتے ہیں جس سے اس طرح کے دستاویزات کے اجراء میں ہونے والی پریشانیاں کم ہوں گی اور ان دستاویزات کی دستیابی میں لگنے والے وقت کی بھی بچت ہوگی۔

آجرین بھی اس پورٹل کے ذریعہ ای سرٹیفکٹس کی براہ راست تصدیق کر سکیں گے۔تقریباً بیس لاکھ سے زائد تصدیق شدہ تربیت یافتگان، جنہیں سرٹیفکیٹ دی جا چکی ہے، ان کی بھی تصدیق آن لائن کی جا سکتی ہے۔اسی طرح اے پی وائی کے تحت یہ پورٹل پورے بزنس عمل کو ڈیجیٹائز کرتا ہے اور اداروں کے لئے رجسٹریشن دعووں کی پیشی اور ان کی منظوری، اداروں کو ادائیگی اور بعد میں تربیت حاصل کرنے والوں کو ڈائریکٹ بینیفٹ اسکیم کے تحت الیکٹرانک طریقے سے راست ترسیل میں بھی مدد کرتا ہے۔

تمام آئی ٹی آئی میں پورٹل شروع کرنے کے دوران یوزرس مینویل، بالعموم پوچھے جانے والے سوالات، تربیتی سیشن کے سلسلے میں ہیلپ ڈیسک کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ یہ پورٹل وزارت کی تربیت، روزگار اور اپرنٹس کی فراہمی کے سلسلے میں اسکیموں میں شفافیت لانے کے لئے بھی تیار کیا گیا ہے۔اس سے بہتر مارکیٹ انفارمیشن اور ایڈوکیسی کو بھی بہتر بنانے میں مدد ملے گی اور یہ مختلف کام کاج کو آن لائن انجام دینے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔مختلف مدت اور نوعیت کے 134 مختلف ٹریڈ کے ساتھ ملک بھر میں پھیلے 11000 سے زائد آئی ٹی آئی اور ان آئی ٹی آئی میں ہر سال اندراج کرانے والے دس لاکھ طلبہ کی وجہ سے ڈی جی ای ٹی کے لئے ایم آئی ایس سسٹم کے بغیر پالیسی اور الحاق کی تصدیق اور مقررہ وقت پر نتائج کے اعلان کو یقینی بنانا تقریباً ناممکن ہوگیا تھا۔

اس پورٹل سے شفافیت کے اعلی معیار، فیصلہ لینے کے لئے بہتر تجربہ اور شہری خدمات کی بہتر رسائی فراہم کرا کے ڈی جی اینڈ ٹی کے فیلڈ اداروں میں پیشہ ورانہ تربیت کے نظام میں سدھار ہونے کی بھی توقع ہے۔اس کے دوسرے مرحلے کے تحت، جو ابھی تیاری کے مرحلے میں ہے، یہ پلیٹ فارم مرکزی اعانت یافتہ اداروں کے لئے، انسٹرکٹر ٹریننگ کورس، اپرنٹس شپ سروس اور مختلف پیشہ ورانہ پروگراموں کے لئے آن لائن ایڈمشن سسٹم میں ریاستوں کی مدد کرے گا۔ یہ اس طرح کے نصاب کے لئے ملک بھر میں انسٹرکٹروں کا ایک مرکزی ڈیٹا بیس فراہم کرے گا اور ڈی جی ای اینڈ ٹی کو نیشنل کیریر سروس (این سی ایس) کے ساتھ ٹریننگ سروس کو روزگار اور آدھار کارڈ سے مربوط کرے گا۔اس پورٹل کے لانچ کے موقع پر پورٹل سے تیار ہونے والے ای سرٹیفکٹ کے پہلے سیٹ کو ان امیدواروں کو ای سرٹیفکیٹ دئے گئے جنہوں نے ماضی میں مختلف انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس سے اپنی اپنی تربیت کامیابی سے مکمل کئے تھے لیکن ریاستوں سے ڈی جی ای اینڈ ٹی کو ڈاٹا کی ترسیل میں ہونے والی تاخیر کی وجہ سے این سی وی ٹی سے تصدیق کے منتظر تھے۔کامیاب تربیت یافتگان کے لئے پورٹل کے ذریعہ اب تک 1.6 لاکھ سے زائد زیر التوا ای سٹرفکیٹ تیار کئے جا چکے ہیں۔

باقی کورIII پر

1SSN 0971. 8338

ترقیاتی ماھنامہ

یوجنا

نئی دہلی

مئی 2015 سیاحت: ابھرتی ہوئی صنعت

☆ چیف ایڈیٹر کے قلم سے	اداریہ	4
☆ بنیادی ڈھانچے اور سیاحت کی ترقی	منوج دکشت	5
☆ آمد پر ویزا: سیاحت کے لئے سفر کرنا ہوا آسان	نانو بھسین/نونیت کور	13
☆ ہندوستانی سیاحت کے لئے سازگار قاعدہ	رتن دیپ بنرجی	17
☆ سیاحتی کار آفرینی: عملی اقدامات کے شعبے	پروفیسر جی-انجانیا سوامی	23
☆ ہندوستان میں معاشی ترقی اور دیگر متعلقہ معاملوں میں سیاحت کا کردار	پریم سبرا منیم	26
☆ طبی سیاحت: ہندوستان میں رجحانات	ڈاکٹر ہری ہرن	30
☆ ہندوستان میں ماحولیاتی سیاحت: ابھیتو کینزکا وائلڈ لائف سینکچوری ایک مثال	مدھومیتا داس چٹرجی/ بانی چٹرجی	34
☆ ہندوستان میں تعلیمی سیاحت: ماضی، حال اور مستقبل	ارچنا کماری/ دیویانشو رکمار	39
☆ کیا آپ جانتے ہیں؟	واٹیکا چندرا	43
☆ صفائی ستھرائی ضروری کیوں ہے؟	بلال محمد خان	45
☆ ہنر مندی کے فروغ کے لئے دین دیال اپادھیائے گرامین کوشلیہ یوجنا	شاہنواز خان	48
☆ حکومت کا سیاحت کے فروغ پر زور	وسیم	51
☆ ڈیجیٹل انڈیا (ترقیاتی خبرنامہ)	....	کور III-II

چیف ایڈیٹر:
دیپیکا کچھل

ایڈیٹر
ارشاد علی
011-24365927

معاون: رقیہ زیدی
سرورق: جی پی دھوپے

جلد: 35 شمارہ-2
قیمت: 10 روپے

جوائنٹ ڈائریکٹر (پروڈکشن):
وی کے مینا

سالانہ خریداری اور رسالہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے رابطہ:
بزنس مینیجر:
pdjucir@gmail.com
فون: 011-26100207

مضامین سے متعلق
خط و کتابت کا پتا:
ایڈیٹر یوجنا (اردو)، E-601، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس،
لودھی روڈ، نئی دہلی-110003
ای میل: yojana.urdu@yahoo.co.in
ویب سائٹ: www.publicationsdivision.nic.in

● **یوجنا** اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی، آسامی، گجراتی، کنڑ، ملیالم، مراٹھی، تمل، اڑیہ، پنجابی، بنگلہ اور تیلگو زبان میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔☆ نئی ممبرشپ، ممبرشپ کی تجدید اور ایجنسی وغیرہ کے لئے منی آرڈر / ڈیمانڈ ڈرافٹ، پوسٹل آرڈر ''اے ڈی جی پبلی کیشنز ڈویژن (منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ) کے نام درج ذیل پتے پر بھیجیں: بزنس منیجر یوجنا (اردو) پبلی کیشنز ڈویژن (جرنلس یونٹ) بلاک iv لیول vii، آر کے پورم، نئی دہلی-110066 فون: 011-26100207

زرسالانہ: 100 روپے، دوسال: 180 روپے، تین سال: 250 روپے، پڑوسی ملکوں کے لیے (ایئر میل سے) 530 روپے۔☆ یوروپ اور دیگر ممالک کے لیے (ایئر میل سے) 730 روپے۔

☆ اس شمارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، ضروری نہیں کہ یہ خیالات ان اداروں، وزارتوں اور حکومت کے بھی ہوں، جن سے مصنفین وابستہ ہیں۔

یوجنا منصوبہ بند ترقی کے بارے میں عوام کو آگاہ کرتا ہے مگر اس کے مضامین صرف سرکاری نقطۂ نظر کی وضاحت تک محدود نہیں ہوتے۔

چیف ایڈیٹر کے قلم سے

یوجنا

سفر ہے شرط...

’یہ دنیا ایک کتاب ہے اور سفر نہیں کرنے والے محض ایک صفحہ ہی پڑھ پاتے ہیں۔‘ سینٹ آگسٹن کا یہ قول سفر کے حقیقی روح کی ترجمانی کرتا ہے۔ ہندوستان گوناگوں خصوصیات کے سبب دنیا بھر کے سیاحوں کے لئے ایک پسندیدہ مقام رہا ہے۔ یہاں کے قدرتی اور فطری مناظر، تاریخی مقامات، رنگارنگ تہذیب وثقافت، انواع اقسام کے کھانے، روحانی تسکین پہچانے والے مذہبی مقامات سیاحت کے لئے بے پناہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں ہندوستان کی سیاحتی صنعت میں تعلیم اور میڈیکل ٹورزم، ایڈونچر، دیہی اور ایکوٹورزم جیسے نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔ صرف بین الاقوامی ہی نہیں بلکہ گھریلو سیاحت بھی بڑی تیزی سے ترقی کی شاہراہ پر بڑھ رہی ہے۔ دستیاب تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ دہائی میں ہندوستان میں سیاحت میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے اور ہندوستان کی جی ڈی پی میں اس کا حصہ 6.6% ہے۔

سیاحت دنیا بھر میں روزگار فراہم کرنے والا، غیر ملکی زرمبادلہ اور اقتصادی ترقی کا اہم ذریعہ ہے۔ منفرد کلچر، فطرت، ثقافت، رنگارنگ مارکیٹ، روایتی مہمان نوازی سے بھرپور ہندوستان میں سیاحت کے بے پناہ مواقع ہیں۔ ضرورت اسے صارفین کو پرکشش انداز میں پیش کرنے کی ہے۔ کسی بھی ملک میں سیاحت کی ترقی انفرااسٹرکچر، رہائش، ٹرانسپورٹ اور تفریح جیسے شعبوں میں مسابقت کی بنیاد پر ہوتی ہے اور یہیں پر مرکز سے لے کر ریاستی حکومتوں اور انٹرپرینیور جیسے مختلف فریقین اور مجموعی طور پر سماج کا رول شروع ہوتا ہے۔

سرکاری پالیسیاں سیکٹر کے فروغ اور ترقی میں سہولت کے لئے فریم ورک فراہم کرتی ہیں۔ وہ سیاحوں کی آمد کو تقویت فراہم کرنے کے لئے ہدایتی سطور اور لائحہ عمل فراہم کرتی ہیں۔ وہ وسائل تک رسائی اور روزگار کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ موجودہ حکومت چاہتی ہے کہ 2016-17 کے اواخر تک آئی ٹی اے (بین الاقوامی سیاحوں کی آمد) کا ایک فیصد کا نشانہ حاصل کرلیا جائے۔ حکومت نے حال ہی میں 44 ملکوں کے سیاحوں کو ویزا آن ارائیول کی سہولت دینے کا اعلان کیا ہے اور جلد ہی مزید 106 ملکوں کے سیاحوں کو بھی یہ سہولت حاصل ہو جائے گی۔ ٹور آپریٹروں اور کلاسیفائیڈ ہوٹلوں کی فہرست کے لئے موبائل ایپ کی شروعات، سیاحت کا ای مینجمنٹ اور ہاسپیٹلٹی انسٹی ٹیوٹ صحیح سمت میں چند ایک اقدامات ہیں۔ تھیم پر مبنی سرکٹس کے فروغ کے لئے سودیش درشن، مذہبی یاتراؤں کے لئے نیشنل مشن، مذہبی مقامات کو بہتر اور خوبصورت بنانے کے لئے PRASAD جیسی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں، ان کا مقصد 2016-17 کے اواخر تک 145 کروڑ گھریلو سیاحوں کا نشانہ حاصل کرنا ہے۔ ان کے علاوہ روزگار کی فراہمی کے لئے ہنر سے روزگار تک اور ہنر ذائقہ جیسے پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔

تاہم یہ انٹرپرینیور کی بصیرت اور ہنر ہے جو ان اسکیموں اور وسائل کے اقتصادی قدر و قیمت میں اضافہ کرتے ہیں اور ان کا استعمال سماج کی بہتری نیز اپنے مالی فوائد کے لئے کرتے ہیں۔ سیاحت کی صنعت اپنے دیگر متعلقہ شعبوں کے ساتھ مل کر بڑے پیمانے پر تجارتی سرگرمیوں کا موقع فراہم کرتی ہے۔ ان میں ٹرانسپورٹیشن، رہائش، کیٹرنگ، ٹور پیکیجز، انٹرٹیمنٹ وغیرہ شامل ہیں۔ اختراعی اور غیر روایتی سیاحتی مقامات کی نشاندہی، ایسے مقامات، جن کی طرف اب تک توجہ نہیں دی گئی ہے، کا فروغ، کامیاب انٹرپرینیور شپ اور ہندوستان میں سیاحت کے استحکام کے لئے کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔

’اتی تھی دیوو بھوا‘ ہندوستانی آئیڈیالوجی کا حصہ ہے۔ یہاں ہر سیاح ’مہمان‘ ہوتا ہے اور سماج ’میزبان‘ کا رول ادا کرتا ہے۔ لیکن طویل مدت میں اس کا فائدہ یہ ہے کہ سماج خدمات فراہم کرنے کے ساتھ ہی مالی فائدے بھی حاصل کرتا ہے۔ سیاحت سماج کی جامع ترقی کا سب سے مکمل ذریعہ بن گیا ہے اور یہ غربت کے خاتمے میں مثبت رول ادا کر رہا ہے۔ ٹریول انڈسٹری میں لوگوں کے زندگی اور ان کی سوچ کو تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے۔ تاہم اس صنعت کو کافی احتیاط اور پائیدار انداز میں ترقی کی طرف لے جانے کی ضرورت ہے تاکہ ماحولیات اور سماج کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچے۔ سلامتی، تحفظ اور سیاحوں نیز میزبان کمیونیٹز کا مثبت نقطہ نظر اسے تعمیری رخ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

بلاشبہ ہندوستان میں سیاحت کا مستقبل روشن ہے لیکن ہمیں ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ مشہور فلسفی لاو زو نے کہا تھا کہ ایک ہزار میل کا سفر کرنے کے لئے پہلا قدم اٹھانا ضروری ہے اور اس سیکٹر میں حالیہ پیشرفت کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ پہلا قدم اٹھایا جا چکا ہے۔

☆☆☆

منوج دکشت

بنیادی ڈھانچے اور سیاحت کی ترقی

سیاحتی مصنوعات ایک پیچیدہ کنزیومپٹیو تجربہ ہے جو ایک سلسلے سے برآمد ہوتا ہے جہاں سیاح مختلف قسم کی خدمات (مثلاً معلومات، اس سے وابستہ قیمتیں، نقل وحمل، رہائش، اور ایٹریکشن سرویسز) کا استعمال کرتے ہیں کی خدمات (گن 1988)۔ سیاحوں کے تجربے بھی اقتصادی اور سیاسی حالات اور بنیادی ڈھانچے کی خصوصیات سے تشکیل پاتے ہیں جو منزل مصنوعات کی نوعیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مرفی (2000) نے اس طرح کی مصنوعات کو سپلائی اینڈ ڈیمانڈ کے تجزیہ سے جوڑا کہ کس طرح سے منزل کے مختلف اجزاء سیاحوں کو دوران سیاحی اپنے جانب متوجہ کرتے ہیں۔

مصنوعاتی تجربے کو پیدا کرنے میں سروس کے بنیادی ڈھانچے کے کردار کو تسلیم کرنے میں سب سے اہم نام اسمتھ کا تھا(1994)۔ اس نے تجویز پیش کی کہ سروس کا بنیادی ڈھانچہ منازل کے وسیع تر میکرو انوائرنمنٹ یا جسمانی پلانٹ کے اندر اندر واقع ہے۔

مصنف یونیورسٹی آف لکھنؤ، میں انسٹی ٹیوٹ آف ٹورزم اسٹڈیز میں ڈائریکٹر ہیں۔
manojdixit23@gmail.com

(اسمتھ، 1994)۔ اس نے اس سچائی پر زور دیا کہ ایک منزل میں سطحی، استعمایا بنیادی ڈھانچے اور ٹیکنالوجی کی کمی بھی ظاہر اور ضروری فیچر ہیں جو سیاحوں کی ٹرپ کے تجربے کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ دوسرے لوگ جنہوں نے اس خیالات کی حمایت کی ان میں چوئے (1992)، بجیرٹ (2000) اور کروچ اور رچی (2000) تھے۔ ان نے مختصرا کہا کہ سیاحوں کا مجموعی تاثر ان کی سیاحی کے بعد منزل کے تعلق سے ان کے نظریے کو ترقی دیتا ہے اور اس سلسلے میں بنیادی ڈھانچہ ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ٹورسٹ ڈسٹینیشن پروڈکٹ کو تقابل اور مقابلہ جاتی فائدہ کے تناظر میں بھی اچھے سے سمجھا جاتا ہے۔ جدول نمبر ایک جو کروچ اور رچی (1999) کے پہلے کام سے اخذ کیا گیا ہے، منازل کی مقابلہ جاتی قطعیت کی ایک عالمی تصویر پیش کرتا ہے۔ مصنفین نے دلیل دی ہے کہ فیکٹر شرائط کشش کے اہم عناصر ہیں کیونکہ سیاح ایک مقام پر جاتے ہیں تا کہ اس جگہ کا تجربہ حاصل کر سکیں۔

ہر عنصر کی درجہ بندی بنیادی توجہ اور معاون عناصر کے تحت کی گئی ہے۔ اس زمرے میں منازل کے عام بنیادی ڈھانچے کی خدمات درحقیقت سب سے زیادہ اہم عوامل میں سے ایک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ سیاحت

تصویر 1.

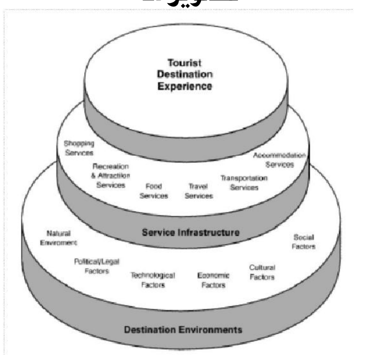

کے رجحانات عوامی سہولیات اور بنیادی ڈھانچہ کے تعاون پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ سیاحتی منصوبہ بندی اور ترقی سڑکوں، ہوائی اڈوں، بندرگاہوں، بجلی، سیوریج، اور پینے کے پانی کے بغیر ممکن نہیں ہوگی۔ سیاحت کی ترقی کے لیے لازمی عنصر بنیادی ڈھانچہ کے طول وعرض ہیں اور مندرجہ بالا عوامل سیاحوں کو کسی مقام کی جانب متوجہ کرنے کے بنیادی عناصر ہیں۔ عموما بنیادی ڈھانچے کو تجرباتی کاموں میں شامل نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک منزل پر دستیاب ہوسکتا ہے تاہم اسے ایک پرکشش عنصر کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسمتھ (1994)، کروچ اور رچی (1999) نے ایک ٹورزم پروڈکٹ کے تجربے کی تخلیق میں سروس انفراسٹرکچر کے کردار کا نظریاتی ٹریٹمنٹ پیش کیا ہے۔

ہندوستانی بنیادی ڈھانچہ اور سیاحت

سیاحت کے بنیادی ڈھانچہ نقل وحمل، سماجی اور اور ماحولیاتی انفراسٹرکچر کی فراہمی کا سلسلہ ہے جو ایک ساتھ مل کر علاقائی سطح پر ایک منزل بنانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ بشمول:

- ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر: جو سیاحوں کو بین الاقوامی اور منزلوں کے لیے مقامی ذرائع مثلا مارکیٹ اور ایئرپورٹ، اہم سڑکوں اور ریل تک رسائی فراہم کرتا ہے۔
- سماجی انفراسٹرکچر سیاحوں کے رہنے کے لیے کمروں کی دستیابی ہے اور نمائش، تقاریب اور سروسز جو زائرین کو اپنی طرف متوجہ کریں کے لیے فزیکل انفرانسٹرکچر ہیں۔ اس بنیادی ڈھانچے کسی مقام پر ہوٹل، کنونشن سینٹر، اسٹیڈیم، گیلریز، اور سیاحوں کے احاطے شامل ہیں۔
- ماحولیاتی انفراسٹرکچر سیاحوں کی سہولیات سمیت

قومی پارکوں، سمندری پارکوں اور ریزروس کے قدرتی حالات ہیں۔

• باہمی تعاون پر مبنی انفراسٹرکچر علاقائی، ریاستی اور قومی سیاحتی تنظیموں کا نیٹ ورک ہے جو مقامات کی مارکیٹنگ کرتا ہے اور ٹورازم پروڈکٹ کو تقسیم کرتا ہے۔

سیاحت کے بنیادی ڈھانچے اور مصنوعات کی سپلائی چین کو جدول 1 میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ سیاحتی انفراسٹرکچر بنیادی طور پر نجی سرمایہ پر تعمیر کیا گیا کیوں کہ نجی شعبے کل سیاحت سرمایہ کاری میں 78 فیصد رقم کی سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ بین الاقوامی ہوائی اڈے اور رہائش کے کمروں کا اسٹاک نجی بنیادی ڈھانچہ ہیں۔ سڑک، ریل اور بندرگاہ عام طور پر پبلک انفراسٹرکچر ہیں۔ اسی طرح کنونشن سینٹر اور قومی پارکوں کے جیسے عوام کے اثاثے ہیں جو مارکیٹ کی ناکامی یا سماجی اور ماحولیاتی پالیسی کے مقاصد کے تحت مہیا کرائے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل جدول سیاحت سے متعلق انفراسٹرکچر کی وضاحت کرتا ہے اور ٹورازم پروڈکٹ کی برآمدات آمدنی اس کی حمایت کرتی ہے۔

تصویر 2.

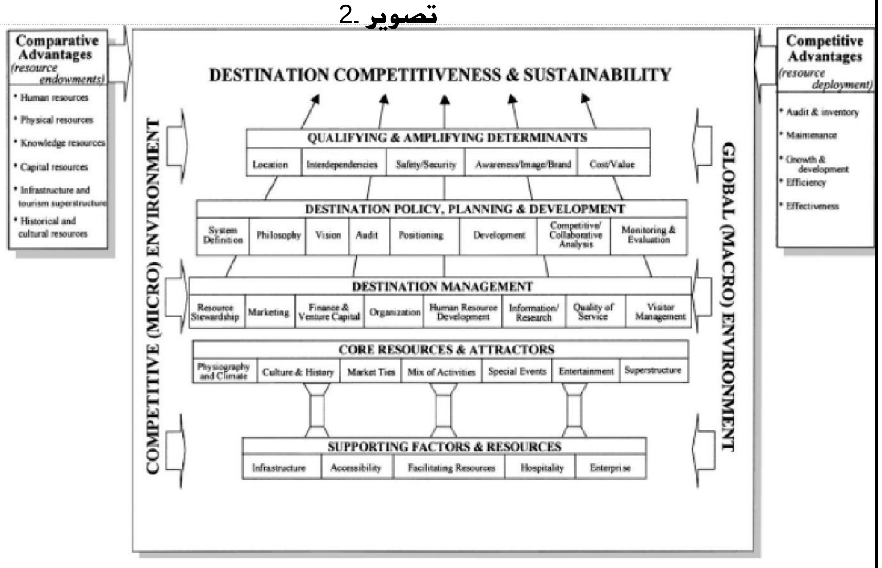

کونڈے ناسٹ نے ہندوستان کو ٹاپ 10 سیاحتی مقامات میں شامل کیا ہے

شاید ہندوستان واحد ملک ہے جو سیاحت کے مختلف زمرے پیش کرتا ہے۔ اس میں پہاڑ، جنگل، تاریخ، ایڈونچر ٹورازم، میڈیکل ٹورازم (بشمول آیوروید اور ہندوستانی ادویات کی دیگر اقسام)، روحانی سیاحت، سمندر کے کنارے کی سیاحت (ہندوستان کے مشرق میں سب سے طویل ساحل ہے)، وغیرہ شامل ہیں۔

یہ کہا گیا ہے کہ ہندوستانی میں سیاحتی مقامات دوسری کے مقابلے میں زیادہ متنوع ہیں۔ ہندوستان کے ہر علاقے کی ایک منفرد ثقافت، تہوار/لباس، یادگار ورثہ اور شناخت ہے۔

ہندوستانی سیاحت کی صنعت 1990 کی دہائی کے ابتداء سے بہت اچھی نہیں رہی ہے۔ گرچہ ہندوستانی معیشت سست ہے، تاہم یہ اب بھی باقی دنیا کے مقابلے میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ہندوستانی معیشت کے سالانہ تقریباً پانچ فیصد ترقی کرنے اور ہندوستانیوں کی ڈسپوزایبل آمدنی میں اضافہ کے ساتھ، لوگوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد ملک کے اندر اور بیرون ملک چھٹی منانے کے لیے سیاحت پر جارہی ہے جو سیاحت کی صنعت ترقی کا پہلو پیش کرتی ہے۔ ہندوستان میں

جدول 4: ہندوستان میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد: 13-2001

سال	ہندوستان میں ایف ڈی اے	سالانہ ترقی (÷)
2001	2537282	-2،4
2002	2384364	-6.0
2003	2726214	14.3
2004	3457477	26.8
2005	3918610	13.3
2006	4447167	13.5
2007	5081504	14.3
2008	5282603	4.0
2009	5167699	-2،2
2010	5775692	11.8
2011	6309222	9.2
2012	6577745	4.3
2013	6967601	9،5

ماخذ: بیورو آف امیگریشن، ہندوستان

تصویر 3.

Figure 1 The Tourism Supply Chain

تصویر 5: ہندوستان میں ملکی وغیرملکی سیاح (13-2012)

نمبرشمار	ریاست/یونین	2012				2013	نمو کی شرح
		گھریلو	غیرملکی	گھریلو	غیرملکی	گھریلو	غیرملکی
1.	انڈمان ونکوبار جزائر	238669	17538	243703	14742	2.10	-15.94
2.	آندھراپردیش	207217952	292822	152102150	223518	-26.60	-23.67
3.	اروناچل پردیش	132243	5135	125461	10846	-5.13	111.22
4.	آسام	4511407	17543	4684527	17638	3.84	0.54
5.	بہار	21447099	1096933	21588306	765835	0.66	-30.18
6.	چنڈی گڑھ	924589	34130	22801031	936922	1.33	17.56
7.	چھتیس گڑھ	15036530	4172	22801031	3886	51.64	-6.86
8.	دادرا اینڈ نگر حویلی	469213	1234	481618	1582	2.64	28.20
9.	دمن اینڈ دیو	803963	4607	819947	4814	1.99	4.49
10.	دہلی	18495139	2345980	20215187	2301395	9.30	-1.90
11.	گوا	2337499	450530	2629151	492322	12.48	9.28
12.	گجرات	24379023	174150	27412517	198773	12.44	14.14
13.	ہریانہ	6799242	233002	7128027	228200	4.84	-2.06
14.	ہماچل پردیش	15646048	500284	14715586	414249	-5.95	-17.20
15.	جموں وکشمیر	12427122	78802	13642402	60845	9.78	-22.79
16.	جھارکھنڈ	20421016	31909	20511160	45995	0.44	44.14
17.	کرناٹک	94052729	595359	98010140	636378	4.21	6.89
18.	کیرالا	10076854	793696	10857811	858143	7.75	8.12
19.	لکشدیپ	4417	580	4784	371	8.31	-36.03
20.	مدھیہ پردیش	53197209	275930	63110709	280333	18.64	1.60
21.	مہاراشٹر	74816051	2651889	82700556	4156343	10.54	56.73
22.	منی پور	134541	749	140673	1908	4.56	154.74
23.	میگھالیہ	680254	5313	691269	6773	1.62	27.48
24.	میزورم	64249	744	63377	800	-1.36	7.53
25.	ناگالینڈ	35915	2489	35638	3304	-0.77	32.74
26.	اڑیسہ	9052871	64719	9800135	66675	8.25	3.02
27.	پوڈوچیری	981714	52931	1000277	42624	1.89	-19.47
28.	پنجاب	19056143	143805	21340888	204074	11.99	41.91
29.	راجستھان	28611831	1451370	30298150	1437162	5.89	-0.98
30.	سکم	558538	26489	576749	31698	3.26	19.66
31.	تمل ناڈو	184136840	3561740	244232487	3990490	32.64	12.04
32.	تری پورہ	361786	7840	359586	11853	-0.61	51.19
33.	اترپردیش	168381276	1994495	226531091	2054420	34.53	3.00
34.	اتراکھنڈ	26827329	124555	19941128	97683	-25.67	-21.57
35.	مغربی بنگال	22730205	1219610	25547300	1245230	12.39	2.10
	میزان	1045047536	18263074	1145280443	19951026	9.59	9.24

ماخذ: وزارت سیاحت، حکومت ہند، سیاحت کے اعداد و شمار 2013

سیاحوں کو راغب کرنے کے لئے لامحدود صلاحیت ہے اور آنے والے برسوں میں سیاحت ہندوستانی معیشت میں فائدہ مند کردار ادا کرسکتا ہے۔

بے شمار مسائل کے باوجود، سیاحت کی صنعت ہندوستان کے لیے دوسری سب سے بڑی غیر ملکی زرمبادلہ کے حصول کا ذریعہ تھا۔سیاحت ہندوستان کی جی ڈی پی میں 6.6 فیصد کا حصہ ادا کرتا ہے اور اس نے 2012 میں 39.5 ملین روزگار پیدا کیے ہیں۔گذشتہ پانچ برسوں میں ان باؤنڈ سیاحوں کی کل تعداد میں 16 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور اگلے دہائی میں 12 فیصد اضافہ کی توقع ہے۔

2013 کے دوران، سفر اور سیاحت کی صنعت نے معیشت میں 63.160 کروڑ روپے پہنچانے کا اہم کردار ادا کیا۔غیر ملکی سیاحوں کی تعداد پانچ ملین سے کچھ زیادہ رہی ہے جبکہ ڈومیسٹک مارکیٹ 500 ملین سے زائد میں دیکھی گئی ہے

ترقیاتی پیٹرن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی سیاحت کی ترقی صرف اور صرف اکیلے غیر ملکی سیاحوں کی آمد پر مبنی نہیں ہے۔عالمی اسباب اور رکاوٹوں کے سبب یہ رجحان ہمیشہ بری طرح متاثر رہا ہے۔تاہم، ملکی سیاحت ایک ہموار طریقے سے اضافہ ہو رہا ہے۔ہندوستان کے میلے اور تہوار مسلسل مظاہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔جنوب میں کمبھا اور شمال اور اونم اور مہامستا کابھیشیکا ایسے تہوار ہیں جو تقریباً ہر سال کتنے ہی سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں۔

اوپر دیے گئے ٹیبل پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صلاحیت اور قدرتی خوبصورتی کی کثرت کے باوجود، کئی ریاستیں سیاحت کو متوجہ کرنے میں ناکام رہی ہیں۔مثلاً نارتھ ایسٹرن ریاستیں، لکشدیپ اور چھتیس گڑھ۔ایسا بس ٹورازم انفراسٹرکچر کی کمی کے سبب ہوا ہے۔

ورلڈ ٹریول اینڈ ٹورازم کونسل کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کی معیشت میں سیاحت کی جانب سے ہونے والی شراکت میں 2014 تک 7.3 فیصد کی ترقی کا امکان ہے جو عام معیشت میں بھی 2.5 فیصد تک کا اضافہ کرے گا۔

ڈیلوائٹ توچ کے مطابق ہندوستانی سیاحت کا شعبہ 2017 تک 42.8 بلین ڈالر پیدا کرسکتا ہے۔ایک سست ہوتی ہوئی معیشت، سست ڈیمانڈ اور سیکورٹی خدشات کے لحاظ سے درپیش چیلنجوں کے باوجود ملک واپسی کی کوشش کر رہا ہے اور سیاحتی فروغ اپنا مقام حاصل کر رہا ہے۔ڈیلوائٹ رپورٹ میں کہا گیا ہے 'زبردست عالمی اقتصادی بحران کے باوجود، ہندوستان کی معیشت بہتر شکل میں رہی ہے اور اب بھی اسے دنیا میں سب سے مضبوط ترقی کی شرح رکھنے والوں میں اس کا شمار ہے۔'

یہ روز بروز ترقی کی طرف گامزن ہے اور کچھ انڈسٹری پلیئرس مثلاً (ہوٹل، ٹور آپریٹرز، ایئر لائنز، شپنگ لائنز، وغیرہ) اس کی آمدنی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔اس کا نتیجہ ملک میں گریٹر روم اوکیوپینسیز اور ایوریج روم رویونیو (ARRs) کی صورت میں برآمد ہوگا۔ARRs آگے بڑھ چکا ہے اور روم اوکیوپینسی شرح بھی بڑھ چکی ہے۔

جدول 6: ٹاپ 15 مارکیٹوں سے غیر ملکی سیاحوں کی آمد (2013)

(نمبر ملین اور شیئر فیصد میں)

نمبر شمار	اوریجن ملک	نمبر اور شیئر
1.	امریکہ	(÷15.58)1.085
2.	برطانیہ	(÷11.62)0.809
3.	بنگلادیش	(÷7.53)0.525
4.	سری لنکا	(÷3.77)0.262
5.	روسی فیڈریشن	(÷3.72)0.259
6.	کینیڈا	(÷3.66)0.255
7.	جرمنی	(÷3.62)0.252
8.	فرانس	(÷3.56)0.248
9.	ملائیشیا	(÷3.48)0.243
10.	جاپان	(÷3.16)0.220
11.	آسٹریلیا	(÷3.14)0.219
12.	چین	(÷2.51)0.175
13.	سنگاپور	(÷2.05)0.143
14.	تھائی لینڈ	(÷1.68)0.117
15.	نیپال	(÷1.63)0.114
16	ٹاپ 10 ممالک کا شیئر	4.160 (÷59.70)
17.	ٹاپ 15 ممالک کا شیئر	4.927 (÷70.72)

ماخذ: سیاحت کی وزارت، حکومتہ ہند، 2013 سیاحت کے اعداد و شمار

اس طرح، سیاحت کے شعبے مستقبل میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی توقع ہے اور یہ صنعت طویل مدتی سرمایہ کاروں کے لیے دلچسپ سرمایہ کاری کا موقع فراہم کرتی ہے۔بھارت میں صلاحیت کو محسوس کرتے ہوئے، بین الاقوامی اور گھریلو ہوٹل چینز اس شعبے میں کمائی کی جانب دوڑ رہے ہیں۔میڈیکل ٹورازم کو مستقبل میں تیز رفتار ترقی کے لیے پیش کیا تھا اور ہندوستان اس ملٹی بلین ڈالر مارکیٹ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے فرسٹ کلاس کی سہولیات کو ترقی دینے میں مصروف ہے۔

جدول 9: ہندوستانی سڑکیں

نیشنل ہائی ویز/ایکسپریس	65.590 کلومیٹر
ریاستی ہائی ویز	1،28،000 کلومیٹر
میجر اور دیگر ضلعی سڑکیں'	4،70،000 کلومیٹر
دیہی سڑکیں'	26،50،000 کلومیٹر

1.http//:www.ibef.org/ industry/ roads-india.aspx

نیشنل ہائی ویز کو ہائی وے کی چوڑائی کی بنیاد پر مزید درجہ بندی کی جانی چاہیے۔عام طور پر، ایک لین اگر سنگل لین ہو تو 3.75 میٹر ہوگی اور اگر ملٹی لین نیشنل ہائی وے ہے تو 3.5 ہوگی۔چوڑائی کے لحاظ سے نیشنل ہائی ویز کی تقسیم ذیل میں درج ہے:

سنگل لین	÷32
ڈبل/انٹرمیڈیٹ لین	÷56
چار لین/چھ لین/آٹھ لین	÷1212

ماخذ: http//:www.ibef.org/industry/roads-india.aspx

رہائش، ٹرانسپورٹ اور تفریحی سہولیات ایک اہم سیاحتی مقام کے اہم اجزاء ہیں۔ایک قومی یا بین الاقوامی سطح پر ان کی خصوصیات کے تقابل سے ہی یہ تعین کیا جاتا ہے کہ وہ سیاحوں کو ایک مقام کی جانب متوجہ کرنے کے لیے قابل قدر اثاثہ جات ہوں گے یا اس سے دور کرنے کا سبب بنیں گے۔ایک مقام کی مجموعی کشش کو بہتر بنانے کے لئے منصوبہ بندی کو تفصیلی معلومات پر ہونی چاہیے جس میں اس طرح کے بنیادی ڈھانچے کی موجودہ حالت

چارٹ7: سیاحتی رسیدیں، روپے ملین میں، 1972-2005

سال	فیس روپے میں روپے کروڑ میں	گزشتہ سال کے مقابلے میں فیصد میں تبدیلی	فیس امریکی ڈالر میں امریکی ڈالر ملین	گزشتہ سال کے مقابلے میں فیصد میں تبدیلی
2009	63700	4.5	11136	3.7-
2010	64889	20.8	14193	27.6
2011	77591	19.6	16564	16.7
2012	94487	21.8	17737	7.1
2013	107671	14.0	18445	4.0

ماخذ: وزارت برائے سیاحت، حکومت ہند، مارکیٹ ریسرچ ڈویژن کی وزارت، 2013 سیاحت کے اعداد وشمار

جدول 8: ہندوستان میں ہوٹل اور ہوٹل کے کمرے کی تعداد (حکومت ہند کی جانب سے منظور شدہ)

منظور شدہ ہوٹل کی تعداد اور 2013 کے دوران ہوٹل کے کمروں کی دستیابی

ہوٹل کی کیٹیگری	ہوٹل کی تعداد	کمروں کی تعداد
ایک ستارہ	82	2086
دوستارہ	121	3154
تین ستارہ	637	26617
چار ستارہ	111	7738
پانچ ستارہ	85	10128
پانچ ستارہ ڈیلکس	106	21820
اپارٹمنٹ ہوٹل	3	249
ٹائم شیئر ریزورٹس	1	31
ہیریٹیج ہوٹل	46	1322
بی اینڈ بی اسٹبلشمنٹ	31	158
گیسٹ ہاؤس	4	61
غیر مرتب شدہ	30	1989

ماخذ: وزارت برائے سیاحت، حکومت ہند، مارکیٹ ریسرچ ڈویژن کی وزارت، 2013 سیاحت کے اعداد وشمار

کو اجاگر کیا گیا ہو۔

ہندوستان میں سیاحت کے شعبے میں اچانک ترقی نے اس صنعت کو طوفان کی تیزی دے دی۔ ہر کوئی اب یہ سوچ رہا ہے کہ اس ترقی کو برقرار کس طرح رکھا جائے۔ دراصل سیاحت کے میدان میں آمدنی کی رسید بہت بڑی ہے (اصل میں یہ ایک ٹریلین ڈالر کی صنعت ہے) ۔ یہ ہندوستان کی سب سے زیادہ غیر ملکی زر مبادلہ حاصل کرنے والوں میں سے ایک ہے اور یہ روزگار پیدا کرنے والی ہے۔

یہ بالکل واضح ہے کہ ہندوستان میں اچھی سڑکیں نہیں ہیں۔ صرف 12 فیصد ہی عالمی معیار پر پوری اترتی ہیں۔ یہ بین الاقوامی سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے بہت کم ہے۔ پورا یورپ سڑک کے ذریعہ سفر کرنا پسند کرتا ہے، لیکن ہندوستانیوں کو سڑکوں پر سفر کرنے سے پہلے کئی بار سوچنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، غیر منظّم ڈرائیونگ اسے مزید زیادہ خطرناک بنا دیتی ہے۔ ہندوستان سب سے زیادہ سڑک حادثات والے ممالک میں سے ایک ہے۔

روٹ کلومیٹر کا 28 فیصد، رننگ ٹریک کلومیٹر کا 39 فیصد اور کل ٹریک کلومیٹر کا 41 فیصد الیکٹریفائیڈ (بجلی) ہے۔

ان لینڈ آبی نقل وحمل

ہندوستان کے پاس 14500 کلومیٹر ناوی آبی گزرگاہیں ہیں جس میں دریا، نہریں، کھائیاں، وغیرہ شامل ہیں۔ 50 ملین ٹن کارگو سے لے کر 2.82 بلین ٹن کارگو کو 2006-07 میں ان لینڈ واٹر ٹرانسپورٹ (آئی ڈبلیوٹی) کے ذریعہ منتقل کیا گیا۔

یہ عمل فی الحال گنگا بھاگیرتھی-ہگلی ندی، برہم پتر، بارک ندی، گووا کی ندیوں، کیرالا میں جھیلوں، ممبئی میں ان لینڈ واٹر اور گوداوری-کرشنا دریاؤں کے ڈیلٹائی علاقوں میں محدود ہے۔ مشینی کشتیوں اور ملک کی مختلف صلاحیتوں والی کشتیاں بھی ملک کی مختلف دریاؤں اور نہروں میں چلائی جاتی ہیں۔ غیر منظّم شعبے (جیسے ملکی کشتیوں، وغیرہ) میں کارگو اور مسافر کی آمد ورفت کے اعداد وشمار مرتب نہیں کیے گئے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ غیر

جدول 10: ہندوستان میں ریلوے

لائنیں	روٹ کلومیٹر میں	رننگ ٹریک کلومیٹر میں	ٹوٹل ٹریک کلومیٹر میں
بڑی لائن (1.676 ملی میٹر)	820،49	015،71	386،93
میٹر لائن (1.000 ملی میٹر)	621،10	487،11	412،13
تنگ لائن (762 ملی میٹر اور 610 ملی میٹر)	886،2	888،2	198،3

ماخذ: http://www.ibef.org/industry/roads-india.aspx

ہندوستان میں ہوائی اڈوں کی فہرست درج ذیل ہے :

نمبرشمار	ریاست یا خطہ	ہوائی اڈے کا نام	شہر	زمرہ
1.	انڈمان اور نیکوبار جزائر	ویر ساورکر بین الاقوامی ہوائی اڈہ	پورٹ بلیئر	کسٹمز
2.	آندھرا پردیش	وشاکھاپٹنم ہوائی اڈہ	وشاکھاپٹنم	کسٹمز
3.	آسام	لوک پریہ گوپی ناتھ بوردولوئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ گوہاٹی	کسٹمز	
4.	بہار	جے پرکاش نارائن بین الاقوامی ہوائی اڈہ	پٹنہ	کسٹمز
5.		گیا میں ہوائی اڈہ	گیا	کسٹمز
6.	چھتیس گڑھ	سوامی ویویکانند ہوائی اڈہ	رائے پور	گھریلو
7.	دمن اور دیو	دیو ہوائی اڈہ	دیو	گھریلو
8.	دہلی	اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈہ	نئی دہلی	انٹرنیشنل
9.	گوا	دابولم ہوائی اڈہ	پوری ریاست	بین الاقوامی
10.	گجرات	سردار ولبھ بھائی پٹیل انٹرنیشنل ایئرپورٹ	احمد آباد	انٹرنیشنل
11.	جموں و کشمیر	سرینگر ائیرپورٹ	سرینگر	کسٹمز
12.		جموں ہوائی اڈہ	جموں	گھریلو
13.	جھارکھنڈ	برسا منڈا ہوائی اڈہ	رانچی	گھریلو
14.	کرناٹک	منگلور ہوائی اڈہ	منگلور	کسٹمز
15.		بنگلور بین الاقوامی ہوائی اڈے (کیمپی گوڑا انٹرنیشنل ایئرپورٹ)	بنگلور	بین الاقوامی
16.	کیرالہ	تروینڈرم انٹرنیشنل ایئرپورٹ	تروینڈرم	انٹرنیشنل
17.		کوچین انٹرنیشنل ایئرپورٹ	کوچین	انٹرنیشنل
18.	کالی کٹ	انٹرنیشنل ایئرپورٹ	کالیکٹ	انٹرنیشنل
19.	لکشدیپ	اگٹی ایروڈروم	اگٹی	گھریلو
20.	مدھیہ پردیش	راجہ بھوج ہوائی اڈہ	بھوپال	کسٹمز
21.		دیوی اہلیا بائی ہولکر ہوائی اڈہ	اندور	گھریلو
22.	مہاراشٹر	چھترپتی شیواجی انٹرنیشنل ایئرپورٹ	ممبئی	انٹرنیشنل
23.		پونے ہوائی اڈے	پونے	کسٹمز
24.		نیو پونے انٹرنیشنل ایئرپورٹ	پونے	مستقبل
25.		شرڈی ایئرپورٹ	شرڈی	مستقبل
26.		ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر بین الاقوامی ہوائی اڈہ	ناگپور	کسٹمز
27.	منی پور	تلیہال ہوائی اڈہ	امپھال	گھریلو
28.	میگھالیہ	شیلانگ ہوائی اڈہ	شیلانگ	گھریلو
29.	میزورم	لنگپوئی ہوائی اڈہ	آئزول	گھریلو
30.	ناگالینڈ	دیماپور ہوائی اڈہ	دیماپور	گھریلو
31.	اڑیسہ	پٹنانک ہوائی اڈہ	بھوبنیشور	گھریلو
32.	پانڈیچیری	پانڈیچیری ہوائی اڈہ	پانڈیچیری	گھریلو
33.	پنجاب	سری گورو رام داس جی انٹرنیشنل ایئرپورٹ	امرتسر	انٹرنیشنل
34.	راجستھان	جے پور انٹرنیشنل ایئرپورٹ	جے پور	کسٹمز
35.	سکم	پاکیونگ ایئرپورٹ	گنگٹوک	مستقبل
36.	تامل ناڈو	چنئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ چنئی انٹرنیشنل		
37.		تروچیرالی انٹرنیشنل ایئرپورٹ	تروچیرالی	کسٹمز
38.	تلنگانہ	راجیو گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈہ	حیدرآباد	انٹرنیشنل
39.	تریپورہ	اگرتلہ ہوائی اڈہ	اگرتلا	گھریلو
40.	اتراکھنڈ	جولی گرانٹ ہوائی اڈہ	دہرادون	گھریلو
41.	اترپردیش	تاج انٹرنیشنل ایئرپورٹ	گریٹر نوئیڈا	مستقبل
42.		وارانسی ہوائی اڈہ	وارانسی	کسٹمز
43.		اموسی ہوائی اڈہ	لکھنؤ	کسٹمز
44.		آگرہ ایئرفورس اسٹیشن	آگرہ	گھریلو
45.	مغربی بنگال	نیتاجی سبھاش چندر بوس بین الاقوامی ہوائی اڈہ	کولکتہ	انٹرنیشنل
46.		باگڈوگرا ہوائی اڈہ	سلی گوڑی	کسٹمز

ماخذ: india.-roads/industry/www.ibef.org//:aspxhttp

منظم سیکٹر میں بھی کارگو اور مسافروں کی بڑی تعداد نقل و حمل کا کام کرتی رہی ہے۔

ہندوستان میں ہوائی اڈے

مندرجہ ذیل فہرست کے مطابق، ہندوستان میں 46 ہوائی اڈے ہیں؛ تاہم، اس میں ملک کے باقی حصوں کے ساتھ جڑنے والے زیادہ نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے، کئی بار ہوائی جہاز کا سفر ٹرین کے سفر سے زیادہ وقت لیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی آگرہ سے وارانسی یا جے پور ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو اسے کسی دوسری جہاز سے پہلے دہلی جانا ہوگا۔

اگر ہندوستان اس سیاحتی انقلاب کا فائدہ نہیں اٹھاتا تو وہ اس کے لیے صرف اور صرف اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہرا سکتا ہے ۔ صرف چند اقدامات کے ساتھ ہندوستان واقعی اس روشن شعبے کے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ ٹورازم کے سبھی حصوں میں بنیادی ڈھانچے کی کمی واضح ہے ۔ چاہے وہ ہوائی اڈوں، ریلوے، روڈ ٹرانسپورٹ، رہائش تربیت یافتہ افرادی قوت، طبی سیاحت، تعلیمی سیاحت، پائیدار ترقی کے اصول، آسانی کے ساتھ شاپنگ، اسٹائل میں سفر وغیرہ میں وہ سب میں واضح طور پر نظر آ رہا ہے۔

ٹورازم کو ترجیح دے کر سیاحت کی صنعت کو انفراسٹرکچر ڈیولپمینٹ کی سطح پر مزید پھیلایا جا سکتا ہے، ٹیکس، پرائیویٹ سیکٹر کو انسینٹو، غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے سنگل ونڈو کلیئرینس کے لیے خصوصی قوانین، تخلیق اراضی، بینک کی مالی معاونت خصوصاً کم شرح سود پر طویل المیعاد قرضے، ملک میں غیر ملکی زر مبادلہ کا مفت بہاؤ، پیشہ ور ماہرین کی شمولیت اور بیورو کریٹس کی کم سے کم مداخلت یا ریڈ ٹیپ سے نجات کے ذریعے اس شعبے کو مزید فروغ دیا جا سکتا ہے۔ یہ صحیح نقطہ نظر ہے اور بنیادی ڈھانچے کو فروغ دینے کے لئے واحد راستہ ہے۔

چیلینج مربوط ترقی کے سرکٹس کی شناخت کرنے اور مراکز منتخب کرنے کا ہے جہاں سہولیات مقبولیت کے لحاظ سے آتی ہیں کیونکہ تمام انفراسٹرکچرل ڈیولپمنٹ میں مالی بحران ہی اہم مسئلہ ہے۔ اس لیے ایک بہت منتخب نقطہ نظر کی بھی ضرورت ہے۔

ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے کے مسائل صرف اس کی سہولیات پیدا نہ کر پانے کی وجہ سے نہیں اٹھتے جیسا کہ نیشنل ہائی ویز کی ترقی کے پروگراموں، ریلوے، ہوائی اڈوں کی ترقی کے لیے مہنگے پروگراموں میں دیکھا گیا ہے۔ ان انفراسٹرکچر منصوبوں میں آخری لمحات میں مسائل کی نشاندہی اوران کے بے قابو ہونے جانے سے قبل حل سے اکثر حالتوں میں ناکامی یکساں طور پر مایوس کن ہے۔

ملک کو ایک بہتر سیاحتی مقام کے طور پر پیش کرنے کے لیے ہائی وولٹیج سرکاری مہم 'انکریڈیبل انڈیا' کے باوجود سیاحوں کی معمولی آمد ایک براعظم کے درجے کے ملک کے لئے نہیں مناسب ہے۔ ہم ایک ہی راستے سے ترقی کر سکتے ہیں اور وہ راستہ بنیادی ڈھانچے کی کمی کو بہتر بنانے کا ہے اور تب تک ہمیں فعال بنیں، ہمارے سیاحوں کی آمد 5 یا 6 ملین تک مستحکم ہونی ہے۔ یہ خوش آئند ہے کہ مرکزی وزارت سیاحت نے ٹورازم انفراسٹرکچر کے لیے ہدایات جاری کیے ہیں تاکہ تمام ریاستیں عالمی معیار کی سیاحت کے بنیادی ڈھانچے تشکیل دے سکیں

اس رہنما اصول کے کچھ اقدامات اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ اس سے صحیح سمت میں قدم بڑھائے جائیں گے۔

رہنما خطوط کا خاکہ : .1 ریاست/ قومی خطہ انتظامیہ، جہاں تک ممکن ہو، کوڈل ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے آرکیٹیکٹوں بشمول کنزرویشن اور لینڈ اسکیپ آرکیٹیکٹوں کو نوکری دے، اور اس کے لیے ان کو اپنے وسائل سے فنڈز فراہم کرنا ہوگا۔

.2 ریاستی اور قومی خطہ انتظامیہ کو سیاحت سے متعلق منصوبوں کے لئے سنگل ونڈو کلیئرینس بنانی چاہیے۔ .3 ریاستی اور قومی خطہ انتظامیہ کی جانب سے میگا ڈسٹینیشن پروجیکٹ سرکٹس بناتے وقت، کوشش ہونی چاہیے کہ جے این این یو آر ایم کے ساتھ کنورجینس لائی جائے۔

شہری سہولیات

.1 امریکہ میں اور تمام صارفین کے لئے سفر کی منزل کے ارد گرد رکاوٹ آزاد ماحول کی تخلیق سمیت تمام موسمی گردش نیٹ ورک اور کنیکٹوٹی بنانے چاہیئے .2 مناسب توجہ مندرجہ ذیل کو دیا جائے کی ضرورت ہوگی:

شہری عوامی سہولیات

• ریاست کو سالانہ ٹریفک کے نیٹ ورک کی تعمیر کرنا چاہیئے جس سے سیاحتی سائٹ اور اس کے ارد گرد تمام صارفین کے لئے رکاوٹ سے پاک ماحول کی تعمیر ہو۔

• ان باتوں پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے:

• ڈیزائن کوڈس، جمالیاتی اور اینتھر وپومیٹرکس، مواد کا انتخاب، فیبریکیشن، استحکام، موسم اور دیکھ بھال

• اشارے: دستیابی اور تعیناتی

• کوڑا/ ری سائیکلنگ ٹوکریاں

• معلومات/ تلاش راہ

• معلومات اور سیاحت سروس سینٹر/سہولتی مراکز

• عوامی بیت الخلا

• پارکنگ یونٹس، دو پہیہ گاڑیوں کی پارکنگ کے ساتھ جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے پارکنگ سہولیات۔

• ریاست اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو اعلی معیار کے سیاحتی نقشوں، گائیڈ، سی ڈی، پوسٹر، سیاحتی کیلنڈر، ساتھ لے جانے کے قابل نقشہ اور ہندوستان کی مختلف قسم سے بھری متحرک ثقافت کو پیش کرنے والے گرافک نمائش کا انتظام کرنا چاہیئے۔

• تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ میں اس بات کو واضح کرنا چاہیئے کہ کارروائی کرنے والی ایجنسی کے پاس کافی زمین موجود ہے۔ اگر وزارت کی طرف سے منظور کوئی منصوبہ زمین کی کمی کی وجہ سال بھر بعد تک شروع نہیں ہو پایا ہے، تو اس منصوبے کو واپس لے لیا جائے گا اور رقم یا تو حکومت واپس لے لے گی یا اسے دوسرے کام میں لگا دیا جائے گا۔

• سیاحتی مقامات پر جانیوالی سڑکوں پر سڑک کنارے عوامی سہولیات ہر 50 کلومیٹر پر ہونی چاہیئے۔

• سائن ایج (سڑک کنارے ہدایات) بین الاقوامی معیار کے حساب سے ہوں (سائن ایج کے لئے ورلڈ ٹورازم ویب سائٹ)

• ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو اپنے وسائل سے ہی موجودہ سیاحتی خصوصیات کی توسیع کرنی چاہیے اور اسے مضبوط کرنا چاہیئے۔

• قواعد سے متعلق رسم مکمل کرنے کے بعد ریاستوں کو جہاں تک ممکن ہو ادارہ جاتی انتظام کرنا چاہیئے

تا کہ کسی موزوں ایجنسی سے اس کا انتظام کیا جاسکے۔

تعمیری ورثے اور سائن ایج (اشارے)

• جہاں تک ممکن ہو ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو وراثتی سیاحتی مقام کے تحفظ کے لئے ایک وسیع تحفظاتی ماسٹر پلان بنانا چاہئے جس میں تحقیق، دستاویز کاری، اہمیت، نقصان کا اندازہ، تحفظ، انتظام، سیاحتی بنیادی ڈھانچہ، خطرے کا اندازہ (کہ کتنا تک ہو سکتا ہے)، سیاحتی مقام کی تشریح، زندگی-سلامتی/فرسٹ ایڈ اور عام سلامتی، آفاقی پہنچ، ردی کی ٹوکری کے انتظام، کمیونٹی تبادلہ خیال، لوگوں سے جڑ کر عمل کی حکمت عملی اور پیشہ ورانہ منصوبہ وغیرہ پر مکمل توجہ دی جائے۔

• ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو خاص طور پر ورلڈ ہیریٹیج سائٹوں کے لئے اور دیگر وراثتی مقامات یا آثار قدیمہ کی اہمیت والے مقامات کے لئے بھی یونیسکو چارٹر فار ورلڈ ہیریٹیج سائٹوں کے بین الاقوامی ہدایات اور طور طریقوں پر عمل کرنا چاہئے۔

(http//:whc.unesco.org/en/guidelines)

• سڑک کے کنارے یا دوسری شکل کے اشاروں کے لئے UNWTO (عالمی سیاحتی تنظیم) اور انڈین نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی ہدایات پر عمل کیا جانا چاہئے۔

• ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے تحفظ اور سیاحت کی ترقی کے منصوبوں کے لئے ٹھوس مالی اور بحالی کا منصوبہ ہو۔

• ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو مناسب ادارہ جاتی نظام کے تحت لانا چاہئے تا کہ منصوبوں کو صحیح وقت پر مکمل کیا جاسکے اور تکمیل کے بعد اس کی بحالی ہو سکے۔

• آپریشنل اور بحالی کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کو فروغ دیا جانا چاہئے۔

ماحول کے حساب سے مناسب اور ملکی تعمیرات

• کوشش یہ ہو کہ مقامی ماحول کے حساب سے مناسب اور مخصوص مقام کے لحاظ سے حساس ماحولیاتی تعمیرات میں اضافہ کیا جائے۔

• مقامی مواد، ٹیکنالوجی اور مقامی ڈیزائن کے اصولوں پر زور دیا جائے۔

• کوشش یہ ہو کہ تمام سیاحتی ملازموں کے لئے صلاحیت کی تعمیر کی سہولت ہو، جس میں مقام، ماحول اور خاص سیاحتی مقام سے محولہ خصوصیات کا خیال رکھا جائے۔ اسے سیاحت کی وزارت سے سی بی ایس پی (یعنی سروس فراہم کرنے والے کے لئے صلاحیت کی تعمیر) کی منصوبہ بندی کے تحت فنڈ فراہم کیا جاسکتا ہے۔

شہری مناظر: • مقامی مناظر میں مقامی مواد کا استعمال کرکے وہاں کی مقامیت کی جھلک دکھائی جانی چاہئے۔

• پلانٹ اسکیپ میں مقامی یا مادری پرجاتیوں والے دیسی پودوں کو فروغ ملے۔

• مناسب ہو تو مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجی میں روایتی طور طریقوں کا استعمال ہو، اس کا تحقیق ہو اور فروغ ملے۔

• ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو یقینی بنانا چاہئے کہ:

• جہاں تک ممکن ہو موجودہ زمین کی ساخت کو برقرار رکھتے ہوئے نئی مٹی کے ذریعہ اس کا کام بحال ہو۔

• بارش کے پانی کا تحفظ، زمینی پانی کا تحفظ، زمینی پانی کی تجدید حیات اور پانی کی زیرو بربادی کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔

• حد بندیوں کے کام میں مناسب ڈیزائن کا سہارا لیا جانا چاہئے جس میں جمالیاتی احساس، سیکورٹی اور اخراجات کا خیال رکھا جانا چاہئے۔ کسی خاص منصوبہ بندی کے لئے مختص رقم سے 20 فیصد سے زیادہ لاگت نہیں آنی چاہئے۔

• شمسی-توانائی سے روشنی اور تجدید توانائی کو فروغ دیا جانا چاہئے۔

• ٹھوس مواد کا کم سے کم استعمال ہو۔

• ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو:

• پانی کی کمی والے علاقے میں مصنوعی جھرنے/ فاؤنٹین وغیرہ کے استعمال کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔

• جہاں بجلی کی کمی ہو وہاں بڑی روشنی سے بچانا چاہیے، ہاں سلامتی سے کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔

• یہ یقینی ہو کہ منصوبے کے شروع ہونے سے پہلے وہاں پر پانی کا ذریعہ دستیاب ہو تا کہ آبپاشی اور پینے کے پانی کا انتظام مناسب طریقے سے ہو سکے۔

• پہنچ کے قابل بنیادی ڈھانچے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

• اگلے پانچ سال کے لئے بحالی کا منصوبہ اور بجٹ تیار کیا جائے تا کہ منصوبے کو پائیدار رکھا جاسکے۔ اسے ریاستی حکومت اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی طرف یا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعہ فنڈ فراہم کیا جانا چاہئے۔

فوڈ کرافٹ ادارے اور ہوٹل مینجمنٹ ادارے تیار کیے گئے پلاٹ پر بنیں

• مستقبل کی توسیع کے لئے علاقوں کو نشان زد کیا جائے اور حاصل کیا جائے لیکن کسی طرح کے آڈیٹوریم کی تعمیر نہ ہو۔

• پورے احاطے کے ماسٹر پلان کا منصوبہ بنے۔

• صرف ضروری تعمیر کے لئے ہی منصوبے کے لئے اراضی تحویل کی جائے۔

ہندوستان کا سیاحتی شعبہ ایک اونچی چھلانگ لگانے کے دہانے پر کھڑا ہے۔ لیکن ہندوستان کو سمجھنا ہوگا کہ کوئی بھی ملک اس کے لئے ہندوستان کا انتظار نہیں کرے گا۔ دنیا کے سارے ممالک میں اس کے لئے زبردست مقابلہ آرائی ہے کیونکہ یہ ان کی معیشت کی ریڑھ ہے۔ چین، ملائیشیا، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا جیسے ممالک سیاحتی ڈھانچے پر خطیر رقم خرچ کر رہے ہیں اور اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ہندوستان ابھی تک اپنی ترجیح ہی طے کر رہا ہے۔ اور کہیں نہ کہیں سیاحت اس کی منصوبہ بندی میں ابھی تک مکمل طور پر فٹ نہیں ہو پایا ہے۔ زیادہ سے زیادہ پرکشش منصوبے سامنے آرہے ہیں۔ جب وزیر اعظم نریندر مودی گجرات کے وزیر اعلی تھے تو انہوں نے گجرات میں بنیادی ڈھانچے میں کافی سرمایہ کاری کروائی تھا جس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے۔

آخر میں کہنے کا لب لباب یہی ہے کہ ساری توجہ بے معنی ہے جب تک کہ کسی سیاحتی مقام تک پہنچنا آسان نہ ہو۔ ہندوستانی منصوبہ سازوں کو آج نہ کل یہ بات سمجھنی ہوگی۔ سڑک یا ریلوے صرف سیاحوں کو ہی اپنی طرف متوجہ نہیں کرتے۔ ہندوستان کی معیشت کو بھی اس سے بڑا فائدہ ہوگا۔

☆☆☆

نانو بھسین/نونیت کور

آمد پر ویزا:

سیاحت کے لئے سفر کرنا ہوا آسان

اگرچہ ای سیاح ویزا غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں اضافہ کا واحد ذریعہ نہیں ہوسکتا ہے‘ تاہم یہ یقینی طور سے غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں تیزی لانے کے ایک کلیدی عنصر کے طور پر کام کرے گا۔ای ویزا یقینا سیاحوں کے لئے منزل مقصود ہندوستان کو زیادہ پرکشش بناتا ہے۔

سیاحت عام طور سے ایک محدود مدت کے لئے تفریحی‘ چھٹیاں گذارنے‘ مذہبی‘ کنبہ جاتی یا کاروباری مقاصد کے لئے سفر کرنا ہے۔ سیاحت کو عام طور سے بین اقوامی سفر کے ساتھ وابستہ کیا جاتا ہے‘ لیکن اسے اسی ملک کے اندر ایک دوسری جگہ کے لئے سفر کرنے سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ عالمی سیاحتی تنظیم سیاحوں کی توضیح ’چھٹیاں گزارنے‘ کاروباری اور دیگر مقاصد کے لئے ایک مسلسل سال سے زیادہ نہیں کے لئے اپنے حسب معمول ماحول سے باہر جگہوں کے لئے سفر کرنے اور وہاں قیام کرنے والے لوگوں کے طور پر کرتی ہے۔

سیاحت چھٹیاں گزارنے کے لئے ایک مقبول عالمی سرگرمی بن گئی ہے۔ سیاحت یا تو غیر ملکی یا پھر بین اقوامی ہوسکتی ہے‘ نیز بین اقوامی سیاحت کی درجہ بندی یا تو وابستہ یا پھر غیر وابستہ سیاحت کے طور پر کی جاتی ہے۔ آج وابستہ سیاحت خاص طور سے مجموعی طور سے ایک ملک کے ذریعے کمائے گئے غیر ملکی زرمبادلہ کے لحاظ سے بہت سے ملکوں کے لئے آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس جگہ کی مقامی معیشت اور روزگار پر جہاں سیاح بار بار جاتے ہیں اور اس کا کافی اثر بھی پڑتا ہے۔

ہندوستان ایک مالا مال ثقافتی ورثے کا حامل ملک ہے‘ جس نے ہمیشہ ہی سیاحوں کو گرویدہ اور مسحور کیا ہے نیز ان کا دل موہ لیا ہے۔ یہ گونا گونیوں کی ایک ایسی منفرد سرزمین ہے جہاں ریگستان‘ سمندر‘ جنگلات‘ پہاڑوں‘ پھولوں‘ جنگلی جانوروں سمیت تمام اقسام کی قدرتی خوب صورتی ملک کی ایک واحد جغرافیائی حد کے اندر موجود ہے۔ ہندوستان آنے والے کسی بھی شخص کو مختلف ریاستوں میں مختلف ثقافتوں‘ ملبوسات‘ پکوانوں‘ نباتات اور حیوانات کا تجربہ ہوگا۔ چناں چہ ہندوستان ہمیشہ ان سیاحوں کے لئے ایک منزل مقصود رہا ہے جو ثقافت‘ روایت اور مالا مال ورثے کے امتزاج سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ یہ نہ صرف یہ بلکہ غیر ملکی سیاح‘ ہندوستانی ثقافت کے سفیروں‘ کا کام کرتے ہیں نیز اس پیغام کو مزید دنیا بھر میں لے جاتے ہیں۔ ہندوستانی حکومت نے سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اس منفرد املاک سے فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں مختلف کوششیں کی ہیں۔ اس طرح کا ایک بڑا اقدام ای سیاح ویزا کی اسکیم ہے۔ یہ اقدام غیر ملکی سیاحوں کے لئے ہندوستان کے سفر کو زیادہ آسان اور سادہ بنانے کی غرض سے کیا گیا ہے۔

آمد پر ویزا: پس منظر

اس اسکیم کا آغاز سیاحت کی وزارت کی اس مانگ سے ہوا ہے کہ ملک میں سیاحت کو فروغ دینے کی غرض سے غیر ملکی سیاحوں کے لئے ویزے کے نظام کو نرم بنایا جائے۔ چناں چہ حکومت نے 2010 میں ایک بہت محدود پیمانے پر ”آمد۔ پر ویزا“ کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ”آمد پر ویزا“ کا مطلب ہے کہ داخل ہونے کے لئے آپ کو ویزے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ویزے کے لئے درخواست دینا اور اسے حاصل کرنا صرف اسی وقت ممکن ہے جب آپ خود آمد والے ملک کے لئے ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ حکومت ہند نے سیاحتی مقاصد کے لئے ہندوستان آنے کے سلسلے میں پانچ ملکوں یعنی فن لینڈ‘ جاپان‘ لگژمبرگ‘ نیوزی لینڈ اور سنگاپور کے شہریوں کے

مضمون نگار بالترتیب پی آئی بی میں ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔

لئے جنوری 2010 میں آمد پر ویزا' (وی او اے) کا نظریہ شروع کیا تھا۔اس مدت کے دوران آمد پر ویزے کے سلسلے میں کارروائی کرنے کا کام دستی تھا۔

آمد پر ویزا(وی او اے) کے نظریے کی مزید توسیع جنوری 2011 میں مزید چھ ملکوں یعنی کمبوڈیا' انڈونیشیا' ویتنام' فلپائن' لاؤس اور میانمار نیز اپریل 2014 میں جنوبی کوریا کے شہریوں کے لئے کی گئی تھی۔اس مرحلے تک وی او اے کی اسکیم ایک بہت محدود پیمانے پر عملی رہی تھی۔

لیکن نئی حکومت نے اس اسکیم کے پیمانے میں اس وقت کافی اضافہ کردیا تھا جب اس کی مزید توسیع 2014 سے 43 ملکوں کے لئے نیز جنوری 2015 میں گیانا کے لئے کی گئی تھی اور اس سکیم کے تحت ملکوں کی کل تعداد 44 ہوگئی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ الیکٹرانک سیاحتی منظوری (ای ٹی اے) کا نظریہ بھی شروع کیا گیا تھا۔

الیکٹرانک سیاحتی منظوری: آمد پر ویزا

زیادہ سے زیادہ غیر ملکی سیاحوں کو راغب کرنے کے لئے نئی حکومت کے ذریعے اٹھایا گیا ایک بہت اہم قدم الیکٹرانک سیاحتی منظوری (ای ٹی اے) کی شروعات ہے جس سے آمد پر سیاح کو ویزا مل جاتا ہے جس کا نام بدل کر اب ای سیاح ویزا کردیا گیا ہے۔لیکن ای ٹی اے کے ذریعے مجاز کردہ ٹی وی او اے کی اسکیم کے رہنما خطوط میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ یہ ملک اس وقت تک عالمی سیاحت کے فوائد حاصل نہیں کرسکتا ہے جب تک کہ حکومت ان لوگوں کے لئے بہتر سہولیات قائم نہیں کرتی ہے جو اس وقت ملک کی سیاحت کرنے کے لئے آنا چاہتے ہیں۔

چناں چہ الیکٹرانک سیاحتی منظوری کے ذریعے مجاز کردہ آمد پر سیاح ویزا (ٹی وی او اے) کی اسکیم 27 نومبر 2014 کو شروع کی گئی سہولت کی توسیع کرنے کی تجویز کے ساتھ ای سیاح ویزا رکھا گیا ہے۔حکومت یہ سہولت 2015-16 میں ہی 106 ملکوں کے لئے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس نئی اسکیم ای سیاح ویزا سے ہندوستانی مشن جائے بغیر اپنے ملک سے آن لائن ہندوستانی ویزا کے لئے درخواست دینے نیز آن لائن ہی ویزا فیس کی ادائیگی کرنے کے سلسلے میں مستقبل مختصر مدتی سیاح کو مدد ملی ہے۔ ایک بار منظور ہونے پر درخواست دہندہ کو ہندوستان کے لئے سفر کرنے کے سلسلے میں اسے اجازت دینے والا ایک ای میل موصول ہوتا ہے نیز وہ اس منظوری کے پرنٹ آؤٹ کے ساتھ سفر کرسکتا/کرسکتی ہے۔آمد پر سیاح کو یہ منظوری نامہ نقل وطن سے متعلق تمام حکام کو پیش کرنا ہوتا ہے جو پھر اس پر ملک میں داخلے کی مہر لگادیتے ہیں۔اس وقت وی او اے ایک مہینے کے لئے لاگو ہوتا ہے اور صرف واحد داخلے کی اجازت دیتا ہے نیز یہ غیر توسیع پذیر ہوتا ہے۔

ای سیاح ویزا کا فائدہ وہ بین اقوامی سیاح اٹھا سکتے ہیں جن کا ہندوستان آنے کا واحد مقصد تفریح' سیر' دوستوں یا رشتہ داروں سے اتفاقی ملاقات کرنا' مختصر مدتی طبی علاج کرانا یا اتفاقی طور سے کاروبار کے سلسلے میں آنا ہے۔

اسی سیاح ویزا کا مقصد مکمل طور سے آئی ٹی پر مبنی ایک ماحول کے ذریعے سیکورٹی کے ڈھانچے کو مستحکم بنا کر صحیح سیاحوں کو سہولت بہم پہنچانا ہے۔ سیاحوں کو 2010 میں شروع کردہ وی او اے کی سہولت کے سلسلے میں مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا کیوں کہ یہ آئی ٹی سے مربوط نہیں کیا گیا تھا۔ نیا نظام مکمل طور سے عددی کردہ' سادہ اور استفادہ کنندہ کے لئے سازگار ہے نیز اس وجہ سے یہ تمام رکاوٹوں کو ختم کردیتا ہے۔

آمد پر ویزا کی وسعت

نقل وطن سے متعلق محکمے نے ای سیاح ویزا والے سیاحوں کو سہولت بہم پہنچانے اور ان کا خیال رکھنے کے لئے نو ہوائی اڈوں یعنی دہلی' ممبئی' چنئی' کولکاتا' حیدرآباد' بنگلورو' کوچی' تھرووننتھاپورم اور گوا ہوائی اڈوں پر 72 وقف کردہ کاؤنٹر قائم کئے ہیں۔

اس وقت ای سیاح ویزا کی سہولت صرف نو ہوائی اڈروں پر دستیاب ہے لیکن غیر ملکی لوگ ہندوستان میں نقل وطن سے متعلق مجاز کردہ جانچ چوکیوں میں سے کسی بھی چوکی سے باہر نکل سکتے ہیں۔

جنوری 2015 تک ای سیاح ویزا درج ذیل

ٹی وی او اے/ای سیاح ویزا اسکیم کی پیش رفت

سال	2010 (جنوری تا نومبر)	2011 (جنوری تا دسمبر)	2012 (جنوری تا دسمبر)	2013 (جنوری تا دسمبر)	2014 (جنوری تا دسمبر)
ٹی وی او اے/ ای سیاح ویزا	5644	12761	16084	20294	39046

ماخذ: وزارت سیاحت' حکومت ہند کا مارکیٹنگ ریسرچ ڈویژن

27 نومبر 2014 کو شروع کردہ ای-سیاح ویزا 'ای سیاح ویزا بمقابلہ دستی ٹی وی او اے'

سال	جنوری	فروری	مارچ	جنوری تا مارچ
2014 (دستی ٹی وی او اے)	1903	1980	1958	5841
2015 (ای سیاح ویزا)	52023 (1215 فی صد*)	24985 (1162 فی صد*)	25851 (1220 فی صد*)	75859 (1199 فی صد*)

ماخذ: وزارت سیاحت' حکومت ہند کا مارکیٹنگ ریسرچ ڈویژن

* گذشتہ سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فی صد اضافہ

* ابتدائی دستی ٹی وی او اے اسکیم کے دوران کسی پیشگی منظوری کی ضرورت نہیں تھی۔

44 ملکوں کے لئے دستیاب تھا: آسٹریلیا، برازیل، کمبوڈیا، کک جزائر، ڈجی بوٹی، فن لینڈ، جرمنی، گیانا، انڈونیشیا، اسرائیل، جاپان، اردن، کینیا، کری بتی، لاؤس، لگژمبرگ، مارشل جزائر، ماریشش، میکسیکو، مائیکرونیتا، میانمار، نورو، نیوزی لینڈ، نیوی جزیرہ، ناروے، عمان، پالاؤ، فلسطین، پپوا نیوا گنیا، فلپین، جمہوریہ کوریا، روس، سموا، سنگاپور، سولومن جزائر، تھائی لینڈ، ٹونگا، تووالو، متحدہ عرب امارات، یوکرین، امریکہ، ونواتو، ویتنام۔

ای سیاح ویزا کی شروعات کے بعد 12 ملکوں یعنی جاپان، سنگاپور، فلپین، فن لینڈ، لگژمبرگ، نیوزی لینڈ، کمبوڈیا، لاؤس، ویتنام، میانمار، انڈونیشیا اور جنوبی کوریا کے لئے اس سے پہلے دستیاب سفر سے پہلے پیشگی منظوری کی ضرورت بغیر آمد پر دستی ویزا کا سلسلہ 27 جنوری 2015 سے بند کر دیا گیا ہے۔

آمد پر ویزا کی کامیابی

اس اسکیم پر عمل درآمد سے ایک واضح پیغام یہ جائے گا کہ ہندوستان ملک کے لئے سفر کو آسان بنانے کے سلسلے میں سنجیدہ ہے نیز اس اسکیم سے بین اقوامی سیاحوں کی آمد میں ہندوستان کا حصہ 64..0 فی صد کے موجودہ حصے کے مقابلے میں بارہویں پنجسالہ منصوبے کے اختتام تک ایک فی صد کرنے میں مدد ملے گی۔

جیسا کہ درج بالا ٹیبلوں سے پتہ چلتا ہے کہ ای ٹی اے کی شروعات کے بعد ای سیاح ویزا سے فائدہ اٹھانے والے سیاحوں کی تعداد میں ایک مستقل اضافہ ہوا ہے۔ مارچ 2015 کے دوران ای سیاح ویزا کے ذریعے 25851 سیاح آئے ہیں۔ جب کہ مارچ 2014 کے دوران گزشتہ اسکیم کے 1958 ٹی وی او اے تھے جس میں 122.3 فی صد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح سے فروری 2014 کے دوران گزشتہ اسکیم کے 1980 ٹی وی او اے کے مقابلے فروری 2015 کے دوران اسی سیاح ویزا کے ذریعے 24985 سیاح آئے تھے جس میں 1161.9 فی صد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔

جنوری سے مارچ 2014 کے دوران 5841 ٹی وی او اے کے مقابلے میں جنوری سے مارچ 2015 کے دوران ای سیاح ویزا کے ذریعے 75859 سیاح آئے تھے جس میں 1198.7 فی صد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔

تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 14 اپریل 2015 تک اس اسکیم کے تحت حکومت کے ذریعے تقریباً ایک لاکھ دس ہزار ویزا جاری کئے جا چکے ہیں۔

اس زیادہ اضافہ کو ای سیاح ویزا کی اسکیم کی شروعات سے منسوب کیا جا سکتا ہے جو صرف بارہ ملکوں کے لئے اس سے پہلے والے وی او اے کے احاطے کے مقابلے میں اس وقت چالیس سے زیادہ ملکوں کے لئے چلائی جا رہی ہے۔

مارچ 2015 کے دوران ہندوستان میں ای سیاح ویزا کے لئے سرفہرست دس سرچشمہ ملکوں کا فی صد حصہ درج ذیل کے مطابق تھا: امریکہ 33.25 فی صد، آسٹریلیا 14.64 فی صد، روسی فیڈریشن 13.13 فی صد، آسٹریلیا 8.37 فی صد، جمہوریہ کوریا 6.39 فی صد، یوکرین 4.21 فی صد، میکسیکو 2.93 فی صد، جاپان 1.99 فی صد، نیوزی لینڈ 1.91 فی صد اور اسرائیل 1.68 فی صد۔ مارچ 2015 کے دوران ہندوستان میں ای سیاح ویزا کے لئے مختلف ہوائی اڈوں کا فی صد حصہ درج ذیل کے مطابق تھا۔ نئی دہلی 47.32 فی صد، ممبئی 18.55 فی صد، گوا 12.03 فی صد، بنگلورو 6.27 فی صد، چنئی 5.60 فی صد، حیدرآباد 2.93 فی صد، کولکاتا 2.78 فی صد، کوچی 2.68 فی صد اور ترِیوِندرم 1.84 فی صد۔

آمد پر ویزا سے متعلق مسائل اور امور

اگر چہ ای سیاح ویزا اب 40 سے زیادہ ملکوں کے لئے دستیاب ہے لیکن یہ اسکیم ابھی متعدد ملکوں مثلاً چین، برطانیہ، اسپین، اٹلی اور ملیشیا کے لئے جو سیاحتی تناظر سے اہم ہیں، عملی بنائی جانی ہے۔

اسی طرح سے اس سہولت کی توسیع متعدد دیگر ہوائی اڈوں مثلاً وارانسی، گیا، احمد آباد، جے پور، ترو چراپلی کے لئے کئے جانے کی ضرورت ہے جو ہندوستان میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد کے اہم مرکز ہیں۔ اس سے ان موجودہ نو ہوائی اڈوں پر سیاحوں کی بھیڑ کو تقسیم کرنے میں بھی مدد ملے گی، جہاں یہ سہولت قابل اطلاق ہے۔

متعلقین اور سیاحوں کے ذریعے یہ مانگ بھی کی جارہی ہے کہ آمد پر ویزا کی سہولت کے ساتھ کثیر داخلے کی بھی اجازت دی جانی چاہئے تا کہ ہندوستان آنے والا کوئی بھی سیاح پڑوسی ملکوں میں بھی جا سکے۔ اس کثیر داخلے سے غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں اضافے کو فروغ حاصل ہوگا۔

اسی طرح سے سیاحوں کو زیادہ سے زیادہ لچک داری دینے کے لئے ویزے کی مدت بڑھا کر دو مہینے کی بھی مانگ کی جارہی ہے۔

بین اقوامی سیاح بائیو میٹرکس کی دشواری کا بھی سامنا کر رہے ہیں جس کے لئے درخواست دہندگان کو اپنے وطن ملک میں طویل فاصلوں کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ جس سے آن لائن درخواست کا عین مقصد نفی ہو جاتا ہے۔

جب سے دستی وی او اے کا سلسلہ بند کیا گیا ہے، غیر ملکی سیاح اسے اصطلاح کا ایک غلط استعمال کہہ رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ نئی اسکیم صرف ایک ای ویزا ہے

اور حقیقی معنوں میں آمد پر ویزا نہیں ہے کیوں موخر الذکر کے سلسلے میں کسی پیشگی منظوری کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

اختتام

لب لباب یہ کہ ای سیاح ویزا سے گذشتہ بیس سال سے ویزے کے ایک نرم کردہ نظام کے لئے سیاحت کی صنعت کی طویل مانگ پوری کرنے میں مدد ملی ہے۔ ای ٹی اے کی فہرست میں امریکہ، جرمنی اور متحدہ امارات جیسے ملک شامل ہیں جو اس وقت ہماری آمدوں کے 40 فی صد حصے کا احاطہ کرتے ہیں۔ اگرچہ ای سیاح ویزا غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں اضافہ کا واحد ذریعہ نہیں ہوسکتا ہے، تاہم یہ یقینی طور سے غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں تیزی لانے کے ایک کلیدی عنصر کے طور پر کام کرے گا۔ ای ویزا یقیناً سیاحوں کے لئے منزل مقصود ہندوستان کو زیادہ پرکشش بناتا ہے۔

☆☆☆

نائب صدر کا گرو گوبند سنگھ اندر پرستھ یونیورسٹی کے دسویں کنووکیشن سے خطاب

☆ نائب صدر جمہوریہ ہند جناب حامد انصاری نے کہا کہ ہمارے اعلیٰ تعلیمی نظام میں ریسرچ کی صلاحیت ہمیشہ سے محدود رہی ہے۔ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں کمزور ریسرچ کیصلاحیت کے لئے کمتر مالی امداد اور یونیورسٹیوں اور کالجوں سے ملک کے ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اداروں کو الگ تھلگ کردینے جیسے واقعات ذمہ دار ہیں۔ یہ انتہائی مایوس کن بات ہے کہ ملک کی اعلیٰ یونیورسٹیوں میں بھی زیادہ تر تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے اور ریسرچ اور تحقیقی تعلیم کا دائرہ محدود ہے۔ آج یہاں نئی دلی کے گرو گوبند سنگھ اندر پرستھ یونیورسٹی کے دسویں کنووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ بہترین ہندوستانی تعلیمی اداروں میں بھی ریسرچ کے تئیں رجحان کی کمی کا پتہ عالمی درجہ بندیوں میں ان کے مقام کو دیکھ کر چلتا ہے۔ صدر نے کہا کہ ٹائمس ہائر ایجوکیشن رینکنگس یا اکیڈمی رینکنگ آف ورلڈ یونیورسٹیز میں ٹاپ 200 یونیورسٹیوں میں ہندوستان کی کوئی بھی یونیورسٹی شامل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے عالمی نظام میں بڑھتے ہوئے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے ہماری سائنس اور ٹکنالوجی کی صورتحال میں زبردست تبدیلی کئے جانے کی ضرورت ہے۔ ان جیسے ستونوں پر ایک مسابقتی نالج اکانومی تعمیر کی جانی چاہئے اور وہ ہیں :1۔ ایک ایسا تعلیمی نظام ہو، جو انسانی وسائل تیار کرے اور جو قابل ملازمت ہو۔ 2۔ طویل مدتی استعمال کے لئے معلومات پیدا کرنے کی خاطر بڑے پیمانے پر سائنس اینڈ ٹکنالوجی کا استعمال کیا جائے۔ 3۔ قومی ضروریات اور عالمی مواقع سے متاثر اسٹریٹجک ٹرانسلیشنل ریسرچ۔ نائب صدر نے کہا کہ ان مقاصد کی بار آوری میں ہمیں اپنی ریسرچ اور ڈیولپمنٹ کی بنیاد کو مضبوط کرنا ہوگا، ریسرچ کے لئے حوصلہ افزائی کرنی ہوگی، انٹلیکچول پراپرٹی جنریشن سمیت عالمی پوزیشن کے لئے تعلیمی اداروں کو چیلنج فراہم کرنا ہوگا، نئی اکیڈمیز اور ادارے قائم کرنا ہوں گے اور تحقیق کاروں کی مدد کے لئے زیادہ تر سرکاری امداد یافتہ اور نجی طور پر نظم کردہ سہولتیں پیدا کرنا ہوں گی۔ یونیورسٹیوں، ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اداروں، سائنس اکیڈمیوں اور صنعت کے درمیان رابطوں کو مضبوط کرنے پر زور دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے بعد سے ریسرچ اور اس سے متعلق سرگرمیوں میں ہماری سرمایہ کاری سے سائنس اور ٹکنالوجی میں زبردست صلاحیتیں پیدا ہوئی ہیں جو کہ ہمارے نیوکلیائی اور خلائی پروگراموں اور اطلاعاتی ٹکنالوجی، بایوٹکنالوجی اور نینو ٹکنالوجی کے شعبوں میں نظر آتی ہیں۔ یونیورسٹیوں میں فزکس، کیمسٹری، بایولوجی، حساب، کمپیوٹر سائنس اور سائنس ایجوکیشن میں اعلیٰ معیار کی بنیادی تحقیق جاری ہے۔ نائب صدر نے کہا کہ سائنس، ٹکنالوجی اور انوویشن عالمی سطح پر قومی ترقی کے بڑے محرک کے طور پر ابھرے ہیں۔ اب جب کہ ہندوستان تیز رفتار، پائیدار اور جامع ترقی کی طرف گامزن ہے، ہمارے ریسرچ اور ڈیولپمنٹ نظام کو ان قومی اہداف کے حصول میں ایک اہم رول ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ نائب صدر نے طلباء اور ان کے اہل خانہ کو مبارکباد دی اور کہا کہ ان کی حصولیابیاں ان کے، یونیورسٹی اور قوم کے لئے خوشی اور فخر کا باعث ہیں۔ ان کی کامیابی ان کی اپنی سخت محنت اور خلوص کی مرہون منت ہے۔ تاہم اسی کے ساتھ ان کی اس کامیابی میں نمایاں رول ادا کرنے کے لئے انہیں اپنے والدین اور اساتذہ کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے۔ انہیں سماج اور ملک کے تئیں اپنے قرض کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے اور انہیں ان لاکھوں ہم وطن ساتھیوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے جو محروم ہیں اور جو حاشئے پر پڑے ہوئے ہیں اور جنہیں ہمدردی اور مدد کی ضرورت ہے۔ میں ان کی ترغیب کے لئے ٹیگور کے ان چند الفاظ کے ساتھ یہاں سے رخصت ہو رہا ہوں: ''میں سو گیا اور خواب دیکھا کہ زندگی خوشی کا نام ہے۔ میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ زندگی خدمت کا نام ہے۔ میں نے عمل کیا اور دیکھا کہ خدمت سے خوشی ملتی ہے۔''

ہندوستانی لوہے اور فولاد کی صنعت کو سائنسی بنیاد فراہم کرنے کی کوششوں میں اضافہ

☆ میک ان انڈیا کی این ڈی اے حکومت کی سوچ کو تقویت دینے کیلئے اسٹیل کی وزارت نے ہندوستانی لوہے اور فولاد کی صنعت کو ایک مضبوط اور سائنسی بنیاد فراہم کرنے کے لئے اپنی کوششوں میں اضافہ کیا ہے۔ اسٹیل اور کانوں کے مرکزی وزیر جناب نریندر سنگھ تومر نے افسر شاہی، تعلیم اور صنعت سے جڑے لوگوں پر مشتمل ماہرین کی ایک کمیٹی کی رپورٹ پر تبادلہ خیال کیا تاکہ بیجو پٹنائک نیشنل اسٹیل انسٹی ٹیوٹ (بی پی این ایس آئی) کے کام کاج کو بہتر اور اسے سرگرم کیا جاسکے۔ کمیٹی نے، جو نئی حکومت کے چارج سنبھالنے کے فوراً بعد تشکیل دی گئی تھی، ادیوگ بھون میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ کمیٹی کے ممبروں کی ان کے زبردست تحقیق اور سفارشات کی ستائش کرتے ہوئے جناب تومر نے کہا کہ کمیٹی کی طرف سے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں وہ جامع اور ضروری ہیں تاکہ 2025 تک تین سو ملین ٹن اسٹیل کی پیداوار کے حصول کیلئے صلاحیت اور معلومات فراہم کی جاسکیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ کمیٹی کے ممبروں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس عمل کو تیز کرنے کیلئے باقی ماندہ تفصیلات وضع کریں۔ میٹنگ میں وزات فولاد کے سکریٹری راکیش سنگھ اور وزارت کے سینئر افسروں اور ماہرین کی کمیٹی کے ممبروں نے شرکت کی۔ بی پی این ایس ائی کا احیاء ایک دوسرا جرأت مندانہ قدم ہے جو حکومت نے اسٹیل صنعت میں جدید کاری کیلئے اٹھایا ہے۔ اکتوبر 2014 میں وزارت نے ہندوستان کے اسٹیل ریسرچ اور ٹیکنالوجی مشن کو منظوری دی تھی تاکہ تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری میں اضافہ کیا جاسکے۔

☆☆☆

رتن دیپ بنرجی

ہندوستانی سیاحت کے لئے سازگار قاعدہ

یہ ضروری ہے کہ ملک میں سیاحتی صنعت کے ورثے کو اہمیت دیتے ہوئے وزارت سیاحت اور دیگر متعلقہ وزارتوں کے ساتھ اشتراک عمل میں سیاحتی خدمات کی نشاندھی اور منصوبہ بندی نیز ان کے فروغ کے سلسلے میں ایک ہم آہنگانہ' کثیر اداروں پر مرکوز نظریہ اپنایا جائے۔

ہندوستان کی اقتصادی صورت حال میں بہتری اوراس کی بار آور ثقافت کی وجہ سے ہندوستان کے لئے دنیا بھر میں تعظیم اوراحترام کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ قابل

استعمال آمدنی کے اپنے حصے کے ساتھ مقیم ہندوستانی بھی زیارتی سفر کے ذریعے سیاحتی شوق و جوش کی تکمیل کے لئے ترقی یافتہ بن گئے ہیں۔

مقابلہ جاتی صلاحیت سے متعلق رپورٹ 2013 میں ہندوستان کے ثقافتی ورثے کو ایشیا بحرالکاہل خطے میں گیارہواں' قومی وسائل میں نواں' ثقافتی وسائل میں چوبیسواں اور تمام معیشتوں میں مجموعی طور سے 65واں درجہ بتایا گیا ہے۔

سیاحتی صلاحیت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے؟ صنعت کے ساجھے داروں پر نظر ثانی کرنے کے ساتھ ساتھ سیاحت کے مختلف شعبوں پر مشتمل مربوط نظریے کی سخت ضرورت ہے۔ سیاحت سماجی ڈھانچے سے بہت تیزی سے فروغ پاتی ہے اور اس لئے اسے سروس چلانے کے لئے اس طرح کی حالت میں ہونا چاہئے نیز نتیجے میں سماج کے ہر ایک طبقے کو اس سے مستفید ہونا چاہئے۔

سال 2012-13 میں پیش کئے گئے اقتصادی جائزہ میں 2009 کے سیاحتی مصنوعی سیارے کے کھاتے کے اعداد وشمار کا ذکر کیا گیا ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ سیاحت نے ہندوستان کی جی ڈی پی کے لئے 6.8فی صد حصے کا تعاون کیا ہے جس میں سے 3.7فی صد حصہ براہ راست اور 3.1فی صد حصہ غیر براہ راست تھا۔ سیاحت نے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے سلسلے میں بھی نمایاں طور سے تعاون کیا ہے۔ براہ راست طور سے اس نے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے سلسلے میں 4.4فی صد اور غیر براہ راست طور سے 5.8فی صد کا تعاون کیا ہے۔ سیاحت کی وزارت کے مطابق ہندوستان میں سفر اور سیاحت کے شعبے کے لئے سرمایہ کاری کے فی ملین روپے سے روزگار کے 78مواقع پیدا کرنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جب کہ خصوصی مہارت کے لئے غیر ہنرمند لوگوں کے سلسلے میں اشیا سازی کے شعبے میں روزگار کے 45مواقع پیدا کئے جاتے ہیں نیز سیاحتی فوائد کا ایک بڑا حصہ (روزگار اور چھوٹے کاروباری مواقع) خواتین کو ملتا ہے۔

2013 کے دوران ہندوستان میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد (ایف ٹی اے) کی تعداد بڑھ کر 6.97ملین ہوگئی تھی جب کہ 2012 میں یہ تعداد 6.58ملین تھی۔ 2012 کے مقابلے میں 2013 میں ایف ٹی اے میں شرح اضافہ 5.9 فی صد تھی جب کہ 2011 کے مقابلے میں 2012 میں یہ شرح اضافہ 4.3فی صد تھی۔ ہندوستان کے لئے 2013 میں 5.9فی صد کی شرح اضافہ 2013 میں بین اقوامی سیاحوں کی آمد کے لئے 5 فی صد کی شرح اضافہ کے مقابلے میں بہتر تھی۔ ہوائی راستوں سے ہندوستان آنے والے غیر ملکی سیاحوں کی تعداد تقریباً 91.0فی صد تھی' اس کے بعد زمینی راستوں کا نمبر تھا اور سمندری راستوں سے 0.5فی صد غیر ملکی سیاح ہندوستان آئے تھے۔ ہندوستان آنے والے کل ملکی سیاحوں کی تعداد میں دہلی اور ممبئی ہوائی اڈوں کا حصہ تقریباً 52.8فی صد تھا۔ 2013 میں ہندوستان میں ایف ٹی اے کے لئے سرفہرست 15 ذریعہ جاتی منڈیاں امریکہ' برطانیہ' بنگلہ دیش' سری لنکا' روسی فیڈریشن' کناڈا' جرمنی' فرانس' ملیشیا' جاپان' آسٹریلیا' چین' سنگاپور' تھائی لینڈ اور نیپال تھیں۔ 2013 میں ہندوستان میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں ان 15 ملکوں کا حصہ تقریباً 70.72 فی صد رہا تھا۔ اقوام متحدہ کی عالمی سیاحتی تنظیم 2016

مصنف آزاد صحافی ہیں۔
ratnadeepbanerji@gmail.com

تک ہندوستانی سیاحت کی شرح اضافہ بڑھ کر سالانہ 8 فی صد ہو جانے کی قیاس آرائی کرتی ہے۔

2013 کے دوران ملکی سیاحوں کی تعداد 1145.28 ملین تھی جب کہ 2012 میں یہ تعداد 1045.05 ملین تھی، جس میں 9.6 فی صد کی شرح سے اضافہ ہوا۔

سیاحت ملک کے لئے غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کے طور پر ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ 2013 میں سیاح سے غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی (ایف ای ای) 18.45 ارب امریکی ڈالر کے بقدر رہی تھی جب کہ 2012 میں یہ آمدنی 17.74 ارب امریکی ڈالر کے بقدر ہوئی تھی، جس میں 4.0 فی صد کا اضافہ ہوا تھا۔ 2016 میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد کا اندازہ 11.24 ملین، 1451.46 ملین، ایف ای ای کا اندازہ 30.3 ارب امریکی ڈالر اور روزگار کے کل تعاون کا اندازہ 24.5 ملین لگایا گیا ہے۔

صلاحیت سازی اور ہنرمندی کے فروغ کے اقدامات

ملک میں سیاحت کے شعبے کو معیاری انسانی وسائل کے لحاظ سے کافی کمی محسوس ہوتی رہی ہے۔ صلاحیت سازی کی اس اسکیم کا مقصد افرادی طاقت کے وسائل کی تربیت اور تصدیق کے لئے کافی ادارہ جاتی بنیادی ڈھانچہ قائم کرنا اور اسے بہتر بنانا ہے۔ انسٹی ٹیوٹس آف ہوٹل مینجمنٹ (آئی ایچ ایم) اور فوڈ کرافٹ انسٹی ٹیوٹ (ایف سی آئی) جیسے نئے ادارے کھولنے پر زور دیا گیا ہے۔

31 جولائی 2011 تک سولہ ریاستی آئی ایچ ایم اور 13 ایف سی آئی کی منظوری دی گئی تھی۔ موجودہ سروس فراہم کنندگان کے فائدے کے لئے پندرہ ریاستی آئی ایچ ایم میں ہنرمندی کی جانچ اور تصدیق کی سہولیات قائم کی گئی تھیں۔ سیاحت کی وزارت کے مطابق 2010-11 کے دوران 9869 سروس فراہم کنندگان کی باقاعدہ تصدیق کی گئی تھی جب کہ 5500 کا نشانہ مقرر کیا گیا تھا۔

حکومت ہند کے اہم پروگرام 'ہنر سے روزگار' کا مقصد خوراک کی تیاری نیز خوراک اور مشروبات کی خدمات میں آٹھویں جماعت پاس افراد (28 سال کی عمر تک) کو تربیت دینا ہے۔ اس پروگرام کا اہتمام ریاستی حکومت کے منتخبہ اداروں اور ستارہ زمرے والے کچھ ہوٹلوں میں وزارت سیاحت کے اسپانسر کردہ آئی ایچ ایم اور ایف سی آئی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ 2010-11 میں اس پروگرام کے تحت 5500 کے نشانے کے مقابلے میں 6981 نوجوانوں کو تربیت دی گئی تھی۔ گیارہویں منصوبے کے پہلے چار برسوں کے دوران ان اسکیموں کے تحت 350 کروڑ روپے کے مختص کردہ فنڈ کا سو فی صد استعمال کیا گیا تھا۔ بارہویں

منصوبے کے دوران متعدد مذہبی دورہ گاہوں پر زور دیا گیا تھا۔ بارہواں پنج سالہ منصوبہ غریب موافق سیاحت کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے تا کہ غریبوں کے لئے خالص فوائد میں اضافہ کرنے اور غریبی کے خاتمے کو یقینی بنایا جائے۔

امداد باہمی سیاحت

امداد باہمی سیاحت کے نظریے کا مقصد مقامی کمیونٹیوں کی صلاحیت سازی کر کے پائیدار اقتصادی ترقی فراہم کرنا ہے تا کہ منزل مقصود کے امداد باہمی انتظام کی تنظیم کے ایک ایسے ماڈل کے ذریعے سیاحتی کاروبار پیدا کرنے کی غرض سے ان کے قدرتی اور ثقافتی ورثے کی امکانی قدر وقیمت کو سمجھا جائے، جس سے نہ صرف آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ جو مقامی فن اور ثقافت کو محفوظ رکھنے نیز فن تعمیر، پکوان، ملبوسات وغیرہ جیسے روایتی طریقوں کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں ایک ترغیب کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ طاق سیاحتی علاقوں میں موجودہ بیشتر پیش کش انفرادی کوششوں پر مبنی ہیں نیز نتیجے کے طور پر سماجی واقتصادی فوائد اکثر متعلقہ کمیونٹی کے ایک بڑے حصے کو نہیں پہنچتے ہیں اور سیاحت اور اس کے فوائد کے بارے میں نہایت خفیف معلومات ہیں جو کہ اس شعبے میں دیہی صنعت کاری کی صلاحیت کی راہ میں رکاوٹ کا باعث ہے۔

اس معاملے میں امداد باہمی ماڈل فرق کو ختم کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ تن تنہا کی جارہی انفرادی کوششوں کی بجائے امداد باہمی ماڈل ایک امداد باہمی ڈھانچے کے دائرہ میں ایک سیاحتی شئے کے تمام پہلوؤں کو لاتا ہے جو نہ صرف سیاحتی سرگرمی کے ڈھانچے اور حجم کو کنٹرول کرتا ہے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بناتا ہے کہ علاحدہ علاحدہ آزاد شناختوں کے طور پر باقیات کے بجائے پوری منزل مقصود کو فروغ دیا جائے۔

یس بینک حکومت اسکاٹ لینڈ کے بین اقوامی ترقیاتی فنڈ سے رقم فراہم کئے جا رہے ایک پروجیکٹ کنٹری منیجر انڈیا ہے، جس کا مقصد دیہی ہندوستان میں ایک امداد باہمی سیاحتی ترقیاتی پروجیکٹ قائم کرنا ہے تا کہ ہندوستان کے سب سے زیادہ سماجی اور اقتصادی طور سے محروم اضلاع میں پائیدار اقتصادی ترقی فراہم کی جائے جس کے سلسلے میں منزل مقصود کے امداد باہمی انتظام کی تنظیم کے ایک ماڈل کے ذریعے سیاحتی صنعت کاری کے مواقع پیدا کرنے کے مقامی کمیونٹیوں کے قدرتی اور ثقافتی ورثے کی امکانی قدر وقیمت کو سمجھنے کے لئے ان میں صلاحیت پیدا کی جائے گی۔ اتراکھنڈ اور مغربی بنگال کی ریاستوں میں یہ پروجیکٹ مکمل کیا جا چکا ہے نیز آگے کے راستے میں ملک بھر میں اس طرح کی امداد باہمی انجمنوں کا ایک نیٹ ورک تیار کرنے کے لئے رہنما خاکہ وضع کرنے نیز اس بات کی نشاندہی کرنے کا کام شامل ہے کہ ان ہنرمندیوں کو جن سے ایک خطے میں یہ ماڈل قائم کیا گیا ہے، دیگر خطوں میں کس طرح موثر طور سے فراہم کیا جا سکتا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کے اقدامات

سیاحت کی صنعت کے لئے بنیادی ڈھانچے کی کافی سہولیات ناگزیر ہیں، لہٰذا سیاحت کی وزارت سیاحوں کی منزل مقصود اور دورہ گاہوں پر معیاری بنیادی

ڈھانچے کو فروغ دینے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اس وزارت نے بڑے پروجیکٹوں کے ذریعے قومی طور سے اور بین اقوامی طور سے اہم اسکیم شروع کی ہے۔ ترقی و فروغ کے سلسلے میں مرکوز نظریہ اپنانے کے لئے مذکورہ وزارت مرکزی حکومت کی دیگر وزارتوں- ریلوے، شہرہوابازی، سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہیں نیز خوراک کی پروسیسنگ اور شہری ترقی اور متعلقہ ریاستی حکومتوں کے ساتھ بھی کام کررہی ہے۔ اب تک 53 بڑے پروجیکٹوں کی نشاندہی کی جاچکی ہے، جن میں سے 35 پروجیکٹوں کو پہلے ہی منظوری دی جاچکی ہے۔

بڑے پروجیکٹ ثقافتی، ورثہ جاتی، روحانی اور ماحولیاتی سیاحت کا ایک مدبرانہ امتزاج ہیں، تاکہ سیاحوں کو ایک کلی تناظر فراہم کیا جائے۔

ورثہ جاتی سیاحت

ورثہ جاتی سیاحت ہندوستان کے ورثے کی سرایت کردہ تضمینوں اور پراسرار نقش کے ساتھ قدرتی ورثے، ثقافتی ورثے نیز تاریخی ورثے کی حامل ہے۔ ورثے سے وابستگی اور اس کی دقیقہ سنجی ہندوستانی سماج کے تمام طبقوں میں پیدا ہونی ہے۔ ایک مرعوب کن ڈھانچہ ایک زبردست عمارت، انفرادی دلچسپی کے کچھ مذہبی پہلو بڑی تعداد میں لوگوں کے لئے باعث کشش رہے ہیں لیکن اب ہندوستانی شعور بیدار ہونے سے، نئی آرزوئیں ورثے کا جائزہ لے رہی ہیں تاکہ ایک احاطہ کرنے والے دائرہ میں یادگاروں اور ثقافت کا ایک حقیقی احساس کیا جائے۔

ورثہ کی کھوج کا تصور محو کردینے والا ایک تجربہ ہوسکتا ہے۔ سن۔ایٹ۔ لیومئرے نے اپنی کامیابی ثابت کی ہے جو کہ ایک مشہور جگہ پر رات کے وقت منعقدہ ایک کارکردگی ہوتی ہے جس میں خصوصی روشنیوں اور آواز کی مدد سے اس کی تاریخ بتائی جاتی ہے۔ اس وقت کے سماج کے ایک محصور کو ازسرنو تشکیل دیئے جانے کی ضرورت ہے۔ تصویر کشی ایک قوی الاثر ذریعہ ہے۔ اس طرح کے تجربے کا انحصار سیاحوں پر ہے جن میں بڑی تعداد میں بچے بھی شامل ہیں۔ لیکن اس سب کے لئے بڑی تعداد میں عالمانہ مواد نیز اختیار کی جانے والی خوبیوں کی ضرورت ہوتی ہے، چناں چہ بڑی تعداد میں اسکالروں اور ڈیزائن سازوں نیز سائنسی تکنیکی ماہرین کو ایک بخوبی مربوط کوشش کرنی ہوگی۔ سب تک رسائی کے لئے موسیقی اور رقص کے میلے نیز ادبی میلے زیرک طریقے ہیں۔ ان میلوں کے دائرے کو نشانہ شدہ سیاح کمیونٹی کے مطابق بنانا ہوگا۔ ہندوستانی خاص خطہ سرزمین میں ہرسال 300 سے زیادہ میلے ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات کی زبردست خوشی اور لطف دیگر مقامات کے لوگوں کو راغب کرتے ہیں۔ منی پور میں ہارس پولو کے ورثہ جاتی کھیل کو پروگرام، جانوروں یا جانوروں کے رتھوں کی دوڑوں سے سیاحوں کا محظوظ ہونا یقینی ہے۔ ناؤ دوڑ کے پروگرام سیاحوں کو زبردست طور سے راغب کرنے والا ایک ذریعہ رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کی عالمی سیاحتی تنظیم کے ذریعے کئے گئے ایک مطالعہ میں کہا گیا ہے -

☆ کمیونٹیوں کے حامل پروجیکٹ، ورثہ جاتی انتظام کا شعبہ اور ان غیر محسوس ثقافتی ورثہ جاتی اثاثوں کو دستاویزی یا تحریری شہادت سے ثابت کرنے کے لئے تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں جو یا تو غائب ہوتے جارہے ہیں یا پھر ان میں دوبارہ جان ڈالی جارہی ہے/تبدیلی ہورہی ہے۔

☆ مقامی ثقافت کی ایسی کارکردگیوں کو فروغ دیا جائے جن سے مفید معلومات فراہم ہوتی ہیں اور کلیدی ثقافتی اقدار کی بے ادبی نہیں ہوتی ہے۔

☆ یادگاروں اور دیگر اشیاء (مثلاً روایتی موسیقی کی سی ڈی، خوراک کے نسخے، کاسمیٹکس اور ادویہ) میں استعمال کی گئیں غیر محسوس ثقافتی ورثہ جاتی مصنوعات کے تعلق سے کمیونٹیوں کے حقوق دانشوراں کا تحفظ کیا جائے۔

☆ موجودہ مصنوعات کے ساتھ رابطوں کو بہتر بناتے ہوئے اور ذمہ داری کے ساتھ مصنوعات کی مارکیٹنگ کرتے ہوئے نئی سیاحتی اور غیر محسوس ثقافتی ورثہ جاتی مصنوعات کی تخلیق کے لئے حکمت عملیاں وضع کرنے کے سلسلے میں متعلقین کے ساتھ کام کیا جائے۔

دیہی سیاحت

ہندوستان کا دیہی ورثہ دیسی ہندوستانیوں سمیت عالمی دلچسپی کو راغب کرنے کے لئے کافی سیر حاصل ہے۔ فن اور دست کاری، ہتھ کرگھ مصنوعات اور کپڑے جیسے شعبوں میں سیاحوں کی دلچسپیوں کے کلیدی شعبوں کی نشاندہی کئے جانے کی ضرورت ہے۔ یہ کافی پیچیدہ اور دیدہ ریزی والا طریقہ ہے۔ سیاحوں اور مقامی آبادی کے درمیان بین تفاعل ایک باہمی طور سے لطف دوبالا کردینے والا تجربہ ہوسکتا ہے۔ غیر محسوس ورثے کو فروغ دیا جانا ہوگا نیز اس کا تحفظ بھی کرنا ہوگا۔

کیرالہ میں ہماچل پردیش کے کچھ حصوں میں دیہی سیاحت نے اپنی موثر نجی خوبی کی تشہیر کی ہے۔ اگر گجرات سولہ اقسام کی زرق برق والی کشیدہ کاریوں کی ملکیت پر فخر کرتا ہے تو دیہی سطح کی کونسل، سرکاری ایجنسی یا کسی این جی او کے ذریعے دستکار برادری کو بھی تربیت دی جانی چاہئے۔ میزبانوں دست کاروں کو اپنی وزارت کے بارے میں مزید واقف ہونے دینا چاہئے۔ کبھی کبھی انہیں

تاریخ کی محدود سرپرستی دی جاسکتی ہے تاکہ جن باتوں کی ساجھے داری وہ سیاحوں کے ساتھ کرتے ہیں، وہ روایات کی ذہنی شبیہ کی من گھڑت باتیں نہ بن جائیں۔ گھروں میں قیام کرنے پر مبنی سیاحت کے معاملے میں میزبانوں کو اگر کوئی ہیں تو اپنے غیر مفید صحت طریقوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ایک پسندیدہ میزبان بن سکیں۔ اگر اس علاقہ میں مچھروں کا مسئلہ ہے تو محکمہ صحت کو دھونی دینے جیسے اقدامات کرنے ہوں گے۔ اسی طرح سے اس طرح کے علاقوں کی صفائی ستھرائی پر اور زیادہ دھیان دیئے جانے کی ضرورت ہے۔ ایمبولینسوں کے حامل طبی مرکزوں کی بھی ضرورت ہے۔ ٹھگوں کے علاقوں میں سخت احتیاطیں کئے جانے کی ضرورت ہے۔ سیاحت پر اس وقت بدترین اثر پڑتا ہے جب سیاحوں سے روپے اینٹھ لیا جاتا ہے۔ مہذب میزبانوں اور لطیفہ گو لوگوں کی وجہ سے سیاحوں میں بیزاری اور ناراضگی ختم ہوجائے گی۔ اس طرح کے رویے کو ختم کرنے کے لئے جامع اقدامات کی صراحت کرنی ہوگی۔ اس کے علاوہ سیاحوں کی حالت کی نمائش کر کے سیاحوں سے مفت کی توقع سیدھے سادے سیاحوں کو موقوف کر دیتی ہے۔ ان علاقوں میں ایک مقامی اہم ایجنسی قائم کئے جانے کی ضرورت ہے، جو سیاحوں کا سروے کرسکتے ہیں۔ گھر میں قیام کرنے کی پیش کش کرنے والے دیہی کنبہ کو اپنے مہمانوں کے بارے میں اس ایجنسی کو مطلع کرنا چاہیئے۔

دیہی کمیونٹی کے لئے سماجی و اقتصادی فوائد سے دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کے لئے کوچ کا سلسلہ رک سکتا ہے۔ اب تک سیاحت کی وزارت نے 28 ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 153 دیہی سیاحتی پروجیکٹوں کی منظوری دی ہے جن میں 36 جگہیں بھی شامل ہیں جہاں یو این ڈی پی نے صلاحیت سازی کے سلسلے میں مدد کی ہے۔ قبائلی امداد باہمی مارکیٹنگ ڈیولپمنٹ فیڈریشن آف انڈیا (ٹرائی فیڈ) اور دست کاریوں کی برآمدات کے فروغ کی کونسل جیسی تنظیمیں کارآمد کردار ادا کرسکتی ہیں۔

مہماتی سیاحت

مہماتی سیاحت کے شعبے کی ترقی وفروغ کو 1992 کے بعد خاص طور سے آئی ٹی شعبے کی تیز رفتار ترقی پر مبنی نئے ملینیم کے آس پاس اقتصادی ترقی سے جزوی طور سے متصف کیا جاسکتا ہے کیوں کہ اقتصادی ترقی میں بات مضمر تھی کہ سیاح خاص طور سے نوجوان سیاح جو اس طرح کی سرگرمیوں کی طرف زیادہ راغب ہوتے ہیں نیز زیادہ سفری میلان کے حامل ہوتے ہیں، وہ زیادہ قابل خرچ آمدنی کے حامل ہوتے ہیں نیز مہم اور قدرت پر مبنی چیزوں کے سلسلے میں ہونے والے نسبتاً زیادہ اخراجات کے مستطیع ہوسکتے ہیں۔

سرکاری اقدامات

سیاحت کی وزارت اس اہم شعبے کی صلاحیت کا اعتراف بھی کرتی ہے، خاص طور سے جب مہماتی سیاحت پائیدار اور ذمہ دار سیاحت کی ابھرتی ہوئی شکلوں کو اپنے دائرے میں لے لے گی۔ اس کی ایک خاص نوعیت ہونے کی وجہ سے مہماتی سیاحت سماجی وثقافتی نیز قدرتی ماحول پر اثر کو کم سے کم کرنے پر توجہ مرکوز کرتی ہے، مقامی مزدوروں کا زیادہ تناسب رکھتی ہے اور اس ذریعے سے کمیونٹی پر مبنی نظریہ اپناتی ہے نیز سیاح اور اس کے ماحول کے درمیان مثبت تفاعل کو فروغ دیتی ہے۔

ہندوستان کی سیاحتی مصنوعات کو گوناگوں بنانے کی پالیسی کے مطابق ملک میں مہماتی سیاحت کی ترقی و فروغ پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ سیاحت کی وزارت نے مہماتی سیاحت کا اہتمام کرنے والے لوگوں کی منظوری کے لئے رہنما خطوط بھی جاری کئے ہیں جو کہ ایک رضاکارانہ اسکیم ہے، جو مہماتی سیاحت کا اہتمام کرنے والے تمام حقیقی لوگوں کے لئے کھلی ہے۔ مہماتی سیاحت کے مقامات سمیت منزل ہائے مقصود میں سیاحتی بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کے لئے مختلف ریاستی حکومتوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انتظامیہ کو مرکزی مالی امداد بھی فراہم کی جارہی ہے۔

اس وزارت نے عالمی پائیدار سیاحتی معیارات (جی ایس ٹی سی) سے ہندوستان کے لئے اپنے پائیدار سیاحتی معیارات کو وابستہ بھی کر لی ہے۔ مارکیٹنگ اور فروغ کے محاذ پر حیرت انگیز اور ناقابل موازنہ ہندوستان کی مہم سے اس کی مہموں میں مہم اور قدرت پر مبنی مصنوعات کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے نیز اس نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسی نشانہ شدہ مارکیٹوں میں روڈ شوز کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچائی ہے۔

پالیسی کے تناظر سے سیاحت کی وزارت نے تصدیق کرنے کے سلسلے میں رہنما خطوط مقرر کئے ہیں جن میں تحفظ سے متعلق رہنما خطوط اور ماحولیاتی تحفظ کے امور پر زیادہ زور دیتے ہوئے خدمات کی فراہمی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ درخواست دینے اور منظوری کے نظام آسانی سے قابل رسائی ہیں نیز سیاحت کا اہتمام

کرنے والے لوگوں کی منظور شدہ فہرست عوامی علاقوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ خدمات فراہم کرنے والے لوگوں کی صلاحیت سازی (سی بی ایس پی) کی تجویز کے تحت سیاحت کی وزارت کی ''ہنر سے روزگار'' کی اسکیم میں مختلف مدوں کے تحت پروگراموں کو بھی دھیان میں رکھا گیا ہے تا کہ مہماتی سیاحت کے شعبے کے لئے انسانی وسائل کو مجتمع کیا جائے۔

2009 میں دفاع کی وزارت نے مہماتی سیاحت کے لئے جموں وکشمیر کے لیہہ علاقے میں مزید 104 چوٹیوں کا استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ ہماچل پردیش کو 2012 میں ''مہماتی سیاحتی منزل مقصود کے لئے بہترین ریاست'' کا انعام دیا گیا تھا۔ حکومت اس وقت ایشیائی ترقیاتی بینک کی 482.22 کروڑ روپے کی امداد سے سیاحتی ترقی وفروغ کے مختلف پروجیکٹوں پر عمل درآمد کر رہی ہے، جن میں غیر ملکی سیاحوں کو راغب کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے بین اقوامی معیارات پر مہماتی سیاحت کو فروغ دینا ایک کلیدی جزو ہے۔ عظیم ہمالیائی قومی پارکھاؤں کو بھی اب عالمی قدرتی ورثہ جاتی جگہ کا درجہ دینے کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔

فلمی سیاحت

فلمی سیاحت میں فلموں کی پروڈکشن اور شوٹنگ نیز فلموں کے ذریعے راغب کردہ سیاحت کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ پروڈکشن اور تقسیم دونوں کے عمل میں مدت کے لحاظ سے وسیع سفر نیز سفر کرنے والے لوگوں اور ضروری سازوسامان کا حجم شامل ہیں۔ اس سلسلے میں فلم پروموشن بورڈوں اور سیاحتی فروغ کے بورڈوں کو فلم سازوں کے لئے اپنی پیش کش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ امریکہ اور یوروپ میں بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں میں منزل مقصود کا انتظام کرنے والی تنظیمیں فلموں کی شوٹنگ کے لئے سہولت بہم پہنچانے نیز ضرورت سے زیادہ اثرات سے نمٹنے کے سلسلے میں ایک بڑھتا ہوا کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں جس سے اقتصادی خرد برد کو کم سے کم کرنا یقینی ہوتا ہے۔

بین اقوامی فلمی میلوں سے ملکوں کی قدرتی دولت نیز اس جگہ کے سماجی بنیادی ڈھانچے کے انتظام اور حکمرانی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ان فلمی میلوں کا استعمال اس ملک کی قدرتی دولت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اہم فورموں کے طور پر کیا جاتا ہے۔

مشترکہ پروڈکشن کا ذریعہ

دو ملکوں کے درمیان مشترکہ پروڈکشن اس وقت ہوتی ہے جب مواد کو دونوں ملکوں میں ایک قومی املاک سمجھا جاتا ہے اور اس لئے ٹیکس فوائد یا رعایات کا دعوی کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ہندوستان نے جرمنی،

اٹلی، برطانیہ، نیوزی لینڈ، برازیل اور فرانس کے ساتھ مشترکہ پروڈکشن کے معاہدے کئے ہیں۔ اب ایک اسکرپٹ کے ساتھ جانا اور ڈبہ بند فلم کے ساتھ واپس آنا ممکن ہے حتی کہ تین ہفتوں کی مختصر مدت میں غیر ملکی فلم پروڈیوسروں کو اجازت دی جاسکتی ہے۔

بہتر بنیادی ڈھانچے اور معاون نظام کی بدولت جس میں جدید ترین ٹکنالوجیوں کی حامل، پروڈکشن کے بعد کی تقریباً دس تجربہ گاہیں بھی شامل ہیں، ہندوستان انگریزی بولنے والی تکنیکی افرادی طاقت کی افراط کی وجہ سے پروڈکشن کے بعد کے لئے ایک ترجیحی مرکز بھی ہے۔ پہلے ہی یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اینی میشن سافٹ ویئر میں ہندوستان کو اب ایک عالمی طور سے ترجیح شدہ آؤٹ سورسنگ مرکز کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان موازنہ جاتی برتریوں کے علاوہ ہندوستان شوٹنگ اور پروڈکشن کے بعد کی سرگرمیوں کے لئے ایک کم اخراجاتی نیز سب سے زیادہ کفایتی ملکوں میں سے ایک ملک کے طور پر واضح طور پر نمایاں ہے۔ تصورات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قابل فنکاروں اور ٹیکنیشنوں کے لئے تیار انتخابات ہیں۔ فوٹو گرافی کے ڈائریکٹر سے لے کر سیٹ ڈیزائنروں تک سب کے سب پروڈیوسر کے اشارے اور آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ ہندوستان خود بھی ایک سال میں ایک ہزار فلموں والی صنعت کے طور پر الگ نظر آتا ہے اور ہندوستان میں قانونی نظام اعلی ہے۔

حکومت کی سرپرستی والی نیشنل فلم ڈیولپمنٹ کارپوریشن یا کسی مقامی سطح کی کمپنی کے ذریعے کام کرنا بھی ممکن ہے۔ پی ایچ ڈی چیمبر، ایسوچیم یا فکّی جیسے صنعتی ادارے مختلف ہائی کمیشنوں میں دستیاب کئے جانے کے لئے ایک حوالہ جاتی رہنما کے طور پر ہندوستان میں صف اول کی کمپنیوں کی درجہ بندی کی ایک فہرست مرتب کر سکتے ہیں۔

سرکاری مدد اور پالیسی اقدامات

ہندوستانی ڈائیاسپورا سے فلموں کی سماجی واقتصادی اور ثقافتی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرکزی حکومت نے فلموں کے شعبے کو صنعت کا درجہ دیا ہے نیز بہت سی ریاستیں فلم سازوں کو ٹیکس رعایات اور دیگر ترغیبات کی پیشکش کرتی رہی ہیں۔ ''ناقابل موازنہ اور حیرت انگیز ہندوستان'' کی مہم نیز غیر ممالک میں مختلف بین اقوامی فلمی میلوں اور مارکیٹوں میں ناقابل موازنہ ہندوستان کے ایک ضمنی مارکہ کے طور پر سینما کو فروغ دینے کے لئے وزارت اطلاعات ونشریات اور وزارت سیاحت نے فلمی سیاحت کے لئے مدد فراہم کرنے کی غرض سے 2012 میں مفاہمت کے ایک میمورنڈم پر دستخط کئے ہیں۔

سیاحت کی وزارت مرکزی مالی امداد (سی ایف اے) کی اپنی اسکیم کے تحت فلمی سیاحت کو فروغ دینے کے لئے ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی

انتظامیہ کو مالی امداد بھی فراہم کردی ہے۔ ملک کو بڑھاوا دینے کے لئے بین اقوامی فلمی میلوں نیز کیرالہ کے بین اقوامی فلمی میلے' چنئی بین اقوامی فلمی میلے' کولکاتا بین اقوامی فلمی میلے اور ممبئی فلمی میلے جیسے پروگراموں سے استفادہ کرنے پر بھی توجہ مرکوز کی جارہی ہے تاکہ ان کی ریاستوں میں فلمی پروجیکٹوں کو فروغ دیا جائے۔

ہندوستان کا شمال مشرقی خطہ (این ای آر) ہندوستان کے جغرافیائی علاقے کے 7.9 فی صد حصے پر مشتمل ہے اور ہندوستان کی 3.8 فی صد آبادی وہاں رہتی ہے۔ سیاحت کے سلسلے میں اس کے عجیب وغریب فیض کے باوجود یہاں سیاحوں کی آمدورفت برائے نام رہتی ہے۔ آسام ایک استثنا ہے۔ اس بے توازن عوامی دلچسپی پر بیداری کی موزوں مہموں اور تشہیر عام کے اقدامات سے توجہ دی جانی چاہئے۔

2016 میں غیر ملکی سیاحوں کی تعداد 11.24 ملین ہونے' ملکی سیاحوں کی تعداد 1451.46 ملین ہونے' غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی 330.3 ارب امریکی ڈالر ہونے اور روزگار کے مواقع کے کل تعاون 24.5 ملین ہونے کا منصوبہ باندھا گیا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ملک میں سیاحتی صنعت کے ورثے کو اہمیت دیتے ہوئے وزارت سیاحت اور دیگر متعلقہ وزارتوں کے ساتھ اشتراک عمل میں سیاحتی خدمات کی نشاندہی اور منصوبہ بندی نیز ان کے فروغ کے سلسلے میں ایک ہم آہنگانہ کثیر اداروں پر مرکوز نظریہ اپنایا جائے۔

☆☆☆

نقد رقم کی جگہ پر پلاسٹک کرنسی کے استعمال پر وزیر خزانہ کا زور

☆وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے یہاں کہا کہ عوام کو معلوم دولت کے استعمال کی حوصلہ افزائی اور بے حساب وکتاب والی رقم کے استعمال کی حوصلہ شکنی والے اقدامات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معیشت کی نمو کے ساتھ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کریڈٹ کارڈز، روپیہ کارڈ اور چیک جیسی پلاسٹک منی اور قابل بیع وشرح دوسرے ذرائع کے استعمال کے لئے ترغیبات دی جانی چاہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی ہارڈ کرنسی یا بے حساب کرنسی کے استعمال کے تعلق سے حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔ جناب جیٹلی آج یہاں سیکورٹی پرنٹنگ اینڈ منٹنگ کارپوریشن آف انڈیا لمیٹیڈ (ایس پی ایم سی آئی ایل) کے یوم تاسیس کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ، امریکہ، وغیرہ جیسے زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک کی کرنسی کی بالترتیب 50 پونڈ اور 100 ڈالر کے کرنسی نوٹ کی شکل میں زیادہ مالیت کے حامل ہیں۔ اس سے کرنسی نوٹ کی ذخیرہ اندوزی اور بے حساب دولت کے استعمال کی حوصلہ شکنی میں مدد ملی ہے۔ جناب جیٹلی نے مزید کہا کہ مالی شمولیت کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ گھروں بینکوں کے ساتھ منسلک کردیا گیا ہے اور یہاں تک کہ خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کرنے والوں کی بھی روپیہ کارڈ جاری کردیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام میں روپیہ کارڈ کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے تئیں بیداری پیدا کرنے کے لئے مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہندستان کا تعلق ہے تو یہاں روپیہ کارڈ کا استعمال گیم چینجر بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی ایم سی آئی ایل کا یوم تاسیس جیسی تقریبات کا انعقاد اپنے ملازمین اور مجموعی طور پر ادارے کی کارکردگی کا تجزیہ اور مستقبل کا خاکہ تیار کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ واضح رہے کہ ایس پی ایم سی آئی ایل آج یہاں اپنا نواں یوم تاسیس منا رہا ہے۔ جس میں خزانہ، کارپوریٹ امور اور اطلاعات ونشریات کے وزیر جناب ارون جیٹلی مہمان خصوصی تھے۔ اس تقریب میں خزانہ اور دوسری وزارتوں کے اعلیٰ حکام اور دوسری اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔

راؤرکیلا اسٹیل پلانٹ کی 4.5 ایم ٹی کی توسیعی اکائی ملک وقوم کے نام وقف

☆وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے ریاستی سرکاروں سے زور دے کر کہا ہے کہ ملک کی ترقی کے وسیع تر تصور اور آئندہ نسلوں کے لئے خوشحالی کی فضا ہموار کرنے کی غرض سے مرکز کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔ وزیر اعظم راؤرکیلا میں راؤرکیلا اسٹیل پلانٹ کی 4.5 ایم ٹی کی توسیع شدہ اکائی ملک وقوم کے لئے وقف کیے جانے کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ ترقی کے منصوبوں کو عملی شکل دینے کی غرض سے راؤرکیلا آئے ہیں۔ انہوں نے راؤرکیلا کو ایک ایسے شہر سے تعبیر کیا جس نے ہندوستان کو فولاد کی طاقت دستیاب کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راؤرکیلا اسٹیل پلانٹ ملک کے دفاع کے کاموں میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ جناب مودی نے کہا کہ ہندوستان نے امریکہ کو تو فولاد کے پیداوار کے میدان میں پیچھے چھوڑ دیا ہے، لیکن چین سے ابھی بھی بہت پیچھے ہے، اس لئے ابھی بہت کچھ کئے جانے کی ضرورت ہے۔ جناب مودی نے کہا کہ پوری دنیا آج پھر ہندوستان کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کے سرمایہ کاروں کو ہندوستان میں سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے آسام، مغربی بنگال، اوڈیشہ، بہار اور اترپردیش کے مشرقی علاقوں سمیت ہندوستان کے مشرقی خطے کو ترقی دینے پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کی ترقی کے کام میں مرکز اور ریاستیں برابر کی دعوے دار ہیں۔ انہوں نے ریاستوں کو وسیع تر مالیاتی وسائل فراہم کرانے اور معدنیات کی رائلٹی میں اضافے سمیت متعدد شعبوں میں ریاستوں کو مستحکم بنائے جانے کے لئے مرکز کے ذریعہ اٹھائے جانے والے اقدامات کا تفصیل سے تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب اس بات کا انحصار ریاستی سرکاروں پر ہے کہ وہ اب کس طرح ملک کی ترقی کے وسیع تر خواب کی تعبیر حاصل کرنے کے لئے کام کریں گی۔ جناب مودی نے اتکل دیوس کے موقع پر نئے اوڈیشہ کی مضبوط بنیادیں رکھنے والے عظیم دوراندیش لیڈروں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے ٹاٹا اسٹیل لمیٹیڈ کے انٹگریٹیڈ اسٹیل پلانٹ کو بہترین کارکردگی کے لئے ٹرافی سے بھی نوازا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بھلائی اسٹیل پلانٹ، سیل (SAIL) اسٹیل پلانٹ اور جے ایس ڈبلیو اسٹیل لمیٹیڈ کو بھی سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کے دوران بہترین کارگزاری کے مظاہرے کے لئے ٹرافی سے نوازا۔ اس موقع پر اوڈیشہ کے گورنر جناب ایس سی جامیر، وزیر اعلیٰ جناب نوین پٹنائک، مرکزی وزیر جناب جویل اوراؤں، جناب نریندر سنگھ تومر، جناب دھرمیندر پردھان اور مرکزی وزیر مملکت جناب وشنو دیو سائیں بھی موجود تھے۔

☆☆☆

پروفیسر جی۔ انجانیا سوامی

سیاحتی کارآفرینی: عملی اقدامات کے شعبے

ماھرین اقتصادیات اور پالیسی سازوں نے اقتصادی ترقی کا حل تلاش کرنے کی اپنی کوشش میں لوگوں کے اندر لگن اور کارآفرینی کے جذبے کو کافی اہمیت دی ہے۔ خواہ سپلائی جتنی بھی ہو اور وسائل جتنے بھی وافر مقدار میں دستیاب ہوں، اس وقت تک کچھ نہیں ہوسکتا جب تک کہ کارآفرین یا انٹرپرینیور ان وسائل کا صحیح استعمال نہ کریں۔ اس طرح ایک کارآفرین کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ وہ تبدیلی کا نمائندہ ہوتا ہے اور کیٹالسٹ کا کام کرتا ہے۔ انٹرپرینیور اپنی بصیرت، اپنی لگن اور اپنی صلاحیت کے لئے جانے جاتے ہیں، جو مواقع کی شناخت کرتے ہیں اور سماج کی بہتری کے لئے ان کا استعمال کرتے ہیں۔ انٹرپرینیور وسائل کی اقتصادی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ پیٹر ڈرکر (2009) کے مطابق ''ہر معدنیات صرف ایک چٹان اور ہر پودہ محض ایک گھاس ہے تاوقتیکہ کوئی ان کی افادیت تلاش کرلے۔'' وہ اپنی مسلسل محنت کے ذریعہ قوم کی بہتری کو یقینی بناتے رہتے ہیں۔ جارج گلڈر کے الفاظ میں ''ہم سب اپنے ذریعہ معاش اور ترقی کے لئے کسی ایسے مرد یا خاتون کی تخلیقیت اور جرات پر منحصر کرتے ہیں جو خطرات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اور اس سے ہم متمول ہوتے ہیں۔''

مضمون نگار ڈپارٹمنٹ آف ٹورزم اسٹڈیز، اسکول آف مینجمنٹ، پانڈیچری یونیورسٹی' سے وابستہ ہیں۔

سیاحت میں انٹرپرینیرشپ اور اقتصادی ترقی

جیسا کہ مئیر اور بالڈوین کہتے ہیں ''کسی فطری سبب کے نتیجے میں ترقی اچانک رونما نہیں ہوجاتی ہے بلکہ اس کے لئے کسی کیٹالسٹ یا ذریعہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے کارآفرینی سرگرمیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔'' اس پس منظر میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ سیاحت ایک صنعت کے طور پر چل پڑی ہے اور دنیا بھر میں شاندار ترقی کی شرح کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ سروس انڈسٹری میں، سیاحت کم سرمایہ اور آسان بزنس سیٹ اپ جیسے مختلف خصوصیات کی وجہ سے ایک بہتر متبادل ثابت ہوئی ہے۔

اس لئے، سیاحوں کو فراہم کئے جانے والے مختلف طرح کی خدمات کے مدنظر، سیاحت سیکٹر میں انٹرپرینیرشپ کے امکانات نسبتاً زیادہ ہیں۔ اس طرح سیاحت میں کئی طرح کی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں اور ان کا دائرہ کافی وسیع ہے۔ ان میں ٹرانسپورٹیشن، ہوٹل اور کیٹرنگ، ٹریول ایجنسیاں، ٹور آپریٹرس، انٹرٹینمنٹ ،آرٹس اور دستکاری کی تیاری اور مارکیٹنگ ، کانفرنسیں، پروگرام اور نمائش، پارکوں اور دیگر تفریحی مقامات کا مینجمنٹ وغیرہ شامل ہیں۔

ٹورزم انٹرپرینیرشپ پر جن لوگوں نے تحقیق کی ہے اور بنیادی کام کئے ہیں ان میں میئر اور بالڈون، ڈیوڈ سی میک کلیلینڈ، جارج گلڈر، ٹیڈ سلبر برگ، الیسن ماریسن، بیز بروا، ہیڈی ڈاہلس اور کارن براس، اینڈریو ٹرنبل، رسل اور بل فالکنر، اسٹیفن بال، میلوڈی بوتھا، ناتھن کے آسٹن، پیٹر ڈرکر، روزلن اسٹیفن جے پیج اور جوو واٹل جیوک، انجان بھوئیاں، کلاس ویئر میئر، راجندر پال، برانڈن کونی، اماتا موالو میتھائس، ہیوجیز سیرافن وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان لوگوں نے سیاحت اور اس سے متعلقہ شعبوں میں انٹرپرینورشپ کے مختلف پہلووں کا جائزہ لیا ہے۔ بیشتر جائزے کسی مخصوص علاقے کی بنیاد پر لئے گئے ہیں اور اور متعلقہ علاقوں یا ملکوں میں سیاحت میں کارآفرینی کی سرگرمیوں پر مرکوز ہیں۔

اختراعی سیاحتی مصنوعات۔ مستقبل میں ہندوستانی سیاحت کی ترقی کی کلید

یہاں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہندوستانی سیاحت کی کامیابی اور پائیداری کے لئے اختراعی ٹورزم پروڈکٹس کی حیثیت کلیدی ہے۔ سیاحت کے فوائد کو تسلیم کئے جانے کے باوجود ہندوستانی سیاحت کو اگلی سطح تک لے جانے کے لئے سرکاری اور ترقیاتی ایجنسیوں کے اقدامات اطمینان بخش نہیں کہے جاسکتے۔ گذشتہ کئی عشروں سے نئے سیاحتی مقامات کا فروغ نہیں ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں سارا دباو موجودہ سیاحتی مقامات پر ہی پڑ رہا ہے۔ لہذا سیاحت کے نئے مقامات کو فروغ دینے پر پہلے سے کہیں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں چند مشورے دئے جارہے ہیں جو ہندوستانی سیاحت کو ایک نئے مقام تک پہنچانے میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

منفرد/پراسرار مقامات کا فروغ

مغرب کے برخلاف جہاں بعض ایسے منفرد مقامات، جو فطرت اور منطق کے منافی نظر آتے ہیں، کو

کافی فروغ دیا جاتا ہے، ہندوستان میں ایسے پراسرار مقامات کی شناخت ہی نہیں ہوسکی ہے اور نہ ہی ان کی مارکیٹنگ کی جاتی ہے۔مثال کے طور پر آسام میں ہافلانگ کے نزدیک جتنگا ہے، جہاں ہر سال ستمبر اور نومبر کے درمیان دور دراز ملکوں سے پرندے آتے ہیں اور ایک مخصوص پہاڑی علاقے میں آ کر خودکشی کرلیتے ہیں۔بلاشبہ یہ ایک راز ہے؟ اسی طرح آندھرا پردیش کے کرنول ضلع میں مہاندی میں ایک تالاب ہے، جہاں سال بھر پانی کی سطح یکساں رہتی ہے۔ یہ تالاب پانچ فٹ گہرا ہے۔اب تک کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہوسکا ہے کہ اس تالاب میں پانی کہاں سے آتا ہے اور اس کی سطح یکساں کیسے رہتی ہے اور اتنا صاف شفاف کیسے ہے۔اس تالاب کا پانی اتنا صاف شفاف ہے کہ اگر آپ کوئی سکہ اس میں ڈالیں تو اوپر سے دیکھنے کے باوجود اسے زمین کی سطح پر آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ کیا بھید ہے، اب تک معلوم نہیں ہوسکا ہے۔اسی طرح کا ایک اور پراسرار مقام راجستھان میں الور کے نزدیک بھان گڑھ کا قلعہ ہے۔اسے دنیا کے بھیانک قلعوں میں سے ایک کہا جاتا ہے۔ اسے راجہ مادھوسنگھ نے 1613 میں تعمیر کرایا تھا۔ایک روایت کے مطابق بابا بالوناتھ نام کا ایک سادھو اس قلعہ کے علاقے میں رہتا تھا۔ اس کا حکم تھا کہ اس علاقے میں کسی بھی مکان کی اونچائی اس کے مکان سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے اور یہ بددعا دے رکھی تھی کہ اگر ایسا کوئی مکان یا قلعہ تعمیر کیا گیا جس کا سایہ اس کے مکان پر پڑے گا تو وہ مکان تباہ ہوجائے گا۔اس قلعہ کے اطراف میں آپ کو شاید ہی کوئی مکان دکھائی دے گا اور جو مکانات تعمیر کئے گئے ہیں ان میں سے کسی کے اوپر چھت نہیں ہے، کیوں کہ لوگوں کا یقین اور تجربہ ہے کہ جیسے ہی کسی مکان پر چھت پڑتی ہے، اسی وقت مکان منہدم ہوجاتا ہے۔لوگوں کو مختلف اسباب کی بنا پر اس قلعہ میں رات گذارنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو شخص بھی شام ہونے کے بعد یہاں ٹھہرا وہ پھر کبھی واپس نہیں لوٹا ہے۔

اسی طرح مہاراشٹر میں شنی سگناپور نامی جگہ ہے، جہاں پورے گاؤں میں کسی بھی مکان میں تالا لگانے کی بات تو دور، ان میں دروازہ تک نہیں ہے۔یہاں کے لوگوں کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص چوری کرتا ہے تو بھگوان اسے سخت سزا دیتے ہیں۔آج کے سماج میں ایسی باتیں حیرت انگیز ہیں!

اس طرح کے دلچسپ مقامات سیاحتی نقطہ نظر سے کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ان وسائل سے استفادہ کے لئے انٹرپرینیورشپ کی ضرورت ہے۔پروڈکٹ ڈیزائن، ان مقامات تک رسائی کو بہتر بنانے، رہائش اور دیگر سیاحتی سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ایسے مقامات کی پراسراریت، ان کے بارے میں مقامی روایات اور تجسس وغیرہ کو ان کی خوبی بنا کر پیش کیا جاسکتا ہے۔لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے غیر روایتی سیاحتی مقامات پر بھی خاطر خواہ توجہ دی جائے اور انہیں بھی قومی اور ریاستی سیاحتی پالیسیوں میں شامل کیا جائے۔

کم معروف مقامات کا فروغ

ہندوستان کی وسعت اور گوناگونی کے مدنظر ایسے بہت سے پرکشش مقامات ہیں جن سے استفادہ کرنے اور انہیں قومی سیاحتی نقشہ پر لانے کی ضرورت ہے۔مثال کے طور پر آندھرا پردیش کے نیلور ضلع میں پلیکٹ جھیل اور برڈ سینکچوری (چنئی سے 150 کلومیٹر دور)، کرناٹک میں خوبصورت مناظر والا موپانا، پرمبیکولم ماحولیاتی سیاحتی مقام، تمل ناڈو میں تھینی ضلع کا مشہور میگھ ملائی علاقہ، جسے ٹریکروں کے لئے جنت کہا جاسکتا ہے۔لیکن صرف چند مخصوص سیاحوں کو چھوڑ کر یہ مقامات سیاحتی سرکل میں زیادہ معروف نہیں ہیں۔آندھرا پردیش میں وشاکھاپٹنم کے نزدیک لمبھاسنگی، جنوبی ہندوستان میں اسی طرح کا ایک مقام ہے جہاں برف باری ہوتی ہے۔بلاشبہ ایسے اور بھی بہت سارے مقامات توجہ کے منتظر ہیں۔

قابل رسائی سیاحت

یہ ایک المیہ ہے کہ مینوفیکچرنگ سیکٹر کی مصنوعات کے مقابلے میں سروس سیکٹر اور بالخصوص ٹورزم سیکٹر میں معذور افراد کی خصوصی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اسے فروغ دینے پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی ہے۔گوکہ دینا بھر میں مختلف پیداواری سیکٹر 'ہمہ جہت ترقی' کے لئے دن رات مصروف ہیں تاہم سیاحتی سیکٹر میں معذور افراد پر اتنی توجہ نظر نہیں آتی ہے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ مختلف مقامات کو دیکھنا، فطرت سے روبرو ہونا، نئی چیزیں تلاش کرنا اور نئے تجربات سے ہمکنار ہونا انسان کی بنیادی جبلت میں شامل ہے۔لیکن یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے کہ معذور افراد کی ایک بڑی تعداد، جو دنیا میں 600 ملین سے زیادہ ہیں، کی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔حالانکہ مساوات اور سماجی انصاف جیسے سماجی مقاصد کے حصول کے علاوہ یہ ایسا شعبہ ہے جس میں پروڈکٹ ڈیزائن اور ڈیولپمنٹ کے وسیع امکانات موجود ہیں۔یوروپین نیٹ ورک فار ایسیسیبل ٹورزم (ENAT) کے مطابق قابل رسائی سیاحت میں بنیادی ڈھانچہ جاتی سہولیات میں درج ذیل تعمیر یا ان میں ترمیم شامل ہیں: کسی بھی طرح کی رکاوٹوں سے آزاد مقامات، کسی رخنہ کے بغیر ٹرانسپورٹ، اعلی معیاری خدمات، سرگرمیوں اور نمائش میں شرکت، بکنگ سسٹم میں سہولت اور آسانی سے دسترس وغیرہ۔انٹرنیٹ کی سہولت ہوجانے کی وجہ سے آن لائن ٹریول پلاننگ اور بکنگ اب ہر ایک کے لیے زیادہ آسان ہوگئے ہیں۔تاہم ٹریول ٹرمنلس اور مقامات پر سہولیات پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

غریبوں کے موافق سیاحت

مختلف مقامات کا سفر کرنا، لوگوں سے ملنا، خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہونا، طرح طرح کے لذیذ کھانوں کا مزہ چکھنا بنیادی انسانی جبلت ہے اور ہر کوئی خواہ وہ امیر ہو یا غریب یا کسی بھی علاقے کا باشندہ ہو یا اس کا تعلق کسی بھی جنس سے ہو، ان سب سے استفادہ کرنا چاہتا ہے۔تاہم مدت دراز سے ہندوستانی سیاحت میں چاہے یا ان چاہے پوری توجہ صرف شہری امیر اور اونچے طبقے تک ہی مرکوز رہی ہے۔اگر یہی سلسلہ برقرار رہا تو اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ یہ 'سیاحت اونچے طبقے کی، اونچے طبقے کے ذریعہ اور اونچے طبقے کے لئے' بن کر رہ جائے گی۔

ٹرانسپورٹ، رہائش اور دیگر خدمات کے لحاظ سے سیاحتی بنیادی ڈھانچہ میں بڑے پیمانے پر ترقی ہونے کے باوجود یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ ہندوستانی سماج کا ایک

بہت بڑا طبقہ، جو دیہی اور نیم شہری مقامات پر رہتا ہے، آج تک سیاحت کے تجربات سے محروم رہا ہے۔ اسے ایک المیہ ہے کہا جائے گا کہ مینوفیکچرنگ سیکٹر کی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی دور افتادہ گاؤں تک پہنچ جاتی ہے لیکن ٹورزم کو ایک پروڈکٹ کے طور پر پیش کرنے پر اب تک کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ سی کے پرہلاد نے سیاحت میں دیہی مارکیٹنگ کے امکانات پر نہایت مناسب تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ 'خزانہ پیرامڈ کہ تہہ میں ہے'۔ اس لئے مناسب وقت ہیکہ دیہی مارکیٹ کا جائزہ لیا جائے۔ رویہ میں تبدیلی، کم لاگت والے ٹورزم پروڈکٹ کو فروغ دینا، دیہی سیاحوں کا پرجوش خیر مقدم ایسے امور ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ملک میں صرف چند ایک مذہبی مقامات کو چھوڑ کر دیگر تمام سیاحتی مقامات دیہی لوگوں کی دسترس سے باہر ہیں حالانکہ دیہی سیاحتی مارکیٹ کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

اسکول اور کالج کے طلبہ کے لئے سیاحتی پیکج

یہ حیرت کی بات ہے کہ کسی بھی بڑے ٹور آپریٹر / ٹریول پورٹل نے اپنے پروڈکٹس کی فہرست میں اسکول یا کالج کے طلبہ کی مخصوص ضرورتوں کو کوئی جگہ نہیں دی ہے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ آج کل تقریباً تمام تعلیمی ادارے مختصر تعلیمی دورے، تفریحی دورے اور انڈسٹری وزٹ کراتے ہیں۔ ملک کی آبادی اور طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مدنظر یہ بہت بڑا مارکیٹ ہے اور اس سے منظم انداز میں فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ بالعموم یہ کام غیر منظم اور غیر پیشہ ورانہ انداز میں ہو رہا ہے اور دورے کے دوران طلبہ کی سلامتی وغیرہ پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ اس ضمن میں اس سانحہ کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ جب حیدرآباد کے ایک انجینئرنگ کالج کے 24 طلبہ کو بیاس ندی میں لارجی ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کا پانی اچانک چھوڑے جانے کی وجہ سے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔ دھوکہ دہی اور استحصال کے واقعات بھی اکثر پیش آتے رہتے ہیں۔ جو ٹیچر طلبہ کے نمائندوں کے ساتھ مل کر دورے کا پروگرام تیار کرتے ہیں، انہیں اس طرح کے کاموں کا کوئی پیشہ ورانہ تجربہ نہیں ہوتا، اس لئے ان کے منصوبے میں بہت ساری خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طلبہ اکثر اوقات بس اسٹیشن اور ریلوے اسٹیشنوں پر پھنس جاتے ہیں۔

مصنوعی سیاحتی وسائل کا فروغ

ہندوستان کا مشرقی اور مغربی ساحلی علاقہ ہزاروں کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ ہمیں ساحلی سیاحت کی بات سنائی نہیں دیتی۔ مغرب میں گوا اور مشرق میں پوری ساحل کو چھوڑ کر ایسا کوئی ساحل سمندر نہیں ہے جسے بین الاقوامی مقبولیت حاصل ہو۔ حالانکہ ساحلی علاقے میں مختلف طرح کے متعدد ساحل ہیں، جو مقامی یا علاقائی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ ایسے کم از کم نصف درجن ساحل ہیں جنہیں بہت کم سرمایہ کاری کے ذریعہ ساحلی سیاحتی مقامات میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ واٹر اسپورٹس بھی ایک سیاحتی پروڈکٹ ہے جو توجہ کا طالب ہے۔

موضوعاتی/امیوزمنٹ پارک

موضوعاتی اور امیوزمنٹ پارک مصنوعی سیاحتی دلچسپی کے مقامات ہیں، ان پر کافی سرمایہ خرچ ہوتا ہے اور یہ ہر عمر اور پسند کے سیاحوں کی دلچسپی کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ لیکن اس شعبہ میں جس رفتار سے ترقی ہو رہی ہے اسے دیکھتے ہوئے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں ڈزنی لینڈ کے ہم پلہ نہیں صحیح اس کی طرح کا پارک بنانے میں ابھی کتنے برس لگیں گے۔ جہاں امریکہ کے ہالی ووڈ میں یونیورسل اسٹوڈیو اپنی تاریخ اور وسعت دونوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے وہیں ممبئی کا بالی ووڈ اور چینئی اور حیدرآباد کے فلم اسٹوڈیو اب تک کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں کر سکے ہیں۔ اگر ایسی کوئی کوشش کی گئی تو فلموں سے لوگوں کی چاہت کو دیکھتے ہوئے بلا مبالغہ یہ کوشش زبردست کامیاب ہوگی۔ اس ضمن میں حیدرآباد میں راموجی فلم سٹی کا رول قابل قدر ہے۔ ممبئی اور چینئی کے فلم اسٹوڈیو بھی اس کی تقلید کر سکتے ہیں۔

قدم بڑھانے کا وقت

یہ تمام اختراعی نوعیت کے تجارتی مواقع سیاحت کے نقطہ نظر سے زبردست امکانات کے حامل ہیں۔ ان سے استفادہ کار آفرینی کی صلاحیت اور 'اتی تھی دیو و بھوا' کی حقیقی ہندوستانی روح کو سامنے رکھتے ہوئے سیاحوں کا کھلے دل سے استقبال کرنے میں پوشیدہ ہے۔ پروڈکٹ ڈیزائن، رسائی کو بہتر بنانے نیز رہائش اور سیاحوں کی آسانی کے لئے دیگر سہولیات کی فراہمی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک جگہ کی اپنی خوبصورتی اور خاصیت ہوتی ہے۔ اس خوبصورتی اور خاصیت کو اس کی منفرد خوبی کے طور پر شناخت کرنا اور اسے پیش کرنا ایک فن ہے اور یہی کار آفرینی کا امتحان بھی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ غیر روایتی سیاحتی پروڈکٹس پر مناسب توجہ دی جائے اور ان کے فروغ کے لئے انہیں قومی اور ریاستی سیاحتی پالیسیوں کا حصہ بنایا جائے۔ ☆

ملک میں بے روزگار نوجوانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے وزیر اعظم کی روزگار اسکیم

☆ بہت چھوٹی، چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کے مرکزی وزیر مسٹر کلراج مشرا نے یہاں کہا کہ ملک میں بے روزگار نوجوانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے پرائم منسٹر ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام (پی ایم ای جی پی) شروع کیا گیا ہے۔ انھوں نے یہ بات کھادی گرام ادیوگ بھون کے وی آئی سی کی 60 ویں سالگرہ کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب میں کہی۔ انھوں نے دہلی یونیورسٹی، اندر پرستھ یونیورسٹی کے مختلف کالجوں کے طلبا سے بھی خطاب کیا جو کھادی گرام ادیوگ بھون کی سالگرہ میں شرکت کے لئے یہاں آئے تھے۔ وزیر موصوف نے نوجوانوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کھادی ڈیزائن کو دوست بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں کھادی کو اپنائیں جس کی اپیل وزیر اعظم نے بھی کی ہے۔ انھوں نے نوجوانوں سے کہا کہ وہ کھادی کو فروغ دیں اور روزمرہ کی زندگی میں کھادی کا استعمال کریں۔ انھوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی اس کے لئے سب سے بڑے برانڈ ایمبسڈر رہیں۔ اس موقع پر بہت چھوٹی چھوٹی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی وزارت کے سکریٹری اور کے وی آئی سی کے کمشنر مدن لال بھی موجود تھے۔

☆☆☆

پریم سبرامنیم

ہندوستان میں معاشی ترقی اور دیگر متعلقہ معاملوں میں

سیاحت کا کردار

انکریڈیبل انڈیا مہم نے بیداری پیدا کرنے میں تو اچھا کام کیا ہے اور اب ضرورت اس بات کی ہے کہ باقی کی سی ایل سی کے توسط سے معنی خیز بزنس حاصل کیا جائے۔ اعزازات جیتنا قابل ستائش ضرور ہے لیکن موافق بزنس کا حصول یقیناً ایک پسندیدہ اقدام ہے۔

اپنے سیاحتی اثاثوں کو موثر طور پر پیش کرنے کی صلاحیت کے فقدان کے سبب ہندوستان داخلی نمو کے ساتھ معاشی ترقی میں ان اثاثوں کے کردار کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پایا ہے۔

مصنف سورن آندھرا2029 برائے ریاستی حکومت کے مشیر ہیں۔
premsubramaniam@yahoo.com

بارہویں منصوبے کی دستاویز میں گزشتہ تجربات سے ہٹ کر تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ گزشتہ برسوں بنیادی توجہ بین اقوامی سیاحوں کی آمد اور زرمبادلہ کی آمدنی پر مرکوز تھی لیکن اب سیاحت کے کردار کو اقوام متحدہ عالمی سیاحت تنظیم کے وضع کردہ ملینیم ڈیولپمنٹ گولز یعنی الفیہ ترقی اہداف اور پائیدار ترقی اہداف کے مطابق ڈھالا جائے گا۔

بارہویں منصوبہ دستاویز کے مطابق سیاحت میں بارہویں منصوبے کے تیزی سے زیادہ داخلی اور پائیدار نمو کے مقاصد کو حاصل کرنے کی صلاحیت ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس سے غریبی کا خاتمہ ممکن ہے۔ اس سے غریبوں کی ان مشکلات کا مداوا بھی ہونا ہے جس کے تحت بازار تک ان کی رسائی محدود ہو جاتی ہے۔ اب ان کی بنائی ہوئی اشیا اور ان کی خدمات حاصل کرنے کے لئے صارف خود ان کے دروازے تک آئے گا۔ اس سے بچولیوں کی ضرورت کم ہو جائے گی اور ان کو زیادہ قیمت حاصل ہو سکے گی۔ البتہ اس کا پورا فائدہ تب ہی مل سکتا ہے جب طلب اور رسد کی کمی کی خامیوں پر عبور پاتے ہوئے ہندوستان کے سیاحتی شعبے کی بین اقوامی مقابلہ کی صلاحیت مستحکم ہو۔ بین اقوامی سیاحوں کے علاوہ ہندوستان میں ملکی سیاحوں کا ابھی اچھا بازار ہے۔ ملک کے بڑے داخلی سیاحتی شعبے سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے مختلف مصنوعات اور خریداری کے مواقع وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ معیاری اور بین اقوامی مصنوعات اس شعبے کو وسعت عطا کرنے سے قاصر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بین اقوامی سیاح بھی مختلف تجربات کی وجہ سے ہندوستان آتے ہیں جن میں لگژری سے لے کر روحانی تجربات سب شامل ہیں۔ اس کے پیش نظر مصنوعات میں جدت اور اختراع کی ضرورت ہے، اس لئے جہاں تک رسد کا سوال ہے، نئی سیاحتی مصنوعات وضع کرنے اور برادری کی ساجھے داری کے عمل کے تحت مربوط فزیکل اور مالی منصوبوں کے ذریعے نئے مقامات اور متعلقہ جگہوں کی نشاندہی کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہی سیاحوں کو خدمات کی فراہمی کے لئے درکار انسانی وسائل کی مہارت کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح طلب کے ضمن میں ناقص اور ناہموار معلومات کی دستیابی کی خامی کو دور کرنے اور برانڈ انڈیا کی تشکیل کے لئے ایک کثیر جہتی اور موثر سیاحتی مارکیٹ کی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ چوں کہ بین اقوامی سیاحتی منازل کے انتخاب میں قیمت ایک اہم عنصر ہے، اس لئے سیاحوں پر محصولات اور ٹیکسوں کا زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ اس لحاظ سے سیاحت میں ٹیکس مناسبت اور بین اقوامی ضابطوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ سیاحتی حلقوں کی ترقی اور برانڈ انڈیا کی تشکیل کے لئے مربوط منصوبوں کے نفاذ کے لئے سرکاری اور نجی اداروں دونوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کے لئے ایک شفاف اور موثر پالیسی اور فعال لائحہ عمل، ترغیبات کا مناسب ڈھانچہ اور مختلف متعلقہ افراد کے درمیان ایک تال میل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

بارہویں پنج سالہ منصوبے (17-2012) میں وزارت سیاحت کے لئے 15190 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 155 کروڑ روپے کی آئی ای بی آر شامل ہے"۔

اگر چہ ہمارا منصوبہ بندی عمل قابل قبول بین اقوامی معیارات کے مطابق ہے لیکن سیاحت کے معاملے میں ہم مطلوبہ اہداف حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں جس کی وجہ لائحہ عمل کا ناقص نفاذ ہے۔

بہتر حکمرانی کے لئے آفاقی سطح پر قابل قبول منتر ہے درجہ بندی/ پیمائش اور تعین قدر کا مستحکم نظام اور ہم یہ منتر بھول گئے ہیں کہ انتظام و انصرام اسی چیز کا ممکن ہے جس کی پیمائش یا درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

مثال کے طور پر وزارت سیاحت کے سیاحوں سے متعلق جاری کردہ اعداد و شمار اور منظور شدہ ہوٹلوں میں

رہائشی سہولیات کی بات کرتے ہیں۔

ہندوستان میں 2013 کے آخر تک 1242 ہوٹلوں میں محض 76858 منظور شدہ کمرے دستیاب تھے یعنی اگر ہوٹل پورے بک ہوں تو دستیاب رہائشی سہولیات 7685x365 یعنی کل دو کروڑ 80 لاکھ ہوئیں۔ ہمارے یہاں 70 لاکھ بیرونی سیاح آئے اور ایک ارب 14 کروڑ 70 لاکھ ملکی مسافر آئے۔ بین اقوامی سیاحوں نے 51587 کروڑ روپے خرچ کیا یعنی فی سیاح 73700 روپے (انڈیا ٹورزم اسٹیٹکس ایٹ اے گلینس 2013)

اگر ہم ان حقائق کا تجزیہ کریں تو ایچ وی ایس ٹی ایچ آر اے آئی کے سالانہ سروے سے موازنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہوٹلوں کے منظم شعبے میں بین اقوامی سیاحوں کا محض 20 فی صد اور داخلی سیاحت بازار کا صرف 0.05 فی صد حصہ ہی رہائش پذیر رہا۔ اگر یہ صحیح ہے تو منظم شعبے کو اپنے اختیاراتی لائحہ عمل میں لینا سیاحت کے عمل کا ایک اہم عنصر ہونا چاہئے۔

اگر ہم اس بات پر نظر ڈالیں کہ دوسرے ممالک اپنے سیاحت کے اعداد و شمار و تفصیلات کس طرح پیش کرتے ہیں تو لگتا ہے کہ ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ اگر چہ بین اقوامی سیاحت سے متعلق اعداد و شمار جمع کرنے میں خاطر خواہ بہتری آئی ہے۔ ہم سیاحوں کے دوروں کے مختلف مراحل پر کافی معلومات جمع کرتے ہیں لیکن یہ اتنی مربوط نہیں ہوتیں کہ اس شعبے کی صحیح نوعیت کی عکاسی کرسکیں۔ جتنا ہم ظاہر کرتے ہیں' اس سے زیادہ چھپا لیتے ہیں۔ 2012 میں جمع کئے گئے اعداد و شمار کے مطابق اے ایس آئی کے زیر نگرانی تقریباً 120 عمارتیں ہیں۔ ان کو دیکھنے تقریباً 30 لاکھ بین اقوامی اور 4 کروڑ 60 لاکھ ملکی سیاح آتے ہیں۔ غیر ملکی سیاحوں نے جن دس عمارتوں کا دورہ کیا' ان میں سات دہلی اور آگرہ میں ہیں اور ٹکٹوں کی فروخت میں ان کا حصہ 65 فی صد ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پہلی مرتبہ آنے والے سیاحوں نے ان میں سے کم از کم پانچ عمارتوں کا دورہ کیا اور اگر ہم تاج کے اعداد و شمار کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ بین اقوامی سیاحوں میں سے دس لاکھ سے کم لوگوں نے کم از کم ایک عمارت کا دورہ کیا اور دہلی اور آگرہ کا سفر کرنے والے عام سیاحوں کی تعداد چار لاکھ سے زیادہ نہیں ہے جب کہ تین لاکھ لوگ دہلی اور آگرہ کا سفر کاروبار کے سلسلے میں کرتے ہیں' اس لئے اگر یو ایس پی ہی ہماری وراثت ہے تو وہاں دوروں کی تعداد اتنی کم کیوں؟ آپ کو جواب غالباً یہی ملے گا کہ یہ تشریح نہایت مایوس کن ہے۔ کھانے' خریداری' تفریح پر خرچ کرنے کے لئے اضافی رقم خرچ کرنے کی سہولیات اور وراثتی مقامات پر شراکت داری سرگرمیاں تقریباً نہ کے برابر ہیں۔ ہمارے پاس کچھ نمایاں گائیڈ ہیں لیکن ان میں بیشتر خاص طور پر دہلی اور آگرہ میں خریداری پر ملنے والے کمیشن پر منحصر ہیں اور اسی وجہ سے زائرین کے لئے بڑے تجربے کا باعث بنتے ہیں۔ اے ایس آئی ایک ناظم ادارہ ہے جو ان رہنما اصولوں کی بنیاد پر کام کرتا ہے جو سو برس پہلے وضع کئے گئے تھے اور مقامات کی خصوصیت کو مد نظر رکھے بغیر اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر جگہ مصنوعی سبزہ زار بنا دے۔

کیا تشریح میں یہ سدھار ٹکنالوجی کی وجہ سے آیا ہے؟ دہلی میں واقع نیشنل میوزیم اور جودھپور میں واقع مہندر گڑھ قلعہ ایسے استثنات ہیں جو دوسروں کو ترغیب دینے میں ناکام رہے ہیں۔

اگر آپ ایک عام ہندوستانی شہری سے یہ پوچھیں کہ اس نے آخری مرتبہ میوزیم کا دورہ کب کیا تھا تو گمان غالب ہے کہ وہ جواب دے گا کہ اسکول کے زمانے میں یا کسی ایسے شخص کے ہمراہ جس کو میوزیم دیکھنا مقصود ہو لیکن دہلی میں اکشر دھام مندر نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ زائرین کے لئے بہتر انتظامی پروگرام کے ذریعہ دہلی کے باشندوں کی توجہ حاصل کی جاسکتی ہے۔

بجٹ کے لئے مختص رقم کا ایک بڑا حصہ پبلسٹی پر خرچ کیا جاتا ہے جس میں بین اقوامی سیاحتی بازاروں میں شرکت اور متعلقہ بازاروں میں دفتروں کا قیام شامل ہے۔ کیا ہم نے کبھی یہ اندازہ لگایا ہے کہ جو رقم ہم خرچ کرتے ہیں' اس کا خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے؟ سیاحتی بازاروں میں شرکت کرنے سے پہلے کی جانے والی ہماری تیاریاں ناکافی ہیں اور مرکوز توجہ کے فقدان کی وجہ سے اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ کتنے بازار میں ٹور آپریٹر ہیں جن کے پاس ہندوستان سے متعلق شائع شدہ سفری پروگرام دستیاب ہے؟ متعین روانگیوں کی تعداد؟ گروپ کا سائز؟ سفری پروگراموں میں اضافہ کی تفصیلات۔

ہمارے ٹی وی پروگراموں کا ہدف کون ہے؟ کیا یہ

مختص بجٹ کوخرچ کرنے کاایک آسان راستہ ہے؟ ان کی وجہ سے مزید معلومات حاصل کرنے والوں میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے کتنے بزنس کے لحاظ سے بارآور ثابت ہوئے۔

ہماری ویب سائٹس کتنی کارآمد ہیں۔ کیا ان میں بکنگ سہولیات وافر طور پر دستیاب ہیں؟ ہم اپنے سوشل میڈیا کے استعمال میں کتنے فعال ہیں؟ کیا میڈیا شراکت داروں کی میزبانی سے بلاگرز ملے ہیں؟ ٹریول بلاگرس کی تھائی لینڈ میں منعقد ہونے والی ٹی آر ای ایکس کانفرنس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن لوگوں سے ہمارا مقابلہ ہے، وہ وقت کے ساتھ بدل رہے ہیں۔ کیا ہمیں ان بازاروں اور ان کے جزوی بازاروں کے بارے میں معقول معلومات ہے اور کیا شراکت داری اور غیر تجارتی شراکت داروں کے ساتھ ان جزوی بازاروں کو اپنے اہداف میں شامل کررکھا ہے؟ تعداد، سفر کی طرز، علاقائی روزگار اور دیگر اہم جزئیات کے بارے میں کیرالہ اور گوا کے مابین فرق ایک ایسی واضح مثال ہے جس سے ساحل سمندر کی سیاحت کے لئے صرف چارٹر مسافروں کے بدلے آزاد اور فعال مسافر کو راغب کرنے کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔ گوا میں علاقائی آبادی کی ناراضگی کے پیش نظر مصروف اوقات میں زیادہ سرمایہ والے ہوٹلوں کی ترقی کے بدلے چھوٹی چھوٹی کٹیوں کی اجازت دی گئی ہے۔ اس سے چارٹر مسافروں کے لئے گوا سستا ضرور ہوگیا لیکن اس سے جرائم میں، نشہ اور عصمت فروشی میں اضافہ ہوا اور اس کے سیاحت پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ کیرالہ میں جو پورے ہندوستان کی سیاحت کے دوران صرف دوروں کے جزوی ٹھہرنے کی جگہ تھی، بتدریج ایک ایسی جگہ بن گئی جہاں سیاح صرف اسی ریاست میں پورا سیاحتی سفر طے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک بہترین مثال ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاقائی وسعت اور موسمی وسعت کے مسائل سے کس طرح نبرد آزما ہونا چاہئے۔ بین السرحدی تجارتی شراکت داروں کو ترغیب دینے کے مقصد سے کیرالہ کے ٹریول بازار کی تجارت کو فروغ دینے والی سرگرمیاں اچھی مثال ہیں۔ "Chasing the Monsoon" کے نام سے میڈیا میں شروع کی گئی مہم کم مصروف اوقات میں سیاحت کو فروغ دینے کی اچھی پہل ہے۔

اگر چین ایک سورس بازار کے طور پر ابھر سکتا ہے تو ہم نے اس بازار کا ایک جز بھی حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ انٹرویو: Interview: Discover Los Angeles CEO's Strategies for Success at Home and Abroad and http://www.news.lk/news/sri-lanka/item/6880-sri-lanka-tourism-strategy-china-2015 shows سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ

دوسرے لوگ کس طرح ایک منفرد اور یکسو طریقہ اپناتے ہیں۔ سری لنکا نے رامائن سے منسلک مقامات کی سیاحت کو فروغ دینے کے لئے ایک منصوبہ بنایا ہے، جس کا اعلان اس نے ہمارے وزیر اعظم کے سری لنکا کے دورے کے وقت کیا تھا۔ ہمارے منصوبے ایک جز کو دھیان میں رکھ کر ہی بنائے جاتے ہیں جس سے پورا بازار متاثر نہیں ہوتا۔

گذشتہ چند برسوں میں ہندوستان میں حفاظت اور سلامتی کے بارے میں تصورات میں ابتری آئی جس کی وجہ سے این سی آر علاقہ میں سیاحوں کی آمد میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے۔ حفظان صحت اور صفائی ستھرائی کے بارے میں تشویش پائی جاتی ہے۔ بارہویں منصوبے کی دستاویز میں بھی ان مسائل کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ دہلی میں عوامی بیت الخلاؤں کی سہولیات میں آیا سدھار ایک مثالی نمونہ ہے جس کے لئے فواد لوکھنڈ والا کی کوششیں لائق تحسین ہیں۔ انہوں نے شہر کے بلدیاتی اداروں کی مدد سے یہ کارنامہ انجام دیا۔ سیاحوں کے تئیں رویہ کے بارے میں ٹی وی مہم میں عامر خان کا استعمال موثر ثابت ہوا ہے۔ اگرچہ سیاحوں کے تئیں لوگوں کے رویہ میں بہتری کی گنجائش ہے اور اس کو سوشل میڈیا کے توسط سے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

زراعت کے شعبے میں سیاحت کے فوائد کو متعارف کرنے کے لئے ہمیں اپنے رسد کے سلسلے کو بھی مستحکم کرنا ہوگا۔ کیرالہ میں کدمبا شری پہل، روٹر لینگور فرینچ فارم، سریندر بہوفلینڈر کی شکل میں اس طرح کی اچھی کوشش کی گئی ہے لیکن اس کو بنیادی سطح پر وسعت دینے کی ضرورت ہے۔

سیاحت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے دور دراز کے علاقوں میں جہاں بنیادی ڈھانچہ کمزور ہو، معاشی سرگرمیاں پیدا کی جاسکتی ہیں اور عوام کے ایک وسیع طبقے کو جن کے پاس متوقع قسم کی مہارت میں روزگار فراہم کیا جاسکتا ہے۔ بارہویں منصوبہ دستاویز میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور جس میں ادارہ جاتی سطح پر مہارت کی ترقی کے لئے سہولیات بہم پہنچانے کے عزم کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ ''ہنر سے روزگار'' اسکیم کے تحت گرانٹ فراہم کی گئی ہیں اور اس سے حاصل ہونے والی زرعی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہونے کی امید ہے۔ وزارت سیاحت نے یو این ڈی پی کے ساتھ 39 دیہی مقامات پر اس پہل کا آغاز کیا تھا لیکن ان میں سے محض 15 فی صد ہی گرانٹ کے اختتام کے بعد بھی قائم رہے۔

سیاحت ایسی تجارت ہے جس میں بے انتہا مقابلہ

آرائی ہے اور معقول سیاحوں کو راغب کرنے کے لئے بہتر تجاویز کی بہت اہمیت ہے۔ سیاحت کا تصور غربی کے سمندروں میں ایک آسائشی جزیرہ کا ہے جس کی وجہ سے اس میں ہر سطح پر بہت زیادہ ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں اور قلیل مدت میں ان کو معقول بنانے کی کوئی کوشش بھی کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر ایک پانچ ستارہ ہوٹل میں جس میں تفریح کا انتظام ہو ایک طعام پر 40 فی صد ٹیکس و دیگر محصولات عائد ہیں جب کہ ان کو اس کے ساتھ بجلی، پانی، اور فاضل اشیاء کے انتظام سے منسلک کوئی بھی رعایت حاصل نہیں ہے۔ اس طرح سیاحوں کی گاڑیوں پر بہت زیادہ بین الریاستی ٹیکس عائد ہیں جب کہ ان کو دستیاب شاہراہ کی سہولیات ناکافی ہیں۔ جاپانی خواتین کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ زیادہ پانی نہ پئیں کیوں کہ جسم میں پانی کی کمی اس زحمت سے بہتر ہے جو ان کو ہندوستان میں عوامی بیت الخلا کے استعمال میں اٹھانی پڑ سکتی ہے۔ معیارات میں قابل قدر بہتری کی ضرورت ہے تا کہ ان کو نئے سیاحوں کی ابھرتی ہوئی کھیپ کی توقعات کے مطابق بنایا جاسکے۔ اس بڑھتے بازار کی استطاعت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے شہر میں رہنے والے لوگ ہندوستان میں سفر کرنے کی بجائے بیرون ملک گھومنا پسند کرتے ہیں۔ اس لئے مہارت کا فروغ، استطاعت کی تعمیر اور کوالٹی کنٹرول پروگرام اہم بھی ہیں اور بنیادی ڈھانچہ کے لئے معقول بھی۔ بنیادی ڈھانچے کا مقصد قابل قبول معیار کا حصول ہونا چاہئے نہ کہ کچھ عالمی سطح کے مفروضہ معیار کی تکمیل۔

علاقائی اور بین السرحدی کاروباریوں کو راغب کرنے کے لئے صنعتی ماحول میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ آج کل اہم شہروں میں جہاں آئی ٹی سہولیات میسر ہیں، صرف بزنس ہوٹلوں میں دلچسپی ہے۔ اراضی بینک جگہ جگہ دستیاب ہیں۔ زیادہ تر اچھے منصوبہ بند شہروں میں ثقافت، کھاتے اور فنون ایک کیمپس کے ماحول میں رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پارکنگ، فضول اشیا کا انتظام، پاور بیک اپ اور پینے کے پانی کی سہولت بھی عائد کئے گئے ٹیکسوں کے ایک جواز فراہم کرسکتے ہیں۔ اس سے غیر پبلسٹی رپورٹ کا کام بھی سہل ہوجائے گا۔ قانونی مطالبات کی تکمیل کے لئے ضروری منظوری پہلے سے لی جاسکتی ہے۔ اس سے پروجیکٹ کی تکمیل کے لئے درکار مدت میں کم از کم 25 فی صد کی تخفیف ہوسکتی ہے اور اس وجہ سے لاگت میں بھی کمی واقع ہوسکتی ہے۔

موثر نفاذ کے لئے مطلوبہ حکمت عملی میں مناسب تنظیمی ڈھانچہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ ہندوستان میں نہیں ہوپایا۔ اگرچہ ریاستوں اور مرکز کے درمیان تعلقات کی اچھی طرح وضاحت کردی گئی ہے لیکن ضلعی سطح پر سیاحتی کونسلوں کی تشکیل میں معقول شفافیت نظر نہیں آتی۔ ہندوستان ان چند ممالک میں سے ایک ہے جہاں تنظیمی ڈھانچہ موجود نہیں ہے جس میں پیشہ ورانہ افراد کو معاہدے کی بنیاد پر ملازمت پر رکھا جاتا ہے۔ افسران جو ایک وزارت سے دوسری وزارت منتقل ہوتے رہتے ہیں، سیاحت کو دفتر کی طرف سے عنایت کردہ ایسا موقع سمجھتے ہیں جس میں وہ بنا کسی جواب دہی یا ذمہ داری کے ٹیکس دہندگان کے خرچ پر دنیا کی سیر کرتے ہیں۔

سیاحت کے لئے بین وزارتی سطح پر ایک مضبوط رابطہ کار کی ضرورت ہے کیوں کہ یہاں لوگوں کو ویزا، ہوائی سفر، صحت سے متعلق قواعد، درآمدات پر لگی پابندیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کا تعلق داخلہ، شہری ہوابازی، صحت، خزانہ، ماحولیات اور کامرس وزارتوں میں بھی آمد پر ویزا کی فراہمی مربوط کوششوں کا خوش آئند مظاہرہ ہے جس میں دہشت گردوں سے درپیش خطرات سے کوئی سمجھوتہ کئے بغیر سیاحوں کے مفادات کا تحفظ کیا گیا ہے۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر آپ دہشت گردوں یعنی Terrorist سے 'error' حذف کردیں اور اس میں 'our' جوڑ دیں تو ماحصل "Tourist" ہوگا۔ کشمیر میں ہم نے اس کے بالکل برعکس کیا ہے جس سے ناقابل تلافی نقصان واقع ہوا ہے۔

حالیہ دور میں سورس مارکیٹ کی نشاندہی، مقابلہ جاتی، اصل صارف تک رسائی پر آنے والی لاگت اور ان کو کمیونی کیشن لائف سائیکل کے لئے راضی کرنے کے لئے پس منظر پر نیا کوئی خاطر خواہ کام کئے نئے تقسیم وضع لینے کی روایت ہے۔ یہ مارکیٹنگ کا ایک اہم جز ہے جس کے لئے بے حد مربوط حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ صارفین میں بیداری پیدا کی جائے۔ ان میں دلچسپی اور خواہش، سرعت عمل اور بہترین خدمات پیش کی جاتی ہیں تا کہ ان کی دوسرے دورے کے لئے حوصلہ افزائی ہوسکے اور وہ اس مقام کی دوسروں سے سفارش کرسکیں۔

انکریڈیبل انڈیا مہم نے بیداری پیدا کرنے میں تو اچھا کام کیا ہے اور اب ضرورت اس بات کی ہے کہ باقی کی سی ایل سی کے توسط سے معنی خیز بزنس حاصل کیا جائے۔ اعزازات جیتنا قابل ستائش ضرور ہے لیکن موافق بزنس کا حصول یقیناً ایک پسندیدہ اقدام ہے۔

کرکٹ اور سنیما کی طرح ہندوستان میں سیاحت میں بھی ایسے خود ساختہ ماہرین موجود ہیں جن کی لن ترانی کی وجہ سے پیشہ ورانہ اور ماہرین کی قابل قدر رائے بھی اپنی وقعت کھودیتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ پلیٹ فارم ان مختلف افراد کے مابین جن کا تعلق مختلف بیک گراؤنڈ سے ہو اور جو بارہویں منصوبہ دستاویز کی تجاویز کے نفاذ کے لئے حکمت عملی وضع کرنے کی استعداد رکھتے ہوں، ڈائیلاگ کی حوصلہ افزائی کرنے کی ترغیب فراہم کرے۔

☆☆☆

ملک میں صنعتی پارکس قائم کئے جائیں گے: اننت کمار

☆ حکومت ملک میں طبی آلات سے متعلق پارک قائم کرے گی اور اس طرح کا پہلا پارک جلد ہی گجرات میں قائم کیا جائے گا۔ کیمیکلز اور کھادوں کے مرکزی وزیر اننت کمار نے یہ بات یہاں جدید طبی آلات اور دواسازی کے لئے تیار کئے جانے والے آلات کو ملک میں ہی تیار کئے جانے کو فروغ دینے پر ٹاسک فورس کی سفارشات کو جاری کرتے ہوئے کہی۔ انھوں نے کہا کہ ملک میں 30 فیصد طبی آلات کی ضرورت گھریلو پیداوار کے ذریعے پوری کی جاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت جدید طبی آلات اور دواسازی کے لئے تیار کرنے کے ساز و سامان ملک میں ہی تیار کرنے کو فروغ دینے کے لئے بہت سے اقدامات کررہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ احمد آباد کا این آئی پی ای آر اس شعبے میں تحقیق و ترقی کا کام انجام دینے کے لئے ایک اہم انسٹی ٹیوٹ ہوگا۔ اس موقع پر کیمیکلز اور کھادوں کے مرکزی وزیر مملکت جناب گنگا رام ہنس راج اہیر نے کہا کہ حکومت میک ان انڈیا پروگرام کے مقصد کے حصول کے لئے سخت محنت کررہی ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر ہری ہرن

طبی سیاحت: ہندوستان میں رجحانات

سیاحت کی روایتی طور سے توضیح، ان جگہوں کو چھوڑ کر، جہاں آپ رہتے ہیں، ایک مختصر مدت کے لئے چھٹی منانے، تفریح اور دیگر وجوہات کے لئے جانے کی جگہوں کے طور پر کی جاتی ہے۔ لیکن گذشتہ برسوں میں لفظ 'سیاحت' محض چھٹی منانے اور تفریح کے لئے محدود نہیں رہا ہے۔ گزشتہ کچھ دہائیوں میں صحت سے متعلق بیداری میں بہتری، بنیادی ڈھانچے اور طب کے شعبے میں بڑھتی ہوئی مہارت کی وجہ سے ایک نئی شکل وجود میں آئی ہے۔ جسے 'طبی سیاحت' کہا جاتا ہے۔ صحت اور سیاحت کی صنعت کی تیز رفتار ترقی پر توجہ دینے کے لئے سفر اور سیاحت کی ایجنسیوں اور عوامی ذرائع ابلاغ نے یہ اصطلاح وضع کی ہے۔ یہ ایک امر ہے جس میں دنیا بھر سے لوگ طبی، دندانی اور سرجیکل دیکھ بھال کے لئے ایک مختلف ملک (اس معاملے میں ہندوستان) کے لئے سفر کرتے ہیں جب کہ اسی کے ساتھ ساتھ وہ دل لبھانے والی ان متعدد جگہوں کی سیاحت بھی کرتے ہیں اور وہاں چھٹیاں بھی گزارتے ہیں جو اس ملک میں پیش کرنے کے لئے ہیں۔ خاص طور سے ہندوستان میں طبی سیاحت جدید، روایتی اور متبادل طب کے مختلف شعبوں کی حامل ہے۔ ان کی درجہ بندی حسب ذیل کے طور پر کی جاتی ہے:

جدید/ ایلوپیتھی طب: منہ سے دوا کھلانے کے علاوہ اس میں جراحیاں شامل ہیں مثلاً جوڑوں کو بدلنا، اعضا کی منتقلیاں، تشخیصی جانچ، کاسمیٹک جراحیاں، بانجھ پن، خون یا خون کی نسوں سے متعلق بیماریوں کی کثیر خصوصی مہارت والی دیکھ بھال اور ان کا علاج۔ اس کے علاوہ یہ دانت لگانے نیز دانتوں اور رجبڑے سے متعلق مسائل کی دیکھ بھال، لیزر کے ذریعے بال ہٹانے، بالوں کو منتقل کرنے اور آخر میں معدنی چشمے سے علاج اور حسن وجمال کے لئے علاج کا احاطہ بھی کرتا ہے۔

آیوروید: آیوروید 600 قبل مسیح سے ملک میں صحتی دیکھ بھال کا ایک منفرد نظام رہا ہے۔ آیوروید طب کی ایک شاخ ہے جو ملکی طور سے 'فطرت سے متعلق نظام' ہے اور جس کا انحصار صحیح توازن حاصل کرنے کے لئے جس کی بیماریوں کی تشخیص پر ہے۔ اعادۂ شباب اور بیماری پر قابو پانے کے اس قدرتی طریقے کو حالیہ عرصے میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

یوگا: یوگا سنسکرت لفظ 'یوگ' سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب 'اتصال'، قیاساً مقدس ذات یا بھگوان کے ساتھ اتصال ہے۔ یہ ایک عضویاتی اور روحانی مقلد ہے جو ذہن، جسم اور روح کی تکمیل کو محسوس کرنے کے لئے ایک سیکولر اور سائنسی طریقے پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہندوستان ایک ملک کے طور پر مشہور ہے جہاں یوگا اور وساطت ایک طرز زندگی ہیں۔

دیگر متبادل طب میں ہومیوپیتھی، نیچروپیتھی، وساطت اور موسیقی سے علاج، خوشبو سے علاج، پرانک شفا بخشا اور ریکی شامل ہیں۔

ہندوستان میں دستیاب انتخابات اور مواقع کے پیش نظر طبی سیاحت ملک میں نیز دنیا میں سب سے تیزی سے اور سب سے بڑی ترقی پذیر صنعتوں میں سے ایک صنعت ہے۔ چوں کہ غیر بیمہ شدہ لوگوں اور ان لوگوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جو زیادہ قابل استخراج ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگ اپنے وطن سے باہر علاج کرانے کا انتخاب کرتے ہیں، جہاں وہ علاج کے لئے ادائیگی کر سکیں۔ ہندوستان میں طبی سیاحت کم اخراجاتی، یا کفایتی طبی علاج کی پیش کش کرتی ہے۔ جس کے سلسلے میں کوئی انتظاری فہرستیں نہیں ہیں جس کے سلسلے میں مشاق اور مشہور طبی ماہرین قابل رسائی ہیں نیز دنیا بھر کے طبی سیاحوں کو آسانی سے رسائی حاصل ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں امید ہے کہ طبی سیاحت کو کافی تیزی سے فروغ حاصل ہوتا رہے گا نیز یہ ان اخراجات میں ایک فرق کے ساتھ جو سیاح اپنے وطن میں کرتے، سیاحوں کو طبی علاج کی پیش کش کرتی رہے گی۔

طبی سیاحت کے علاوہ ہندوستان کو بین اقوامی سیاحوں کی بہترین منزل ہائے مقصود میں سے ایک منزل مقصود سمجھا جاتا ہے۔ 'اتی تھی دیوو بھوا' جس کا مطلب یہ ہے کہ مہمان بھگوان کے مساوی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ خدمات کے فراہم کنندگان تمام خدمات فراہم کریں۔ ان میں خصوصی مہارت والا علاج، علاج اور چھٹیاں گزارنے کی منزل مقصود، کم اخراجاتی مشورہ اور

مضمون نگار گزشتہ 34 برسوں سے ایک طبی پیشہ ور کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ وہ ہندوستانی الیکوحل پالیسی الائنس کے چیف ایگزیکٹو بھی رہے ہیں۔

علاج، نیز علاج کے لئے کوئی انتظاری مدت نہیں اور جدید ترین آلات وساز وسامان کی دستیابی شامل ہیں۔ افریقہ، سی آئی ایس ممالک، مشرقی وسطی، افغانستان، عراق اور بنگلہ دیش سے زیادہ سے زیادہ سیاح آتے ہیں۔ لیکن یوروپ اور شمالی امریکہ کے ترقی یافتہ ملکوں سے یہ آمد کافی کم ہے۔

اس وقت بڑی تعداد میں مریض بنیادی طور سے انجیو پلاسٹی، قلبی جراحیوں، جوڑوں کی تبدیلی، موتیا بند سمیت آنکھوں کی سرجری جگر اور گردوں سمیت اعضا کی منتقلی، آئی وی ایف، کینسر کے علاج کے علاوہ ایسی تمام دیگر بیماریوں کے علاج کے لئے آتے ہیں، جن کا علاج کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ معیاری صحتی دیکھ بھال انتہائی جدید اور مکمل طور سے ساز وسامان سے لیس، تیسرے درجے کے اسپتالوں، بڑھتی ہوئی بیمہ مارکیٹ نیز ادویہ ساز صنعتوں کی ٹھوس موجودگی سے حاصل ہوتی ہے۔ دیگر کلیدی سرکاری اداروں میں صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت نیز سیاحت کی وزارت شامل ہیں۔

انڈین میڈیکل پر ہیلتھ ٹورزم سروس سیکٹر نیٹ ورک سیکٹر اوور ویو اور ایس ڈبلیو او ٹی تجزیے کے مطابق ہندوستان بدیسی قدرتی فیضوں کے ساتھ ساتھ جدید ترین طبی خدمات کی وجہ سے طبی سیاحت کی صنعت ویئر کے بعد کامیابی کی ایک اگلی بڑی کہانی بننے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ ہندوستانی صنعتوں کی کنفیڈریشن (سی آئی آئی) اور میک کنسے نے پیشین گوئی کی ہے کہ یہ صنعت تیسرے درجے کے اعلی مارکیٹ والے اسپتالوں کے لئے اضافی مالیہ کمائے گی نیز صحتی دیکھ بھال کی کل فراہمی میں اس کا حصہ 3 تا 5 فی صد ہوگا۔ طبی سیاحت کی ہندوستانی صنعت جو 30 فی صد کی سالانہ شرح سے ترقی کررہی ہے، زیادہ تر مغربی ایشیا، وسطی مشرقی افریقہ نیز کچھ حد تک امریکہ اور یوروپ کے مریضوں کی ضروریات پوری کرتی ہے۔ اگر چہ یہ اپنے عنفوانی مرحلے میں ہے لیکن یہ صنعت دیگر ملکوں مثلاً یونان، جنوبی افریقہ، اردن، ملیشیا، فلپائن اور سنگاپور کی ایسی ہی صنعتوں سے فوقیت حاصل کررہی ہے۔

ہندوستان کی قومی صحت پالیسی میں اعلان کیا گیا ہے کہ غیر مریضوں کا علاج قانونی طور سے ایک 'برآمدات' برآمداتی آمدنیوں کے سلسلے میں دی گئیں تمام مالی ترغیبات کے لئے اہل سمجھا گیا ہے۔ ہندوستان میں سرکاری اور نجی شعبے کے مطالعات میں یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ طبی سیاحت سے ملک میں ایک ارب اور 2 ارب

روپے (1.25) ارب یورو اور 2.50 ارب یورو) کے درمیان آسکتا ہے۔ مختلف ذرائع سے مالی رپورٹوں میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان کے لئے طبی سیاحت سالانہ 30 فی صد کی شرح سے ترقی کررہی ہے۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ سال 2015 میں ڈیڑھ ملین ڈالر سے زیادہ کی مالیت کا سالانہ کاروبار حاصل ہوگا۔ ہندوستان کا اعلی درجے کا تعلیمی نظام نہ صرف کمپیوٹر پروگرام تیار کرنے والے افراد اور انجینئر بلکہ ہر سال 20000 سے لے کر 30000 ڈاکٹر تک اور نرسیں بھی تیار کررہا ہے۔ مارکیٹ کی موجودہ شرح اضافہ سالانہ تقریبا 30 فی صد ہے نیز ملک سنگاپور اور تھائی لینڈ جیسے بڑے کھلاڑیوں کے قریب تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ طبی سیاحت سے آئندہ کچھ برسوں میں روزگار کے 40 ملین نئے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

آنے والے برسوں میں جن شعبوں میں زبردست ترقی وفروغ دیکھنے میں آنے کی امید ہے، ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

1۔ مارکیٹنگ: طبی سیاحت کی پیش کش کرنے والے سرکردہ اسپتال انٹرنیٹ، صحتی دیکھ بھال کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچانے والے لوگوں کے ذریعے اور بعض اوقات غیر ملکوں میں مریضوں سے نجی طور پر مل کر اپنی خدمات فروخت کرتے ہیں جس کے لئے مارکیٹنگ کے اثر آفریں عملے کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ لسانی خدمات: انگریزی نہ بولے جانے والے یورپی، افریقی اور مغربی ایشیائی ملکوں سے آنے والے مریضوں کے لئے مترجمین انتہائی ضروری ہیں کیوں کہ مریضوں کو اپنے طبی علاج کے سلسلے میں رودادوں، بیانات اور دستاویزات کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

3۔ بیک آفس کام کاج: طبی سیاحت میں بیک آفس کام کے لئے ہنر کے لحاظ سے اتنی ہی مانگ ہے جتنی کہ ان دیگر صنعتوں میں ہے جہاں اچھی ترسیل اور بین شخصی حسن تدبیر وشعور بنیادی ضروریات ہوتے ہیں۔

4۔ میزبانی کے پیشہ ور افراد: اگرچہ اعلی کلینکل رسائی اور فراست اچھی صحتی دیکھ بھال کی بنیادیں ہیں لیکن خدماتی اور انتظامی ہنر اور استعداد کی بھی زبردست مانگ ہے۔

ایک ترجیح شدہ منزل مقصوص کے طور پر ہندوستان کے ظہور کی خاص وجہ صحتی دیکھ بھال کو عالمی معیارات کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ کچھ چوٹی کے اسپتال اور ڈاکٹر بہت زیادہ بین اقوامی شہرت کے حامل ہیں لیکن سب سے زیادہ اہم عنصر جو ہندوستان کی طبی سیاحت کو چلاتا ہے' اس کی کم اخراجاتی برتری ہے۔ غیر ملکی مریضوں کی اکثریت ابتدائی طور پر تیسرے عالمی اخراجات پر پہلی عالمی خدمت سے فائدہ اٹھانے کے لے ہندوستان آتی ہے۔

طبی سیاحت کے فوائد

☆ غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی جس سے ایک ملک کی اقتصادی دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں اخراجات کا فوائد ☆ بہتر اطلاعاتی ساجھے داری ☆ مریضوں کی دیکھ بھال کے عمل کی اثر

پذیری میں اضافہ۔☆اسپتال کی سپلائی کے سلسلے میں اثر پذیری میں بہتری۔☆ملک کے اندر اور ملک سے باہر کاروباری ساجھے داروں کے ساتھ حکمت عملانہ اتحاد۔☆ٹکنالوجی اور معلومات کی منتقلی۔☆اندرونی اور بیرونی دونوں میں بہتر انتظامی کارکردگی۔☆صنعت میں روزگار کے مواقع کی تخلیق۔☆بنیادی ڈھانچے اور ہنرمند افرادی طاقت کا بہتر استعمال۔☆صحت‘ سیاحت اور سفر کے سلسلے میں بنیادی ڈھانچے کے فروغ کے لئے مواقع۔☆فی کس زیادہ دولت۔☆جامع طبی حل پیش کرنے کے سلسلے میں تحقیق و ترقی کے لئے گنجائش۔☆صحتی دیکھ بھال کے ایک عالمی فراہم کنندہ کے طور پر ملک کی بین اقوامی قبولیت۔☆سماجی اور بین ثقافتی تجربہ۔☆گاہکوں کے بین اقوامی تعلقات۔☆صحتی دیکھ بھال کے سلسلے میں عالمی درجے کی منزل مقصود کے طور پر ملک کی مارکہ شبیہ۔☆مقابلہ جاتی برتری اور فائدہ۔☆ساجھے داروں یعنی اسپتال اور میزبان کی صنعت میں بہتر تال میل۔☆سرکاری اور نجی ساجھے داریاں۔☆مریضوں کی تسلی۔

خلا اور چیلنج

☆طبی سیاحت کو فروغ دینے کے لئے کسی مستحکم سرکاری امداد/اقدامات کا ہونا☆صنعت میں مختلف کھلاڑیوں یعنی ایئرلائن آپریٹروں‘ ہوٹلوں اور اسپتالوں کے درمیان کم تال میل☆ایک غیر مفید صحت ملک کے طور پر گاہکوں کا ادراک☆اسپتالوں میں یکساں قیمتوں کے تعین کی پالیسیوں کا فقدان☆تھائی لینڈ‘ ملیشیا‘ سنگاپور جیسے ملکوں سے سخت مقابلہ☆بین اقوامی طور سے تسلیم کئے جانے کا فقدان۔ ایک بڑا مزاحم☆صحت کے بنیادی ڈھانچے میں کم سرمایہ کاری☆اس شعبے کے لئے مناسب بیمہ پالیسیوں کا فقدان۔☆ایسے بچولیوں کی بڑی تعداد خرابی پیدا کر رہی ہے جن کے پاس ایک شخص کے طور پر مریض کی دیکھ بھال کرنے کے لئے کم معلومات اور تربیت ہے یا کوئی معلومات اور تربیت نہیں ہے۔

آگے کا راستہ

اس شعبے میں کثیر کھلاڑی ہونے کی وجہ سے صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت کو حکومت ہند کی وزارت سیاحت کے ساتھ مل کر ایک ٹاسک فورس قائم کرنی چاہئے۔☆تمام خلاؤں اور چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے تمام کلیدی عہدیداروں کے ساتھ ایک مشاورتی میٹنگ کا اہتمام کیا جانا چاہئے۔

☆اس ٹاسک فورس کو ملک میں صحتی دیکھ بھال کے اداروں کو تسلیم کرنے کے لئے ایک پالیسی تشکیل دینی چاہئے نیز اس صنعت میں مواقع کا اندازہ لگانا چاہئے۔☆بہترین اسپتالوں کا انتخاب کرنے کے سلسلے

میں غیر ملکی مریضوں کو سہولت بہم پہنچانا نیز معیاری طریقے اختیار کرنا۔اس صنعت کے لئے روشن تر امکانات فراہم کرنے کے لئے اسپتال بھی بین اقوامی اعتراف حاصل کر سکتے ہیں‘ روایتی اور کلینکل علاجوں کو مربوط کر سکتے ہیں نیز مالیت پر مبنی خدمات پیش کر سکتے ہیں۔☆علاج کے لئے کم سے کم انتظاری وقت کے ساتھ مقابلہ جاتی برتری میں اضافہ کرنا۔☆مریض کے ملک کے ساتھ بہتر رابطہ فراہم کرنا۔☆ہندوستانی طبی سیاحتی جغرافیاؤں کی نقشہ سازی کرنا اور طبی سیاحوں کی خدمات کرنے والے سہولت کاروں کے نیٹ ورک کی اہمیت کا اندازہ لگانا۔☆ہندوستان آنے والے طبی سیاحوں کو درپیش مسائل اور چیلنجوں کو سمجھنا۔☆بین ثقافتی اثر پذیریوں کے لئے خدمات کے فراہم کنندگان کے نیم طبی اور غیر طبی عملے کو تربیت دینے کے لئے حکومت کو صلاحیت سازی کے پروگرام شروع کرنے چاہئیں۔

☆ان منتخبہ ممالک کے سلسلے میں جہاں سے سیاح بڑی تعداد میں آ رہے ہیں‘ لسانی تربیت پر توجہ مرکوز کرنا۔

اختتام

طبی اور تفریحی مقاصد کے لئے بین اقوامی طور سے سفر کرنے کے لئے اس نئی ضرورت کو ’طبی/صحتی سیاحت‘ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان بیماریوں اور تکالیف کا علاج کرانے کے لئے جن سے وہ دوچار ہیں‘ زیادہ سے زیادہ لوگ اپنے وطن ملک سے باہر سفر کر رہے ہیں۔

کاسمیٹک/ جمالیاتی سرجری بھی سفر کرنے کے سلسلے میں لوگوں کے لئے ایک اہم وجہ بن گئی ہے اور اس طرح سے یہ چیز بھی جو بیماری کے دائرے میں نہیں آتی ہے‘ طبی/صحتی سیاحت کے دائرے میں آ گئی ہے۔

طبی سیاحت مختلف ملکوں میں علاج کے کئی طرح کے اخراجات کے لحاظ کے بغیر ڈالر کمانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے کیوں کہ علاج کے علاوہ صحتی خدمات کے گاہک کو بیماری کی بہت سی حالتوں کے لئے اسپتال سے باہر رہنے پر اخراجات کرنے پڑتے ہیں اور اس طرح وہ ہوٹل اور خوراک کی صنعت کی مدد کرتا ہے۔ وطن واپس جاتے ہوئے مریض اور ان کے متعلقین خریداری کرنا بھی پسند کرتے ہیں اور اس طرح سے وہ معیشت کے سلسلے میں بہت زیادہ تعاون کرتے ہیں۔

مختصر طبی سیاحت سے نہ صرف غیر ملکی کرنسی کمانے میں مدد ملتی ہے بلکہ یہ مختلف ملکوں کے لئے شہریوں کو اس

ملک کا مال بیچنے کا ایک اہم اور بڑا ذریعہ بھی ہے۔ مریض اور اس کے متعلقین کو فراہم کردہ مجموعی اطمینان بخش تجربہ اس ملک کے لئے سفر کرنے کے سلسلے میں دوسرے لوگوں کو مدعو کرتا ہے نیز انہیں سبب مہیا کراتا ہے۔

ہندوستان نے کم سے کم ممکنہ اخراجات پر بین الاقوامی معیارات کی طبی خدمات پیش کرنے کے سبب گذشتہ برسوں میں طبی سیاحت کے شعبے میں ایک مستحکم جگہ بنائی ہے۔ ہندوستان میں بہت زیادہ تربیت یافتہ اور ہمدرد معاون عملے کے علاوہ عالمی معیار کی صحتی دیکھ بھال کی سہولت اور بدرجہ اتم طبی پیشہ ور افراد کا ایک بڑا ذخیرہ۔ ملک ایک ایسے اخراجات پر بہترین علاج کی پیش کش کرتا ہے جو بہت سے معاملات میں ان اخراجات سے 25 فی صد سے بھی کم ہیں جو کوئی شخص یوروپ یا امریکہ میں کرے گا۔ آج اوسطاً کارپوریٹ شعبے کے اسپتال ان کل مریضوں میں سے 15 فی صد سے زیادہ غیر ملکی مریضوں کا علاج کرتے ہیں جن کا وہ ہر سال علاج کرتے ہیں۔ یہ تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے جس سے کافی غیر ملکی زرمبادلہ ملتا ہے جو اربوں ڈالر میں ہوسکتا ہے۔

اسپتالوں کے سلسلے میں مثلاً اپولو، فورٹس، میکس، نارائن ہردیال، سیون پلس، ووک ہارڈٹ، میدانتا، بی ایل کے، پشپانجلی کراسلے، وجے ہاسپٹلس، منی پال، مالیہ وغیرہ۔ دنیا بھر کے مریضوں کو راغب کرکے اور دنیا میں کسی بھی جگہ دستیاب بہترین طبی خدمات کے مساوی طبی خدمات کی پیش کش کرکے ملک کے لئے ضرورت کے وقت امداد کررہے ہیں۔

باوجود اس کے کہ طبی سیاحت ہندوستان میں تیز رفتار سے بڑھ رہی ہے، یہ اب بھی ایک بہت زیادہ غیر منظم شعبہ ہے جس میں ایسے بچولیوں کی بڑی تعداد خرابی پیدا کررہی ہے، جو ایک شخص کے طور پر مریض کی دیکھ بھال کرنے کے سلسلے میں یا تو کم معلومات اور تربیت کے حامل ہیں یا پھر کچھ بھی معلومات اور تربیت کے حامل نہیں ہیں۔ ان بچولیوں کی ایک بڑی اکثریت مطلوبہ ہر ایک خدمت کے سلسلے میں مریضوں اور متعلقین کو کنگال کردینے والے دلالوں کے طور پر زیادہ ہیں اور اس طرح سے وہ مہمانوں کو مالی اور نفسیاتی دونوں طور سے نقصان پہنچارہے ہیں نیز اسپتالوں کے ذریعے پیش کردہ بہترین علاج کے باوجود مہمانوں کو مجموعی صحتی/ مثبت تجربہ نہیں ہوتا ہے یا پھر وہ بدمزہ ہوکر یہاں سے جاتے ہیں۔

لب لباب میں یہی وقت ہے کہ مہمانوں کو 'دلکش تجربہ' فراہم کرنے کے مطمح نظر کے پیش نظر بخوبی توضیح کردہ رہنما خطوط کے ساتھ ہندوستان میں طبی سیاحت کو ایک صنعت قرار دیا جائے۔ بصورت دیگر یہ ''ابھرتی ہوئی معیشت'' جس کے سوا ارب سے بھی زیادہ ڈالر والی بن جانے کا امکان ہے 'ایک گم کردہ موقع'' کو ختم کرسکتی ہے جس سے نہ صرف براہ راست اور غیر براہ راست مالی وسائل حاصل ہوتے ہیں بلکہ جو روزگار کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے نیز جو ہمارے ملک کے خیر سگالی اور نیک خواہی کے جذبے کی تشہیر کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

☆☆☆

بیڈمنٹن کھیل کے فروغ کے لئے کھیل وزارت کا آئی آئی ایف سی ایل کے ساتھ مفاہمت نامہ

☆ نوجواں کے امور اور کھیلوں کی وزارت میں کھیلوں کے محکمہ اور انڈیا انفراسٹکچر فائنانس کمپنی لمیٹیڈ آئی آئی ایف سی ایل نے جو وزارت مالیات کے تحت ایک کمپنی ہے بیڈمنٹن کھیل کو فروغ دینے کے لئے 30 مارچ 2015 کو ایک مفاہمت نامہ پر دستخط کئے۔ اس مفاہمت نامہ کے تحت آئی آئی ایف سی ایل ٹارگیٹ اولمپک پوڈیم اسکیم کے لئے 30 کروڑ روپے فراہم کرے گا۔ یہ رقم تین سال میں ہر سال دس دس کروڑ روپے کی صورت میں دی جائے گی۔

بین الاقوامی اہمیت کی خشک بندرگاہوں سے متعلق سرکاری معاہدے کی توثیق اور دستخط

☆ مرکزی کابینہ نے اپنے ایک اجلاس میں بین الاقوامی اہمیت کے خشک بندرگاہوں سے متعلق بین سرکاری معاہدے کی توثیق اور اس پر دستخط کی منظوری دے دی ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے اس اجلاس کی صدارت کی۔ اس معاہدے پر نیویارک میں واقع اقوام متحدہ کے دفتر میں دستخط کئے جائیں گے۔ اس نوعیت کے موجودہ معاہدے کی رو سے خشک بندرگاہوں کو بین الاقوامی اہمیت دیئے جانے، ڈھانچہ جاتی سہولیات میں سرمایہ کاری، انٹرموڈل ٹرانسپورٹ سروسز کے کام کاج میں بہتری اور مستعدی پیدا کرنا، خشک بندرگاہوں کے فروغ اور انہیں روبہ عمل لانے سے متعلق رہنما اصول مرتب کرنا اور بحری جہازوں کی آمدورفت میں ماحولیاتی پائیداری پیدا کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں۔

قیمتوں پر قابو پانے کے لئے فنڈ کی منظوری

☆ وزارت زراعت کے محکمہ زراعت اور تعاون نے قیمت کے استحکام فنڈ کی مرکزی سیکٹر کی اسکیم کے طور پر منظوری دے دی ہے۔ اس کے لئے 500 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس کا مقصد جلد خراب ہونے والی زرعی۔ باغبانی کی اشیا کی قیمت کو کنٹرول کرنے کے لئے بازار کی مدد کرنا ہے۔ قیمت کے استحکام کے فنڈ (پی ایس ایف) ریاستی سرکاروں اور مرکزی ایجنسیوں کے لئے پیشگی سود سے پاک قرض کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ یہ قرض ایسی اشیا کی حصولیابی اور تقسیم کے کاموں کے سلسلہ میں کام کاجی سرمائے کے طور پر استعمال اور دیگر اخراجات کے لئے فراہم کرایا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ریاستوں کو ایک فنڈ قائم کرنا ہوگا جس میں مرکز اور ریاست دونوں مساوی رقم جمع کرائیں گے لیکن شمال مشرقی ریاستوں کے معاملے میں ریاستی سطح کے فنڈ میں مرکز 75 فی صد رقم جمع کرائے گا جب کہ ریاست کو 25 فی صد رقم جمع کرانی ہوگی۔

☆☆☆

مدھومیتا داس چٹرجی / بانی چٹرجی

ہندوستان میں ماحولیاتی سیاحت:

ابھیتوکینکا وائلڈ لائف سینکچوری ایک مثال

عمل آوری میں مختلف خامیوں کے باوجود ماحولیاتی سیاحت سے کافی امیدیں وابستہ ہیں۔ جس دن قدرتی وسائل کا تحفظ اور انسانی بہبود میں بہتری کے مابین روابط مضبوط ہوگئے' ماحولیاتی سیاحت کی ہماری پالیسی یقیناً کامیاب ہوگی۔ ہمیں پالیسیوں کی خامیوں کا مداوا کرنے کی ضرورت ہے جو علاقائی لوگوں کی موثر شراکت اور تحفظ کے تئیں بیداری کا جذبہ پیدا کرنے' علاقائی لوگوں اور سیاحوں کو تعلیم یافتہ بنانے وغیرہ سے کیا جاسکتا ہے۔یہ علاقائی لوگوں اور قدرتی وسائل دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

مصنفین شعبہ انسانیات وسماجی علوم انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کھڑک پور' کھڑگ پور میں ریسرچ اسکالر ہیں۔

سیاحت کسی بھی معیشت میں نمو کا ایک اہم عنصر ہوتا ہے جس کی وجہ سے متعدد ممالک کی قومی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے۔اس کے باوجود تنقید کاروں کی نظر میں سیاحت کی ترقی خود اس کے لئے مضرت رساں ہے اور طویل مدت میں یہ ماحول کی تباہ کاری کا باعث بن سکتی ہے۔ سیاحوں کی بڑھتی تعداد اکثر لائف کوالٹی اور ماحول کے لیے خطرہ ثابت ہوتی ہے۔ سیاحت کی صنعت تیزی سے ترقی کے ساتھ ماحولیاتی مسائل میں اضافہ ہوتا ہے مثلاً گرین ہاؤس گیس کے اخراج میں اضافہ' صوتی آلودگی میں اضافہ' ہوائی کوالٹی میں ابتری' پانی کی آلودگی میں بڑھوتری اور ماحولیاتی زیاں' آبی ذخائر کی کمی اور کورل ریف کی بربادی وغیرہ جس سے قدرتی ماحول پراگندہ ہوتا جاتا ہے۔ان ہی حقائق کے پیش نظر قدرت کی تحفظ سے متعلق بین اقوامی یونین نے 1992 میں سیاحت کو محفوظ مقامات کے لئے دوسرا سب سے بڑا خطرہ گردانا ہے۔ سیاحت میں بڑھتے منفی رجحانات کی وجہ سے متعدد مصنفوں نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ سیاحت کی ترقی سوجھ بوجھ کے ساتھ پائیدار طریقے سے ہونی چاہئے۔

ریو۔20 (Rio-20) کی دستاویز Future wewant یعنی ''ہماری خواہش کا مستقبل'' میں سیاحت کی مضر اثرات سے بچنے کے لئے پائیدار سیاحت کے کردار پر زور دیا جاتا ہے۔اقوام متحدہ میں پائیدار سیاحت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔''سیاحت جو موجودہ اور مستقبل کے اقتصادی' سماجی اور ماحولیاتی اثرات کے پیش نظر زائرین' صنعت' ماحول اور میزبان فرقوں کے مفادات کا مکمل خیال رکھے''۔ پائیدار سیاحت کا سب سے اہم عنصر ہے کہ یہ آمدنی کے حصول کے طریقوں اور میزبانوں کی سماجی خدمات کے توسط سے یہ طویل مدتی اقتصادی اہداف' سماجی و معاشی مفادات کی منصفانہ اور مساوی تقسیم کو یقینی بناتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کا دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ایک قدرتی وسائل کا تحفظ اور دوسرا مفلسی کا مداوا۔

ماحولیاتی سیاحت پائیدار سیاحت کی ایک شکل ہے اور اس کی پہلی باقاعدہ تعریف ہیکٹر سبلاس لسکورین (Hector Ceblles-Laskoran) نے 1980 کے اوائل میں اس طرح کی ہے کہ ''ماحولیاتی سیاحت سے مراد ان قدرتی علاقوں کا ذمہ دارانہ سفر یا زیارت ہے جن میں قدرتی ماحول کے اعتبار سے زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کی گئی ہو اور جس کا مقصد قدرت کا تحفظ اور

اس سے لطف اندوز ہونا ہو۔ اس سے زائرین اور مسافروں کے دوروں کے کم از کم منفی اثرات مرتب ہوں اور علاقائی لوگوں کے سماجی اور معاشی مفادات کو مثبت طور پر فعال بنا سکے۔ قدرت کے تحفظ سے متعلق بین اقوامی یونین (اب عالمی تحفظ یونین) نے اکتوبر 1996 میں مونٹریال میں منعقد پہلی عالمی تحفظ کانگریس (ورلڈ کنزرویشن کانگریس) میں اس تعریف کو سرکاری طور پر قبول کر لیا ہے۔

آج کے دور میں ماحولیاتی سیاحت سب سے تیز ترقی کرنے والے بازاروں میں سے ایک ہے جو دنیا کی سب سے بڑی صنعت مانی جاتی ہے۔ اسٹار مراسمتھ (Stormor Smith) کے مطالعہ (2004) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماحولیاتی سیاحوں کی تعداد میں روایتی سیاحوں کی تعداد کی بہ نسبت تین گنا زیادہ ہو رہا ہے۔ اس مطالعہ میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ 2024 تک دنیا کی کا تعطیلاتی بازار (Holiday Market) پر ماحولیاتی سیاحت کا قبضہ ہو جائے گا۔ بازار کے اس حصہ میں نمو کی وجہ سے صارفین کا بدلتا رجحان ہے۔ سیاح ماحول کے تئیں زیادہ حساس اور سبزہ کی طرف زیادہ مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر 2012 میں بلیو اور گرین ٹومارو کے ذریعہ کرائی گئی رائے شماری میں 47 فی صد افراد نے بتایا کہ وہ 2013 میں چھٹیاں گذارنے کے لئے مقامات کا انتخاب کرتے وقت اخلاقی اقدار اور ماحولیاتی معیار کو ملحوظ خاطر رکھیں گے۔ ہندوستان میں 2008-09 سے 2012-13 کے درمیان بھیتر کینکا نیشنل پارک کا دورہ کرنے والے سیاحوں کی تعداد 37080 سے بڑھ کر 46917 ہو گئی (معلوماتی کتابچہ، نیگرو فاریسٹ ڈویژن (42) راج نگر کیندر پاڑا' اڑیسہ)۔ بین اقوامی سیاحوں کی آمد میں 65 فی صد کی سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس میں سے ماحولیاتی سیاحت کی اضافہ کی شرح 5 فی صد ہے جس سے سب سے تیز نمو والے بازار کی نمائندگی ہوتی ہے۔ (Das-2011)

ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک کے لئے اقتصادی نمو اور تحفظ کے لحاظ سے ماحولیاتی سیاحت ایک بہترین صنعت کا درجہ رکھتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں اکثر قدرتی وسائل سے مالا مال ہوتے ہیں۔ زائرین کی تعداد میں غیر متوقع اضافہ ہو رہا ہے۔ عام نوعیت کی سیاحت کے منفی اثرات کو کم کرنے اور تحفظ کو مستحکم کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں میز بانوں کے لئے روزگار کے مواقع جٹانے اور آمدنی اور تعلیم میں اضافہ کے تئیں مثبت اثرات کے باعث شرح ترقی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں ماحولیاتی سیاحت

ہندوستان کو قدرتی خوب صورتی کا خطہ اراضی تصور کیا جاتا ہے۔ میکس مولر نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ ''اگر ہم معلوم کرنا چاہیں کہ دنیا میں وہ کون سا ملک ہے جو دولت' پاور اور خوب صورتی کے لحاظ سے قدرتی طور پر سب سے زیادہ مالدار ہے اور جس کو ہم زمین پر جنت سے تعبیر کر سکتے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہندوستان ہے''۔

حکومت ہند کی وزارت سیاحت کی 1998 کی اقتصادی پالیسی اور رہنما خطوط کی بنیاد پر وزارت ماحولیات و جنگلات نے 2011 میں ریاستی حکومتوں سے مدت کے محفوظ مقامات کی سیاحت کے لئے ماحولیاتی سیاحت سے متعلق پالیسیاں وضع کرنے کے لئے کہا۔ اس کے علاوہ حکومت ہند کے بارہویں پنج سالہ منصوبے میں سیاحتی سرگرمیوں کے منافع کو زیادہ سے زیادہ غریب لوگوں تک پہنچانے کی بات کہی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ سیاحت کی مد سے حاصل ہونے والی آمدنی کو محفوظ مقامات کے انتظامات کے لئے استعمال کیا جائے آج کے دور میں ہندوستان میں مختلف جغرافیائی خطوں میں 661 محفوظ علاقے ہیں جن میں 100 نیشنل پارک' (514 وائلڈ لائف سینکچوریز' 431 کنزرویشن ریزرو اور چار کمیونٹی ریزروز ہیں۔ یہ علاقہ ملک کے تقریباً پانچ فی صد جغرافیائی علاقہ پر محیط ہے۔

ہندوستان میں ماحولیاتی سیاحت پالیسیوں نے

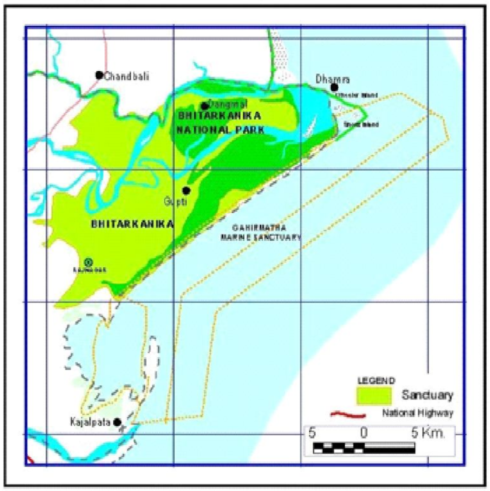

تصویر: 1. بھیتر کنیکا نیشنل پارک اور
بھیتر کنیکا وائلڈ لائف سینکچوری

روزمرہ کی زندگی اور تحفظ کے مابین ربط فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ علاقائی لوگوں کو قدرتی وسائل کے بیجا استعمال سے باز رکھنے کے لئے ان کو متبادل فراہم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ ان کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کئے جارہے ہیں۔ متعلقہ افراد کے طور پر ان کو حصہ داری عطا کی جارہی ہے۔ اسی لئے وہ اپنے قدرتی وسائل پر فخر کرتے ہیں اور ران کے تحفظ میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ پیریار ٹائیگر ریزرو کیرالہ اس کی شاندار مثال ہے۔ یہاں ماحولیاتی سیاحت کے آغاز کے بعد سے متعدد ماحول ترقی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ میزبان علاقے کے لوگوں کو زندگی گزارنے کے مختلف متنوع اور منافع بخش متبادل طریقے فراہم کرائے گئے ہیں جن میں رافٹنگ، ٹریکنگ، گھوڑسواری، نیچر کیمپ وغیرہ شامل ہیں۔ اس پروجیکٹ سے اب تک 5540 خاندانوں کی 40,000 افراد مستفید ہوچکے ہیں۔ اس متبادل طرز زندگی کی بدولت غیر قانونی شکاری اور اسمگلر بھی جنگلوں کے محافظ بن گئے ہیں۔ مغربی بنگال کے سندر بن ٹائیگر ریزرو میں بھی ماحولیاتی سیاحت کی بدولت شراکت داروں کو خاطر خواہ آمدنی ہورہی ہے۔ گوہا اور گھوش کے مطالعہ (2007) میں انکشاف کیا گیا ہے کہ سیاحت میں شریک لوگ دیہات کے دیگر باشندوں کے مقابلے کھانے پینے کی اشیا پر 19 فی صد اور غیر خوردنی اشیاء پر 38 فی صد زیادہ رقم خرچ کرتے ہیں۔ سیاحت سے منسلک افراد کے خرچ کرنے کی استطاعت میں اس اضافہ سے مختلف پیداواری نظاموں کو بھی ترغیب ملتی ہے

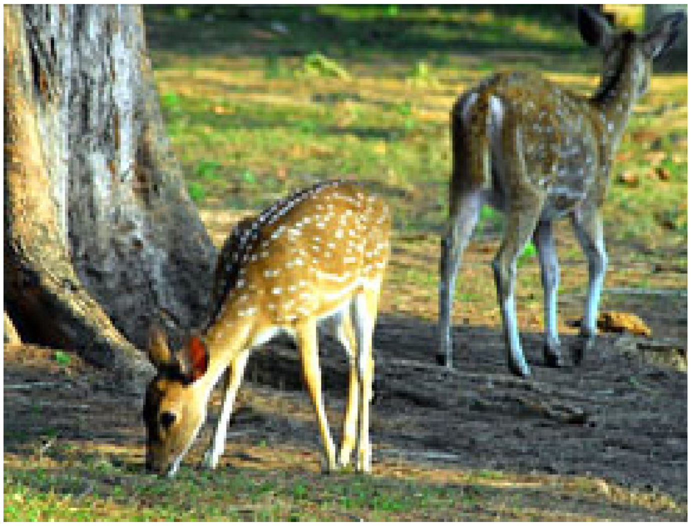

اور مجموعی طور پر علاقہ کی ترقی ہوتی ہے۔

ماحولیاتی سیاحت کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کے طرز زندگی میں بہتری آتی ہے اور ان کے سماجی و سیاسی اختیارات مضبوط ہوتے ہیں نیز ان کی ثقافت اور ان کے انسانی حقوق مستحکم ہوتے ہیں۔ بلاواسطہ رعایتیں مثلاً بہتر بنیادی ڈھانچہ، صحت سے متعلق سہولیات، بیداری اور تعلیم کی وجہ سے جو سیاحت کی ترقی کی مرہون منت ہیں، لوگوں میں تحفظ کے تئیں مثبت رویہ پیدا کرتے ہیں۔ سندر بن پروجیکٹ میں ماحولیاتی سیاحت سے حاصل ہونے والی اضافی آمدنی کو بچوں کی تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے۔ عظیم ہمالیہ نیشنل پارک ہندوستان میں ماحولیاتی سیاحت کی دوسری شاندار مثال ہے۔ محفوظ علاقہ انتظامیہ نے ماحولیاتی ترقی کمیٹیوں کی تشکیل صرف تحفظ کے عمل کے لئے ہی ہوتی ہے بلکہ تحفظ کی خاطر غریبی دور کرنے، خواتین کو زیادہ اختیارات تفویض کرنے، دور دراز دیہاتوں تک ترقی کی روشنی پہنچانے اور زندگی گزارنے کے طریقوں کو تحفظ سے مربوط کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ غریب خاندانوں کی خواتین کو جو روزمرہ کی زندگی کے لئے قدرتی وسائل پر انحصار کرتی ہیں، خواتین کے لئے سیونگ اور کریڈٹ گروپ بنانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہ گروپ مختلف آمدنی حاصل کرنے والی سرگرمیوں سے حاصل رقم سے خود اپنا بزنس کررہے ہیں۔ پہاڑی سماج کے بہت سے کمزور طبقے کو اختیارات کی تفویض سے جو علاقائی سطح کی مضبوط ادارہ جاتی اور طرز زندگی کے طریقے پر مبنی ہے، چھوٹی منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی کے عمل میں شرکت کو فروغ حاصل ہوا اور جنگل پر انحصار پر کمی آئی ہے۔ اس سے معاشی اور سماجی اختیارات میں فروغ کے ذریعہ جو ماحولیاتی پائیداری کے لئے پہلی شرط ہے، ماحولیاتی تحفظ کو استحکام حاصل ہوا ہے۔ (مشرا بڈولا و بھاردواج 2009)۔

کامیاب تحفظ پالیسی کے معینہ ضوابط کی عدم عمل آوری کی وجہ سے متعدد ماحولیاتی پروجیکٹوں کو سخت تنقید کا سامنا ہے۔ بسا اوقات میزبانوں کی زندگی گذارنے اور تحفظ کے مابین مضبوط روابط کے پیش نظر ماحولیاتی مقاصد زیادہ مستحکم ہوجاتے ہیں۔ متعدد معاملات میں سخت طریقہ کار اپنا کر علاقائی لوگوں کو معلومات سے دور رکھا جاتا ہے۔ اس سے محفوظ علاقہ اور علاقائی لوگوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہوجاتا ہے۔ مثال کے طور پر راجستھان میں کلاڈیو نیشنل پارک میں ماحولیاتی سیاحت کی وجہ سے چند جاٹ مردوں کو روزگار مل گیا۔ اس لئے برادری کی اکثریت تحفظ کی حمایت نہیں کرتی۔ نیشنل پارکوں کی تعمیر کے لئے زمین سے لوگوں کا لازمی اخراج، محفوظ علاقوں تک رسد میں کمی، غیر محفوظ آراضی، جنگلی جانوروں کے ذریعے فصلوں اور مویشیوں کا نقصان ہونے کی وجہ سے صورت حال مزید ابتر ہوجاتی ہے (داس

ٹیبل نمبر:1

سال	سیاحوں کی تعداد			حاصل شدہ رقم (روپے میں)
	ہندوستانی	بیرونی	کل تعداد	
2008-09	36,792	288	37,080	12,63,479
2009-10	45,178	249	45,427	11,19,696
2010-11	48,972	300	49,272	15,86,383
2011-12	39,295	275	39,570	13,86,868
2012-13	46,714	203	46,917	15,48,989

وسیلہ: مینگر وفاریسٹ ڈویژن (ڈبلیو ایل) راج نگر کیندرپاڑا، اڑیسہ۔

وچڑ جی 2015)۔ ہمالیہ میں عالمی وراثتی مقام نندا دیوی بایواسفیئر ریزرو (مادھوری، نوٹیال، راؤ و سکسینہ 2001) نے فی خاندان سالانہ اوسط نقصان کا اندازہ 1285 روپے۔ 1195/ روپے اور 154 روپے بالترتیب فصلوں، پھل دار درختوں اور شہد کی مکھیوں کے چھتوں کو پہنچنے والے نقصان کا لگایا تھا۔ اس کے علاوہ جنگلی ادویاتی پودوں کی فروخت پر لگی پابندی کے باعث 1587 روپے اور نہایت محفوظ علاقوں میں سیاحت پر لگی پابندی کے باعث 7904 روپے کی آمدنی کے نقصان کی بات بتائی گئی ہے۔ اگرچہ ریزرو اتھارٹی جنگلی جانوروں کے ذریعے مارے گئے مویشیوں کے لئے معاوضہ ادا کرتی ہے لیکن یہ رقم علاقہ کے لوگوں کے مطابق مارکیٹ میں قیمت کا محض 5 فی صد ہی ہوتی ہے۔ لوگ ریزرو انتظامیہ کی طرف سے جنگل لگانے کے عوض دی جانے والی اجرت، مویشیوں کی اتلاف، شمسی توانائی کے طریقوں کے استعمال، اون اور کپڑا بننے کے طریقوں کے لئے جزوی معاوضہ کی فراہمی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ سب چیزیں علاقائی لوگوں کے ذہن میں تحفظ کے تئیں معاندانہ رویہ اختیار کرنے کی وجہ بنتی ہیں۔

ہندوستان، اڑیسہ میں بھیتر کینکا وائلڈ لائف سینکچوری ایک مثال

کھارے پانی کے مگرمچھ کے لئے مشہور بھیتر کینکا وائلڈ لائف سینکچوری (بی کے ڈبلیو ایس) مشرقی ہندوستان میں اڑیسہ کے کیندر پاڑا ضلع میں واقع ہے۔ اس پارک کا ذکر گنیز ورلڈ ریکارڈ میں بھی ہے۔ اس کا اندراج 2005 میں 23 منٹ لمبے کھارے پانی کے مگرمچھ کے لئے کیا گیا تھا جو دنیا کا سب سے بڑا مگرمچھ پارک مانا جاتا ہے۔ یہ نیشنل پارک (بھیتر کینکا نیشنل پارک) ستمبر 1998 میں بنایا گیا تھا جو 1975 میں بنائی

گئی بھیتر کینکا وائلڈ لائف سینکچوری کے اندرونی حصہ پر مشتمل ہے۔ یہ سینکچوری ہندوستان میں دوسرا سب سے بڑا مینگرو ہے۔ یہ پارک بھیتر کینکا مینگرو جو دریائے برہمنی، بیتر انی اور دھرم کے درمیان پھیلے 672 کلومیٹر علاقہ پر محیط ہے۔

بی کے ڈبلیو ایس کے بارے میں اعداد و شمار بنیادی سروے اور ثانوی ذرائع مثلاً مینگرو فاریسٹ ڈویژن (ڈبلیو ایل)، راج نگر کیندر پاڑا اڑیسہ بھونیشور اڑیسہ میں واقع پرنسپل چیف کینزرویز آف فاریسٹ کے دفتر سے حاصل کئے گئے ہیں۔ فروری 2014 اور جولائی 2014 کے درمیان ماحولیاتی سیاحت کے شراکت داروں سے معلومات حاصل کرنے کے لئے بی کے این ایس میں ایک مطالعہ کیا گیا ہے۔

مینگرو فاریسٹ ڈویژن راج نگر، کیندر پاڑا، اڑیسہ کے معلوماتی کتابچہ کے مطابق پارک میں خوبصورت قدرتی مناظر کے باعث پارک میں رکھنے والے سیاحوں کی تعداد میں حال ہی میں اضافہ ہوا ہے۔ سیاحوں کی سالانہ آمد اور ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کو مذکورہ ذیل ٹیبل میں دکھایا گیا ہے۔

سیاحوں کی آمد میں اضافہ کی وجہ سے علاقائی لوگوں کے لئے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوئے۔ علاقائی لوگوں کو ماحولیاتی سیاحت میں شریک کرنے کے لئے ان کو روزگار کے مواقع کی شکل میں ترغیبات دی گئیں تا کہ قدرتی وسائل پر ان کے انحصار کو کم کیا جا سکے اور ماحولیاتی سیاحت کا مثبت اثر تحفظ پر مرتب ہو سکے۔ محکمہ جنگلات کی مدد سے گاؤں والوں نے متعدد ماحولیاتی ترقی کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔ علاقائی لوگوں، محکمہ جنگلات کی ارکان اور چند تحفظ سے جڑے لوگوں کے اتحاد سے حال ہی میں بھیتر کینکا ماحولیاتی سیاحت اور ماحولیاتی ترقی سوسائٹی (بی ای ای ایس) تشکیل دی گئی ہے۔ یہ سوسائٹی غیر مہارت یافتہ افراد کو تربیت دیتی ہے تا کہ ان کو ماحولیاتی سیاحت سے جڑی مختلف سرگرمیوں میں شامل کیا جا سکے۔ پارک کے اندر اور باہر دستیاب ان سرگرمیوں کی نوعیت مذکورہ ذیل ٹیبل میں ظاہر کی گئی ہے:

علاقائی لوگوں کے مطابق ماحولیاتی سیاحت کے آغاز کے بعد ہونے والی ترقی میں سب سے اہم نقل و حمل کے نظام کی ترقی ہے۔ پردھان منتری گرامین سڑک یوجنا

ٹیبل 2: ماحولیاتی سیاحت کے شراکت داروں کے لئے کام کے مواقع

اندرون پارک	بیرون پارک
☆ اندرون پارک دستیاب روزگار کے مواقع سے حاصل اجرت (پٹرولنگ عملہ، پلانٹیشن ورکس، گیٹ کیپر اور کشتی بان وغیرہ)	خود کا کاروبار مثلاً لاج، ریستوراں، ٹرانسپورٹ
☆ ماحولیاتی سیاحت سے ملک کا کاروبار (سونیئر کی دوکان، کینٹین، ایکو لاجز)	لاج، ریستوراں، ٹرانسپورٹ میں دستیاب روزگار سے حاصل اجرت
☆ پیشہ ور افراد مثلاً ایکو گائڈ	نرسری کی ترقی سے متعلق سرگرمیوں سے حاصل اجرت
☆ پارک سے متعلق تعمیراتی و دیگر ترقیاتی کاموں میں مصروف عارضی عملہ	پارکنگ فیس سے حاصل ہونے والی اجرت

وسیلہ: بنیادی سروے

کے تحت راج نگر سے نیشنل پارک تک پکی سڑک تعمیر ہوگئی ہے۔ بنیادی ڈھانچے میں اس بہتری کی وجہ سے زائرین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور اس وجہ سے علاقائی لوگ اب اپنے قدرتی وسائل پر زیادہ فخر کرنے لگے ہیں۔ سیاحوں کے ساتھ رابطہ کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کے ذہن اور رویہ میں وسعت پیدا ہوئی ہے۔ گاؤں کی خواتین بھی اب گھر کی چہار دیواری سے باہر نکلنے لگی ہیں۔ انہوں نے متعدد سیلف ہیلپ گروپ تشکیل دیئے ہیں۔ اگرچہ یہ گروپ ابھی چھوٹے اور بہت چھوٹے کاروبار کرنے میں زیادہ فعال اور کارگر ہیں۔ ان گروپوں میں آپس میں مضبوط ربط و ضبط ہے۔ صحت اور تعلیم کے معاملے میں بھی قدرے بہتری آتی ہے۔ بہتر نقل و حمل کی سہولتوں کے باعث سو سرکاری ایمبولینس تیزی سے ضرورتمند کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ گاؤں کے بچے اب برسات کے دنوں میں بھی اسکول جاسکتے ہیں کیوں کہ اب کچی سڑکوں سے نجات مل چکی ہے۔ البتہ نیشنل پارک سے دور گاؤں میں صورت حال میں ابھی بھی بہتری کی ضرورت ہے۔

سماجی، معاشی اور ثقافتی مفادات کے ساتھ بی کے ڈبلیو ایس میں ایندھن کے لئے لکڑی، مینگر و پتیوں کے استعمال اور شہد وغیرہ اکٹھا کرنے میں بھی کمی آئی ہے۔ جنگلی جانوروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ پوروسس مگرمچھوں جن کا وجود خطرے میں ہے، کی تعداد بھی 2002-03 میں 1308 سے بڑھ کر 2009-10 میں 1610 ہوگئی ہے۔ یہ بات وائلڈ لائف جانور شماری میں بتائی گئی ہے۔ علاقہ کے لوگوں کے مطابق اب چیتل، جنگلی جانور وغیرہ باقاعدہ نظر آنے لگے ہیں جو دس سال پہلے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ایندھن کے لئے لکڑی کی کٹائی پر پابندی کے باعث جنگل اب زیادہ علاقہ میں پھیل گیا ہے۔ علاقے کے بیشتر لوگوں میں ماحولیاتی سیاحت کے تئیں بتدریج نظریہ پیدا ہوگیا ہے۔

اگرچہ ماحولیاتی سیاحت سے علاقائی لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ضرور ہوا ہے لیکن شراکت داروں کے ساتھ تفصیلی بات چیت سے معلوم ہوا ہے کہ بی کے ڈبلیو ایس میں ماحولیاتی سیاحت میں زیادہ تر شراکت دار اجرت دار مزدور ہیں۔ اس کے بعد دوسری کیٹگری کشتی سے منسلک تجارت کی ہے جب کہ ریستوراں اور ٹفن کا نمبر تیسرا ہے۔ سینکچوری میں اندر کچھ ہوٹل ضرور ہیں۔ لیکن ان کے مالک بی کے ڈبلیو ایس کے باشندے نہیں ہیں۔ سیاحوں کے مصروف ترین وقت میں مٹھی بھر ایکو گائڈ بھی مصروف کار رہتے ہیں۔ ماحولیاتی سیاحت میں اجرت دار مزدوروں کی بڑی تعداد کی وجہ سے ماحولیاتی سیاحت میں مردوں کے مقابلے خواتین کی شرکت اور بھی کم ہے۔ زیادہ تر خواتین پارک میں معاہدے کے تحت کام کرنے والی اجرت دار مزدور ہیں۔ ماحولیاتی سیاحت کے شراکت داروں کے مابین بھی آمدنی میں بڑا فرق ہے۔ سب سے زیادہ منافع ٹور آپریٹر لیتے ہیں جن کے بعد ہوٹل مالکان ریستوراں مالکان اور کشتی بانوں کا نمبر آتا ہے۔ پارک میں کام کرنے والے اجرتی مزدور زیادہ تر معاہدے پر کام کرتے ہیں جن کو اجرت بازار میں مستعمل شرح سے کم ملتی ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اجرت کم ہونے کی وجہ سے ان کے معیار زندگی میں خاطر خواہ بہتری نہیں آئی ہے۔ اسی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو قدرتی وسائل جیسے ایندھن کے لئے لکڑی، شہد، مویشیوں کے لئے چارہ اور دریاؤں سے مچھلی نکالنے پر منحصر ہونا پڑتا ہے۔ یہ لوگ دریاؤں کے ساحل پر جھینگے بھی پالتے ہیں جس کے لئے دریاؤں سے پانی لے لیتے ہیں۔ البتہ ماحولیاتی سیاحت میں شراکت داری کو فوقیت دی جاتی ہے کیوں کہ اس سے مستحکم آمدنی کی توقع ہوتی ہے اور گھر والوں کے ساتھ رہنے کا موقع بھی رہتا ہے۔ سب سے زیادہ خسارے میں ایکو گائڈ ہیں جن کا انتظام ناقص ہے اور بعض معاملوں میں کشتی مالکان کی مونوپولی چلتی ہے۔ بات چیت کے دوران کئی معاملے ایسے بھی سامنے آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ایکو گائڈز میں اہلیت کا فقدان ہے۔ اس وجہ سے سیاح ان پر زیادہ رقم خرچ کرنا گوارا نہیں کرتے۔ سب سے اہم مسئلہ ہے کہ سیاحت محض چار ماہ کا کھیل ہے جو اکتوبر سے فروری تک رہتا ہے۔ علاقائی لوگ اس سے خاطر خواہ اور سلسلہ وار کمائی نہیں کرسکتے۔ بی کے ڈبلیو ایس میں ماحولیاتی سیاحت کا بلاواسطہ اثر کم ہوتا ہے جس کی دو وجہیں ہیں (1) علاقائی کاروباریوں کی عدم دستیابی (2) اشیاء اور خدمات کی درآمد۔

جنگلی جانوروں کے ذریعے مویشیوں اور فصلوں کا اتلاف ایندھن ڈپوؤں کی کمی کچھ ایسے مسائل ہیں جن سے ماحولیاتی سیاحت کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو جوجھنا پڑتا ہے۔ بسا اوقات طریقہ کار کی پیچیدگی کی وجہ سے معاوضہ بھی نہیں مل پاتا۔ گاؤں والوں کے بیان کے مطابق ''سرکار کو انسانی زندگیوں سے زیادہ جانوروں کی فکر ہے''۔ تعلیم یافتہ انسانی وسائل کی کمی اور کبھی کبھی محکمہ جنگلات کی بابوگیری کی وجہ سے کمیونٹی کی شراکت میں ایک حد قائم ہوگئی ہے۔

ان حالات کے پیش نظر بی کے ڈبلیو ایس میں ماحولیاتی سیاحت کی کامیابی کے لئے تین اہم تعلق داروں (1) وسائل (2) کمیونٹی (3) سیاح کے بہتر انتظام کی اشد ضرورت ہے۔ علاقائی لوگوں اور سیاحوں میں بیداری کی زیادہ مہمات کا اہتمام کیا جاتا ہے جس سے تحفظ میں بھی مدد ملے گی۔ بیداری کے ذریعے علاقہ کے لوگوں میں ایسی پالیسیوں میں دلچسپی پیدا ہوگی اور وہ خود کو ایک شراکت دار تصور کریں گے۔ سیاحوں کو تحفظ کے بارے میں معلومات کی فراہمی سے ان پالیسیوں کو تقویت ملے گی۔ ایک مرتبہ علاقہ کے لوگوں کو اپنے قدرتی وسائل کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوگیا تو ان کے تحفظ میں مکمل تعاون کریں گے۔ سخت موقف اختیار کرنے کے بجائے علاقائی لوگوں کے ذہن میں تحفظ کے تئیں مثبت رویہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ سرکار کو ادارہ جاتی ناکامیوں اور بدعنوانیوں سے بچنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ اس کو اقتصادی، سماجی اور ماحولیاتی سطح پر معقول نگرانی، اقدار کے تعین اور مقامات کے بہتر انتظامات کے ذریعے مثبت اقدامات کرنے چاہئیں جن کا تحفظ تقویت کے لئے ضروری ہے۔ ہمیں بھیتر کینکا وائلڈ لائف سینکچوری میں ماحولیاتی سیاحت کے ایسے پروجیکٹ کا انتظار ہے جو علاقائی لوگوں کی مجموعی ترقی کا ضامن ہو۔

اختتام: عمل آوری میں مختلف خامیوں کے باوجود ماحولیاتی سیاحت سے کافی امیدیں وابستہ ہیں۔ جس دن قدرتی وسائل کا تحفظ اور انسانی بہبود میں بہتری کے مابین روابط مضبوط ہوگئے، ماحولیاتی سیاحت کی ہماری پالیسی یقیناً کامیاب ہوگی۔ ہمیں پالیسیوں کی خامیوں کا مداوا کرنے کی ضرورت ہے جو علاقائی لوگوں کی موثر شراکت اور تحفظ کے تئیں بیداری کا جذبہ پیدا کرنے، علاقائی لوگوں اور سیاحوں کو تعلیم یافتہ بنانے وغیرہ سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ علاقائی لوگوں اور قدرتی وسائل دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

☆☆☆

ارچنا کماری اور دیویانشو کمار

ہندوستان میں

تعلیمی سیاحت: ماضی، حال اور مستقبل

اگر ہم اپنے تعلیمی نظام کی ان خامیوں کو دور کردیں اور غیر ملکی طلبہ کو راغب کرنے کے لئے تمام سہولتیں فراہم کریں تو یقینی ہے کہ ہندوستان تعلیمی سیاحت کے لئے سب سے پسندیدہ مقام کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

ہندوستان زمانہ ٔقدیم سے ہی بیشتر جنوب ایشیائی ملکوں کے لئے تعلیم کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔ تکشلا یونیورسٹی، نالندہ یونیورسٹی اور وکرم شیلا یونیورسٹی علم کا گہوارہ تھیں اور یہاں نہ صرف ملک بھر سے طلبہ تعلیم حاصل کرنے آتے تھے بلکہ غیر ملکی سیاح بھی یہاں آ کر اپنی علم کی پیاس بجھاتے تھے۔ تعلیمی سیاحت کے ایسے عظیم مراکز اور اتنے شاندار ماضی کے باوجود ہندوستان آج خود کو ایک اہم تعلیمی مرکز کے طور پر پیش کرنے کی جدوجہد کررہا ہے۔ تاہم ہندوستان میں سیاحت اور تعلیم دونوں ہی شعبوں میں شاندار ترقی کے مدنظر، ہندوستان کا دنیا کے لئے عمومی اور پڑوسی ملکوں کے لئے خصوصی طور پر ایک قابل تقلید مرکز کے طور پر ابھر کر سامنے آنے کے ٹھوس امکانات موجود ہیں۔

اس موضوع پر مزید آگے بڑھنے سے قبل ہمیں پہلے یہ جان لینا چاہئے کہ تعلیمی سیاحت ہے کیا؟ تعلیمی سیاحت (Education Tourism) یا ایڈوٹورزم سے مراد کوئی ''ایسا پروگرام ہے جس میں شرکاء ایک گروپ کی شکل میں کسی مقام کا سفر کرتے ہیں اور اس کا بنیادی مقصد اس مقام سے متعلق معلومات کا براہ راست تجربہ حاصل کرنا ہوتا ہے'' (بوجر 1998 صفحہ 28)۔ تعلیم کے حصول کے لئے سفر کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے اور بعض عظیم مفکرین کے مطابق ٹورزم مارکیٹ میں اس کی مقبولیت میں مزید اضافہ کی توقع ہے (گبسن 1998، ہولڈناک اور ہولانڈ 1996)۔ ہندوستان نے بھی گھریلو اور عالمی دونوں ہی اعتبار سے تعلیم کے سیکٹر میں اپنی حصہ داری کو تسلیم کیا ہے اور خود کو دنیا بھر کے طلبہ کے لئے ایک پرکشش مقام کے طور پر پیش کرنے کے مواقع تلاش کررہا ہے۔ اس ضمن میں ہندوستان کے حق میں درج ذیل عناصر ہو سکے ہیں:

☆ ہندوستان دنیا کے تیز رفتار ترقی کرنے والی معیشت میں سے ایک ہے۔ ☆ یہ ایک اہم سیاحتی مقام کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ☆ دنیا کے متعدد ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے یہاں قیام سستا ہے۔ ☆ ہندوستان میں ایسے بہت سارے اچھے تعلیمی ادارے ہیں جہاں تمام طرح کے وسائل اور سہولیات موجود ہیں۔ ☆ یہ ترقی یافتہ ملکوں کو ہنرمند افرادی قوت فراہم کرنے والے بڑے ملکوں میں سے ایک ہے۔

ہندوستان میں تعلیمی سیاحت کے لئے دیگر تمام موافق عناصر پر مزید گفتگو کرنے سے قبل آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کون سے عناصر ہیں جن کی وجہ سے ماضی میں ہندوستان ایک پسندیدہ تعلیمی مرکز رہا تھا۔

شاندار ماضی: قدیم ہندوستان میں عظیم تکشلا یونیورسٹی اور نالندہ یونیورسٹی کے علاوہ بھی کئی دیگر یونیورسٹیاں موجود تھیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام ہیں: بہار میں اودنت پوری (سرکار 1040-550)، بنگلہ دیش میں سوماپورا، بنگال میں جگد دالا' آندھرا پردیش میں ناگارجن کنڈا، بہار میں وکرم شیلا (سرکار 1040-800)، موجودہ کشمیر میں شاردا پیٹھ، گجرات میں ولابھی (میترک عہد سے عربوں کی آمد تک)، اترپردیش میں وارانسی (آٹھویں صدی سے دور حاضر

مصنفین بالترتیب مرکزی یونیورسٹی جموں میں اسسٹنٹ پروفیسر اور آئی آئی ایم سی میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

تک)، تمل ناڈو میں کانچی پورم، کرناٹک میں مانیا کھیتا، اڑیسہ میں پشپا گری اور اڑیسہ میں ہی رتنا گری، سری لنکا میں سنیترا دیوی پری وینا مرکز برائے بودھ تعلیمات، جو 1415 عیسوی میں قائم کیا گیا۔

تاہم ان یونیورسٹیوں میں سب سے زیادہ مقبول اور باوقار تکشلا یونیورسٹی (5ق م تا 5 عیسوی) اور نالندہ یونیورسٹی (427 تا 1197) تھی۔ تکشلا یونیورسٹی ہندوستان کی تین عظیم شخصیات چانکیہ، چندر گپت اور چرک کے لئے مشہور ہے۔ معیشت اور سیاست کی شہرہ آفاق کتاب ارتھ شاستر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے چانکیہ نے لکھی ہے۔ ہندوستان کے عظیم بادشاہ چندر گپت موریہ نے بھی یہاں تعلیم حاصل کی تھی جب کہ آیوروید کے ماہر چرک نے اپنی مشہور کتاب 'چرک سمہتا' تکشلا میں ہی لکھی۔ تکشلا یونیورسٹی میں بالعموم سولہ برس کی عمر میں کسی طالب علم کا داخلہ ہوتا تھا۔ اسے ویدوں کی تعلیم کے علاوہ اٹھارہ دیگر فنون کی بھی تربیت دی جاتی تھی۔ ان میں تیر اندازی، شکار کرنا، ہاتھیوں کو اپنے قابو میں کرنے کے علاوہ قانون، طب اور فوجی تربیت بھی شامل تھی۔ تکشلا صرف وید کی تعلیمات تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ بودھ روایات میں بھی یہ کافی اہمیت کی حامل تھی کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ بودھ ازم کے مہایانا مسلک کا وجود یہیں عمل میں آیا تھا۔

ایک ہی جگہ مختلف طرح کے علوم وفنون کی تعلیم دینے کی اس یونیورسٹی کی خوبی اس کی نمایاں خصوصیت تھی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر سے علم کے متلاشی یہاں کھنچے چلے آتے تھے۔ اس دور میں ہندوستان ایک ایسا ملک تھا جہاں پڑوسی بودھ ممالک کے لوگوں کے لئے یاترا اور بودھ مطالعات کے لئے آنا لازمی تھا۔ اس یونیورسٹی میں چونکہ مذہبی تعلیمات کے علاوہ دیگر مقبول فنون بھی سکھائے جاتے تھے، لہٰذا اس یونیورسٹی کی قدر ومنزلت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

نالندہ یونیورسٹی کا عروج بھی اسی انداز میں ہوا۔ مگدھ ایک خوشحال مملکت تھی، جہاں بادشاہ کی طرف سے علوم وفنون کی سرپرستی کی جاتی تھی۔ یہاں بودھ اور غیر بودھ دونوں ہی طرح کی تعلیم دی جاتی تھی جس کی وجہ سے یہ ایک جامع علوم کا مرکز بن گیا تھا۔ تاریخی ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک اقامتی یونیورسٹی تھی جہاں دو ہزار اساتذہ اور دس ہزار طلبہ رہا کرتے تھے۔

اس یونیورسٹی کے تعلیمی معیار اور یہاں ماہرین فن اساتذہ کی موجودگی کا ہی نتیجہ تھا کہ نالندہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے چین، کوریا، جاپان، تبت، منگولیا، ترکی، سری لنکا اور دیگر جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں کے طلبہ کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ان اسکالروں نے یہاں کے ماحول، طریقہ تعلیم، مخصوص تعمیر اور یونیورسٹی کے اندر منفرد طرز زندگی کا ذکر کیا ہے۔ چینی اسکالر زوان زانگ نے بالخصوص اس یونیورسٹی کے بارے میں بالتفصیل لکھا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔

ہندوستان میں قائم دنیا کی مشہور یونیورسٹیوں، جہاں ایک ایسے دور میں جب آمد ورفت کافی مشکل تھا، اس کے باوجود بڑی تعداد میں لوگ یہاں کھنچے چلے آتے تھے، کے بارے میں درج بالا حقائق کا تجزیہ کرنے سے جو اہم نکات ابھر کر سامنے آتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

☆ ایک کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی سماج ہونے کی وجہ سے ہندوستان ہمیشہ ہی مذہبی اور ثقافتی مطالعات کے لئے پرکشش مرکز رہا ہے۔

☆ مذہبی اور ثقافتی مطالعات کے علاوہ بیرونی ملکوں سے آنے والے طلبہ مقامی ہنر کو سیکھنے میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔

☆ ان یونیورسٹیوں کے قابل اساتذہ کے اندر معلومات کا جو خزانہ تھا اور تعلیم دینے کی جو صلاحیت تھی وہ ایک ایسی نمایاں خوبی تھی جس کے سبب ملک کے مختلف حصوں اور بیرون ملک سے علم کے متلاشی یہاں کھنچے چلے آتے تھے۔

☆ یہاں کا نہ صرف معیار تعلیم بلکہ ماحول، سیکھنے سکھانے کا منفرد نظام، فطرت کے ساتھ ہم آہنگی بھی گھریلو نیز بیرونی ملکوں کے تعلیمی سیاحوں کو اپنی طرف راغب کرتی تھی۔

☆ چونکہ یہ یونیورسٹیاں ہندوستان میں مختلف حکمرانوں کے دور میں ایک طویل مدت تک قائم رہیں اس لئے ان کی شہرت اور مہارت میں کئی گنا اضافہ ہوتا گیا۔

مبہم حال

سیاحت ہندوستان میں ایک بڑی صنعت کے طور پر ابھری ہے۔ ہندوستانی وزارت سیاحت کی سالانہ رپورٹ کے مطابق سال 13-2012 میں ملک کی جی ڈی پی میں سیاحت کا حصہ 6.88 فیصد تھا جب کہ روزگار میں اس کا حصہ 12.36 فیصد رہا۔ سال 1990 اور 2011 کے درمیان سیاحت سیکٹر کی جی ڈی پی میں 229 فیصد کا اضافہ ہوا اور اس دہائی کے دوران اس شعبہ میں سالانہ 7.7 فیصد کی شرح سے ترقی کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔ 2011 میں ورلڈ ٹریول اینڈ ٹورزم کاونسل نے 2011 اور 2021 کے درمیان سالانہ 8.8 فیصد کی شرح سے ترقی کی پیش گوئی کی تھی۔ اس تیز رفتار ترقی کرتی ہوئی سیاحت صنعت کی وجہ سے ہندوستان پانچویں مقام پر ہے۔

لیکن یہ سوال اپنی جگہ برقرار ہے کہ ہندوستان کی اس تیز رفتار ترقی کرتی ہوئی سیاحت میں تعلیمی سیاحت کس مقام پر ہے۔ اس سوال پر غور کرنے سے قبل ہم آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈیولپمنٹ (او سیڈ) کی تعلیم سے متعلق 2014 کی رپورٹ پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں۔

☆ دنیا بھر میں اندراج کرانے والے غیر ملکی طلبہ میں سے 53 فیصد کا تعلق ایشیا سے ہے۔ ان میں سب سے زیادہ غیر ملکی طلبہ کی تعداد چین، ہندوستان اور کوریا کی ہے۔

☆اپنے ملک سے باہر جاکر ٹرشیئری سطح کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یوروپ طلبہ کا سب سے پسندیدہ مقام ہے۔ یوروپ میں ایسے طلبہ کی تعداد 48 فیصد ہے، اس کے بعد امریکہ ہے جہاں ایسے 21 فیصد اور ایشیا جہاں 18 فیصد طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

☆گزشتہ تین دہائیوں کے دوران اپنے وطن سے باہر جاکر تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا ہے۔1975 میں یہ تعداد 0.8 ملین تھی جو 2012 میں بڑھ کر 4.5 ملین ہوگئی، اس طرح پانچ گنا سے بھی زیادہ اضافہ ہوا ہے۔

درج بالا حقائق سے یہ واضح ہے کہ ایشیا بحیثیت خطہ اور ہندوستان بحیثیت ملک، تعلیم کا مرکز کے بجائے تعلیمی سیاحتی مقام ہے۔ ان وجوہات کا تجزیہ کرنے پر کہ آخر طلبہ تعلیم یوروپ کو سب سے زیادہ ترجیح کیوں دیتے ہیں، یہ بات سامنے آئی ہے کہ: اس قابل ذکر توسیع کی وجہ ملکوں کے مابین اور بالخصوص یوروپی یونین کی حیثیت سے تعلیمی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی تعلقات کو فروغ دینے میں دلچسپی، ٹرشیئری ایجوکیشن کے عالمی رسائی میں خاطر خواہ اضافہ اور کم ٹرانسپورٹیشن لاگت ہے۔ اعلی ہنرمند افرادی قوت کے لیبر مارکیٹ کے بین الاقوامی ہوجانے کی وجہ سے بھی طلبہ اپنے اعلی تعلیم کے حصہ کے طور پر بین الاقوامی تجربات کو ایک اضافی فائدہ سمجھتے ہیں۔

تعلیم کے حصول کے لئے طلبہ کا دیگر ممالک کا سفر کرنے کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ بین علاقائی نقل مکانی کا رجحان بڑھا ہے۔ یوروپی ممالک اور مشرقی ایشیا اور اوشیانا کے ملکوں میں طلبہ کی دلچسپی کا سبب ایشیا بحرالکاہل ملکوں کے درمیان قریبی تعلقات اور یوروپی ممالک کے مابین مزید تعاون بھی ہے۔

بین الاقوامی طلبہ کا دوسرا سب سے بڑا تناسب ہندوستان سے (5.8 فی صد) آتا ہے۔ بیرونی ملکوں میں تعلیم حاصل کرنے والے ہندوستانی طلبہ کا تقریباً 45 فیصد امریکہ میں، 17 فیصد برطانیہ میں، 6 فیصد کناڈا میں اور 5 فیصد آسٹریلیا میں ہیں۔

تعلیمی سیاحت کے موجودہ منظرنامہ کے متعلق عالمی لحاظ سے بالعموم اور ہندوستان کے لحاظ سے بالخصوص درج بالا حقائق کا تجزیہ کرنے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

☆تعلیمی سیاحت کے موجودہ منظرنامہ میں 5.8 فیصد ہندوستانی اپنے ملک میں تعلیم حاصل کرنے کے بجائے بیرون ملک جانا پسند کرتے ہیں، جس سے گھریلو سیاحت متاثر ہوتی ہے۔

☆طلبہ عالمی حرکت پذیری کے مقابلے میں علاقائی حرکت پذیری کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

☆ملکوں کے مابین تعلیمی، ثقافتی، سماجی اور سیاسی تعلقات کو فروغ دینا ٹرانسپورٹیشن لاگت میں کمی نیز سہل ویزا پالیسیاں کسی بھی ملک میں تعلیمی سیاحت میں اضافہ کے لئے سب سے اہم عناصر ہیں۔

ان حقائق کی روشنی میں ہندوستان میں تعلیمی سیاحت کی تصویر مبہم دکھائی دیتی ہے، البتہ ہندوستان میں گھریلو سطح پر تعلیم میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ وزارت سیاحت کی 2015 کی سالانہ رپورٹ کے مطابق 2013 میں گھریلو سیاحوں کی تعداد 1145 ملین کے قریب تھی۔ جو 2012 کے مقابلے 9.59 فیصد زیادہ ہے۔ دیہی علاقوں اور چھوٹے شہروں کے لوگ اپنے بچوں کو بہتر تعلیمی سہولیات کے لئے بڑے شہروں میں بھیجتے ہیں۔ یہ بھی لوگوں کی مالی صلاحیت پر منحصر کرتا ہے۔ لیکن جب ہم ہندوستان میں تعلیمی سیاحت کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب تعلیمی مقاصد کے لئے ہندوستان کو ایک بڑے سیاحتی مقام کے طور پر فروغ دینے سے ہوتا ہے۔ ہندوستان میں وزارت سیاحت نے اپنی سالانہ رپورٹ 2015 میں اس سیکٹر کو سیاحت کے اہم شعبہ کی حیثیت تک نہیں دی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت ہند نے سیاحت کے اس مخصوص شعبہ میں ترقی کے امکانات کا ابھی تک پوری طرح سے جائزہ بھی نہیں لیا ہے۔

امید افزا مستقبل

گو کہ ہندوستان میں تعلیمی سیاحت کا موجودہ منظرنامہ مبہم ہے تاکہ اس کا مستقبل روشن ہے۔ عالمی رپورٹوں میں ایسے مختلف عنصر کا ذکر کیا گیا ہے جو تعلیمی سیاحت کے حق میں ہیں۔ یہ عنصر ہندوستان میں بھی موجود ہیں جس سے یہاں تعلیمی سیاحت کے پھلنے پھولنے کی امید کی کرن پھوٹتی ہے۔ وزارت سیاحت کی سال 2015 کی رپورٹ میں بھی کہا گیا ہے کہ ''دیگر تہذیبوں کے ساتھ ہندوستان کے روابط کی جھلک زبانوں، کھانے پینے، روایات، آرٹ اور دست کاری میں ثقافتی رنگارنگی کی صورت میں دکھائی دیتی ہے۔ حالانکہ حالیہ برسوں میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں شاندار اضافہ ہوا ہے اس کے باوجود ہندوستان میں سیاحت کے جتنے امکانات اور مواقع موجود ہیں ان سے خاطر خواہ استفادہ کیا جانا باقی ہے۔

ہندوستان میں تعلیمی سیاحت کیلئے وسائل کی بنیاد

ہندوستان میں سیاحت کے بے پناہ وسائل موجود ہیں جنہیں تعلیمی سیاحت کے لئے بنیاد کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان میں سے چند ایک ہیں...... ثقافتی یا تاریخی سیاحت، ماحولیاتی یا قدرتی سیاحت، دیہی سیاحت، طبی سیاحت وغیرہ۔ اس کے علاوہ یونیورسٹیوں میں اسٹوڈنٹس ایکسچینج اور فیکلٹی ایکس چنج کے ایسے

متعدد پروگرام بھی ہیں جو غیر ملکی طلبہ اور اساتذہ کو ہندوستان میں کچھ وقت گذارنے میں مدد کرتے ہیں۔ تعلیمی سیاحت کے لئے چند ایک موضوعات جنہیں استعمال کیا جاسکتا ہے، اس طرح ہیں: ثقافتی اور تاریخی موضوعات بشمول آرٹ اور دستکاری، آرکیٹیکچر، زبان، تاریخی مقامات، موسیقی، رقص وغیرہ۔ ماحولیاتی موضوعات میں 65000 اقسام کے نباتات اور حیوانات کا مطالعہ۔ ان میں 350 اقسام کے دودھ پلانے والے جانور، 408 رینگنے والے جانور، 1244 اقسام کے پرندے، 2546 اقسام کی مچھلیاں نیز 1500 اقسام کے پودے شامل ہیں۔ ہندوستان میں 80 نیشنل پارک اور 441 سینکچو ریز ہیں۔ ان میں سے چند ایک ایشیا میں سب سے بڑے جنگلاتی سینکچو ریز بھی ہیں۔ مذہبی موضوعات بھی ہوسکتے ہیں جن میں مندروں، روایات، عقائد وغیرہ کا مطالعہ شامل ہے۔

ہندوستان میں تعلیمی سیاحت کے لئے مارکیٹ

گو کہ اس وقت ہندوستان میں تعلیمی سیاحت کے لئے بڑا مارکیٹ نہیں ہے لیکن بعض عناصر ایسے ہیں جو ایک مارکیٹ کے وجود میں آنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ہندوستانی وزارت سیاحت کی سالانہ رپورٹ برائے 2015 اور اوسیڈ ایجوکیشن 2015 کی رپورٹ پر ایک نگاہ ڈالی جاسکتی ہے۔

☆ سال 2014 میں ہندوستان میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں 10.6 فیصد کا اضافہ ہوا جو عالمی سطح پر سیاحوں کی آمد میں اضافہ کی درمیانی شرح 4.7 کے مقابلے کافی زیادہ ہے۔

☆ بول چال کی زبان اور جس زبان میں ہدایت دی جاتی ہے بعض اوقات یہ طے کرتی ہے کہ طالب علم تعلیم کے لئے کس ملک کو پسند کرتا ہے۔ ایسے ممالک جہاں کی زبان بڑے پیمانے پر بولی اور سمجھی جاتی ہے، مثلاً انگریزی وہاں غیر ممالک سے طلبہ تعلیم کے حصول کے لئے جانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

☆ بین الاقوامی طلبہ کسی دوسرے ملک کو تعلیمی معیار کی بنیاد پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور اس کی رینکنگ کو بھی مدنظر رکھتے ہیں۔

☆ ٹیوشن فیس بھی کسی بھی ملک کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے پسند کرنے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ تاہم ٹیوشن فیس بین الاقوامی طلبہ کے لئے اس وقت راہ میں حائل نہیں ہوتی جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہاں تعلیم کا معیار بہت بلند ہے اور وہ اس پر جو سرمایہ کاری کررہے ہیں اس کا اچھا ریٹرن انہیں ملے گا۔

☆ حالیہ برسوں میں متعدد اوسیڈ ممالک نے بین الاقوامی طلبہ کے عارضی یا مستقل امیگریشن کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنی امیگریشن پالیسیوں کو سہل کیا ہے۔ (اوسیڈ 2008) اس کی وجہ سے یہ ممالک طلبہ کے لئے زیادہ پرکشش ہوگئے ہیں اور ان کا لیبر فورس مضبوط ہوا ہے۔ اس طرح یہ پتہ چلتا ہے کہ امیگریشن کے مسائل اور ٹیوشن فیس بھی طالب علموں کے لئے بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کا فیصلہ کرنے میں اہم ثابت ہوتے ہیں۔ (اوسیڈ 2011)۔

☆ کس جگہ تعلیم حاصل کرنا چاہئے اس کا فیصلہ کرنے کے لئے طلبہ چند دیگر امور پر بھی غور کرتے ہیں، مثلاً: کسی مخصوص ادارہ یا پروگراموں کی ساکھ، وقت کے لحاظ سے ڈگری کے حصول کے لئے پروگراموں میں لچک، غیر ملکی ڈگریوں کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جانا، اپنے ملک میں ٹرشیئری ایجوکیشن کے حدود، یونیورسٹیوں میں داخلے سے متعلق پالیسیاں، ملکوں کے درمیان جغرافیائی، تجارتی یا تاریخی روابط، مستقبل میں ملازمت کے امکانات، ثقافتی امنگیں اور میزبان اور اپنے ملک کے اداروں کے درمیان کریڈٹ کی منتقلی کی سہولت کے سلسلے میں سرکاری پالیسیاں۔

درج بالا عناصر کا باریکی سے تجزیہ کرنے کے بعد ہم پاتے ہیں کہ ہندوستان میں انگلش زبان ہدایت دینے کا ذریعہ ہے اور یہ بڑے پیمانے پر پڑھی اور تمام بڑے شہروں میں عوامی طور پر بولی جاتی ہے۔ ہندوستان میں معیاری تعلیم کی کوئی کمی نہیں ہے اور وہ بھی بہت کم ٹیوشن فیس پر۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور انجینئر کتنی بڑی تعداد میں بیرونی ملکوں میں کام کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں بہت سخت امیگریشن پالیسی بھی نہیں ہے جو ممکنہ غیر ملکی طلبہ کو ہندوستان آنے کی راہ میں حائل ہو۔ لیکن یہاں جو ڈگری فراہم کی جاتی ہے اسے بین الاقوامی معیار کا نہیں سمجھا جاتا ہے نہ ہی اپنے اور میزبان اداروں کے درمیان کریڈٹ کی منتقلی کے لئے کوئی مناسب یکساں میکنزم ہے۔ اگر ہم اپنے تعلیمی نظام کی ان خامیوں کو دور کردیں اور غیر ملکی طلبہ کو راغب کرنے کے لئے تمام سہولتیں فراہم کریں تو یقینی ہے کہ ہندوستان تعلیمی سیاحت کے لئے سب سے پسندیدہ مقام کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

☆☆☆

ہندوستان نے اے ڈی بی کے ساتھ 300 ملین امریکی ڈالر کے قرض معاہدے پر دستخط کئے

☆ دی ایشین ڈیولپمنٹ بینک (اے ڈی بی) اور حکومت ہند کے درمیان 300 ملین امریکی ڈالر کے قرض معاہدے پر دستخط کئے گئے ہیں جس کا مقصد شمالی بنگال-شمال مشرقی خطے (این ای آر) کے ساتھ گھریلو اور علاقائی تجارت کے فروغ کیلئے سڑک رابطوں (کنکٹوٹی) کو بہتر بنانا ہے۔ یہ قرض جنوب ایشیائی ضمنی علاقائی معاشی تعاون (ایس اے ایس ای سی) سڑک رابطے سرمایہ کاری پروگرام کے تحت 500 ملین ڈالر کی پہلی قسط ہے۔ اس کے تحت تقریباً 500 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر کی جائے گی۔ حکومت ہند کی جانب سے مذکورہ معاہدے پر وزارت خزانہ کے محکمہ معاشی امور کے جوائنٹ سکریٹری (کثیر جہتی ادارے) جناب ترون بجاج نے کہا کہ اس پروجیکٹ سے، ملک کے شمال بنگال اور شمال مشرقی خطے میں سڑکوں کی توسیع سے سڑک رابطوں اور بین الاقوامی تجارتی راہداری کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اے ڈی بی کے 300 ملین ڈالر کے اس قرض سے 425 ملین ڈالر کی لاگت والے اس پروجیکٹ کے تقریباً 71 فیصد لاگت کا احاطہ ہوگا جبکہ بقیہ 125 ملین ڈالر کے اخراجات کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومت سے تعاون فراہم کرایا جائے گا۔

☆☆☆

کیا آپ جانتے ہیں؟

ویــــزا: ویزا (VISA) وزیٹرس انٹرنیشنل اسٹے ایڈمشن کا مخفف ہے۔ویزا لاطینی لفظ charta visa سے مشتق ہے، یعنی ایک ایسا دستاویز جسے دیکھا گیا ہو۔ یہ اس ملک کے اہل حکام کی طرف سے بعض شرائط کی بنیاد پر کسی شخص کو دیا جانے والا وہ قانونی اجازت نامہ ہے، جس ملک کا مذکورہ شخص کسی مقصد سے دورہ کرنا چاہتا ہے اور مختصر مدت تک قیام کرنا چاہتا ہے جب کہ وہ اس ملک کا شہری نہ ہو۔اس کے لئے پاسپورٹ کے اندر ایک سرکاری مہر لگائی جاتی ہے یا اسٹیکر چسپاں کیا جاتا ہے۔صرف ویزا ہی کسی ملک میں داخلہ کی ضمانت نہیں ہے بلکہ کوئی شخص جس ملک کا دورہ کرنا چاہتا ہے اس ملک کے امیگریشن حکام ویزا جاری کرنے سے قبل پاسپورٹ کو چیک کرتے ہیں۔اگر دورہ کرنے والا شخص شرائط اور ضوابط کو پورا نہیں کرتا تو امیگریشن حکام کسی بھی وقت ویزا کو کالعدم قرار دے سکتے ہیں۔

ویزا جاری کرنے کے لئے ہر ملک کی اپنی مخصوص شرطیں ہوتی ہیں۔مثلاً ویزا کے تحت کن علاقوں کا دورہ کیا جائے گا، قیام کی مدت، قیام کا مقصد، ویزا کب تک ویلڈ رہے گا، کیا یہ ویزا ایک سے زائد دورے کے لئے ویلڈ ہے وغیرہ۔بعض ممالک ویزا جاری کرنے سے قبل واپسی کا ٹکٹ پیش کرنے اور قیام کے دوران مصارف کے لئے رقم کا ذریعہ بتانے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔

حکومت ہند نے حال ہی میں ہندوستانی ویزا کے اقسام میں تبدیلیاں کی ہیں۔اس میں ٹورسٹ ویزا اور X (انٹری) ویزا کے لئے نئی پابندیاں نافذ کی گئی ہیں۔ ہماری حکومت سیاحوں کو مختلف اقسام کے ویزا جاری کرتی ہے۔

☆**ٹورسٹ ویزا:** ٹورسٹ ویزا ہندوستان آنے والے ایسے افراد کو جاری کیا جاتا ہے جو اپنے اعزہ و اقارب سے ملاقات اور گھومنے کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ درخواست دہندہ کی شہریت کی بنیاد پر ٹورسٹ ویزا چھ ماہ تک کے لئے جاری کیا جاسکتا ہے۔تاہم ٹورسٹ ویزا پر ایک وقت میں چھ ماہ سے زیادہ مقیم رہنا ممکن نہیں ہے۔ ہندوستان میں دو دوروں کے درمیان دو ماہ کا وقفہ ضروری تھا تاہم نومبر 2012 میں اس شرط کو ختم کردیا گیا۔اس کے علاوہ اگر آپ پرانے ویزا کی تاریخ گذر جانے کے ایک ماہ بعد دوسرے ٹورسٹ ویزا کے لئے درخواست دیتے ہیں تو اس پر ضابطہ کی کارروائی میں 45 دن تک کا وقت لگ سکتا ہے کیوں کہ اس کے لئے وزارت داخلہ سے منظوری لینی پڑتی ہے۔

☆**ایمپلائمنٹ ویزا:** روزگار ویزا ان غیر ملکی شہریوں کو جاری کیا جاتا ہے جو ہندوستان میں کسی ایسے تنظیم میں کام کرتے ہیں جو یہاں رجسٹرڈ ہو۔جو لوگ ہندوستان میں رضا کارانہ طور پر کام کرنا چاہتے ہیں انہیں بھی روزگار ویزا جاری کیا جاتا ہے۔روزگار ویزا بالعموم ایک سال کے لئے یا معاہدہ کی مدت تک کیلئے جاری کیا جاتا ہے۔البتہ ہندوستان میں قیام کے دوران ان کی مدت میں توسیع کی جاسکتی ہے۔

روزگار ویزا حاصل کرنے کے لئے آپ کو ہندوستان میں کسی کمپنی یا تنظیم میں کام کرنے کا ثبوت پیش کرنا ہوگا۔معاہدہ میں یہ درج ہو کہ درخواست دہندہ کی سالانہ آمدنی 25000 ڈالر یا اس سے زیادہ ہے۔ رضا کار، دیسی باورچی، مترجمین، غیر انگلش ٹیچرس اور ہندوستان میں غیر ملکی ہائی کمشنوں اور سفارت خانوں کے ملازمین اس سے مستثنی ہیں۔

☆**اسٹوڈنٹ ویزا:** اسٹوڈنٹ ویزا ایسے افراد کو جاری کیا جاتا ہے جو ہندوستان میں سرکاری طور پر تسلیم شدہ کسی ادارہ میں ویدک کلچر، ہندوستانی رقص و موسیقی اور یوگا کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔بالعموم اس کے لئے یوگا ویزا کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو درحقیقت یوگا کی تعلیم کے لئے اسٹوڈنٹ ویزا ہے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کے لئے ٹورسٹ ویزا کافی نہیں ہوگا اور مشہور یوگا مراکز اسٹوڈنٹ ویزا کا مطالبہ کریں گے۔اس کے لئے سب سے اہم دستاویز طالب علم کو متعلقہ ادارہ کی طرف سے جاری کیا گیا ایڈمشن یا رجسٹریشن سلپ ہے۔اسٹوڈنٹ ویزا پانچ سال تک کے لئے جاری کیا جاسکتا ہے، جو کورس کی مدت پر منحصر ہے۔البتہ ہندوستان میں اس کی مدت میں توسیع کی جاسکتی ہے۔

☆ **بزنس ویزا:** بزنس ویزا ایسے غیر ملکی شہریوں کو جاری کیا جاتا ہے جو ہندوستان میں تجارت کرنا چاہتے ہیں۔لیکن یہ ایمپلائمنٹ ویزا سے مختلف ہے کیوں کہ اس معاملے میں درخواست دہندہ نہ تو کام کررہا ہوتا ہے اور نہ ہی ہندوستان میں کسی تنظیم سے آمدنی حاصل کررہا ہوتا ہے۔ جو لوگ بزنس ویزا حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں ایسی کسی تنظیم سے خط لینا پڑتا ہے جس کے ساتھ مل کر وہ تجارت کرنا چاہتے ہیں۔اس میں تجارت کی نوعیت، تجارت کے دوران ان کے قیام کی تفصیلات، جن مقامات کا وہ دورہ کرنا چاہتے ہیں ان کی تفصیل اور قیام کے دوران ہونے والے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے اس کی تفصیل شامل ہے۔اس طرح کے ویزا کی مدت چھ ماہ یا زائد ہوسکتی ہے اور مذکورہ شخص ایک بار سے زائد آسکتا ہے۔لیکن جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے وہ ایک وقت میں چھ ماہ سے زیادہ قیام نہیں کرسکتا ہے۔تاہم جو لوگ ہندوستان میں جوائنٹ وینچر کے طور پر بزنس قائم کرنا چاہتے ہیں انہیں چھ سال تک کے لئے بزنس ویزا دیا جاسکتا ہے۔

☆ **کانفرنس ویزا:** یہ ویزا ایسے غیر ملکی مندوبین کو ہندوستان میں کسی کانفرنس میں شرکت کے لئے جاری کیا جاتا ہے جو حکومت ہند کی کسی تنظیم کی طرف سے منعقد کیا گیا ہو۔البتہ اگر کانفرنس کسی پرائیوٹ تنظیم کی طرف سے منعقد کیا گیا ہو تو اس میں شرکت کے لئے انہیں بزنس ویزا کیلئے درخواست دینا ہوگا۔

☆ **جرنلسٹ ویزا:** جرنلسٹ ویزا کسی پیشہ ور صحافی یا پیشہ ور فوٹو گرافر کو جاری کیا جاتا ہے جو ہندوستان میں کوئی فلم یا ڈاکیومنٹری بنانا چاہتا ہو۔جرنلسٹ ویزا کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مذکورہ شخص ایک مخصوص خطے میں کہیں بھی جاسکتا ہے یا کسی بھی شخص سے ملاقات کرسکتا ہے۔یہ بالعموم تین ماہ کے لئے

جاری کیا جاتا ہے۔تاہم حکومت ہند غیر ملکی شہریوں کو یہ ویزا دینے کے معاملے کافی حساس ہے کہ وہ اپنی تخلیقات میں ہندوستان کو کس طرح پیش کرتے ہیں۔اس لئے جب کوئی شخص اپنی ویزا درخواست میں اپنے پیشہ کے کالم میں صحافی یا فوٹو گرافر درج کرتا ہے تو

اسے جرنلسٹ ویزا جاری کیا جائے گا خواہ وہ ہندوستان میں کچھ دوسرا کام کرنا چاہتا ہو۔

☆**ریسرچ ویزا:** ریسرچ ویزا بالعموم ان پروفیسروں اور اسکالروں کو جاری کیا جاتا ہے جو تعلیمی یا تحقیقی کام کے لئے ہندوستان کا دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ ریسرچ ویزا حاصل کافی طویل عمل ہے کیوں کہ اس کے لئے کئی طرح کی پابندیاں اور شرائط نافذ ہوتی ہیں۔درخواست کو منظوری کے لئے پہلے وزارت فروغ انسانی وسائل کے محکمہ تعلیم کو بھیجی جاتی ہے۔اس وزارت سے منظوری میں تین ماہ تک لگ سکتے ہیں۔اس کی وجہ سے جو لوگ غیر رسمی طور پر ریسرچ کرنا چاہتے ہیں اور ہندوستان میں چھ ماہ سے زیادہ قیام نہیں کرنا چاہتے ہیں وہ بالعموم ٹورسٹ ویزا کے لئے درخواست دیتے ہیں۔

☆میڈیکل ویزا

میڈیکل ویزا ان لوگوں کو جاری کیا جاتا ہے جو ہندوستان میں کسی تسلیم شدہ اور مخصوص اسپتالوں یا علاج کے مراکز میں طبی علاج کرانا چاہتے ہیں۔لیکن اس کی نوعیت مخصوص ہونی چاہئے مثلاً آرگن ٹرانسپلانٹ، نیورو سرجری، ہارٹ سرجری، جوائنٹ ریپلیسمنٹ، جین تھیراپی اور پلاسٹک سرجری۔مریض کے ساتھ میڈیکل اٹینڈنٹ کے طور پر دو افراد تک کو ویزا جاری کیا جاسکتا ہے۔

☆**ٹرانزٹ ویزا:** ٹرانزٹ ویزا کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کوئی شخص ہندوستان میں 72 گھنٹے سے کم رہنا چاہتا ہے۔اس سے زیادہ وقت کے قیام کے لئے اسے ٹورسٹ ویزا کے لئے درخواست دینی ہوگی۔اس ویزا کے لئے درخواست دیتے وقت ایرلائنس بکنگ کی کنفرم ٹکٹ اور آگے کے سفر سے متعلق تمام ضروری دستاویزات دکھانے پڑتے ہیں۔

☆**ایکس (انٹری) ویزا:** ایسے افراد جو درج بالا زمروں میں سے کسی زمرے کے تحت نہیں آتے مثلاً رضا کار وغیرہ، انہیں X ویزا جاری کیا جاتا ہے۔لیکن ایکس ویزا صرف ہندوستانی نژاد غیر ملکی شہری، اس کے زوج اور بچوں کو، کسی طویل مدتی ویزا مثلاً ایمپلائمنٹ ویزا یا بزنس ویزا پر ہندوستان آنے والے کسی غیر ملکی اس کے زوج اور بچوں کو جاری کیا جاتا ہے۔ ایکس ویزا میں دو ماہ کا فرق نہیں ہونا چاہئے۔اس لئے ہندوستانی نژاد افراد کو اس طرح کے ویزا کے لئے اسی وقت درخواست دینی چاہئے جب وہ ہندوستان آئیں۔ ایکس ویزا پر ہندوستان میں کام کرنا ممکن نہیں ہے۔لیکن ایکس ویزا کی مدت میں توسیع کی جاسکتی ہے۔

مرتب–واٹیکا چندر، سب ایڈیٹر یوجنا انگلش

نائب صدر کا جامعہ ہمدرد کے گیارہویں سالانہ کنووکیشن سے خطاب

☆نائب صدر جمہوریہ جناب محمد حامد انصاری نے کہا کہ مجموعی طور پر اور تمام سطحوں پر ہمارا تعلیمی نظام مسلسل تین مسائل سے دوچار ہے اور وہ ہیں رسائی، یکسانیت اور معیار۔حالیہ دہائیوں میں ترقی کے باوجود داخلہ کی سطحیں دنیا کے اوسط سے کم ہیں۔سماجی، مذہبی جماعتوں، جنس اور جغرافیائی سطح پر داخلہ کی فیصد میں بہت زیادہ فرق اور اختلاف ہے۔پرائمری اور ثانوی سطحوں پر ڈراپ آؤٹ کی شرحیں مسلسل زیادہ ہیں۔تعلیمی شعبہ، بہترین تربیت فیکلٹی کی قلت، کمزور بنیادی ڈھانچہ اور فرسودہ نصاب تعلیم سے دوچار ہے۔تعلیم کے لئے مختص کردہ مجموعی گھریلو پیداوار کے فیصد کے طور پر وسائل مطلوب سطح کے مقابلے میں کم ہیں۔جامعہ ہمدرد کے سالانہ گیارہویں کنووکیشن میں ''تعلیم، خودمختاری اور ملازمت کی صلاحیت'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ تعلیم، ملازمت اور خودمختاری کے درمیان براہ راست ربط کے مدنظر ہمارے سامنے جو سب سے بڑا چیلنج ہے وہ اعلیٰ تعلیمی اداروں سے پاس ہونے والے گریجویٹ طلباء کے اندر ملازمت کی صلاحیت کا کم ہونا ہے۔نائب صدر نے کہا کہ جامعہ ہمدرد کے سالانہ گیارہویں کنووکیشن میں شرکت کرکے میں بہت خوش ہوں۔یونیورسٹی کے کلینڈر میں یہ ایک اہم تاریخ ہے اور ایک پُرمسرت موقع ہے جس میں ہم گریجویٹ طلباء کی تعلیمی کارکردگی اور ان کی حصولیابیوں کا جشن مناتے ہیں۔اس موقع پر آج میں بالخصوص ان طلباء کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں ان کی مثالی کارکردگی کیلئے اعزاز سے نوازا جارہا ہے۔ان کی حصولیابیاں اور خدمات ان کے اہل خانہ، ان کی یونیورسٹی اور قوم کیلئے خوشی اور فخر کا باعث ہیں۔آج جبکہ ہم ان طلباء کو اعزاز دے رہے ہیں، ہم اس بات کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ ان کی کامیابی میں ان کے والدین نے کتنی سخت محنت کی ہے اور ان کے اندر کس طرح کے اقدار کی تربیت دی ہے۔حکیم عبدالحمید صاحب نے ایک مثالی سوچ کے ساتھ جامعہ ہمدرد کی بنیاد ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ اور وقف کے مقاصد کی تکمیل کے ذرائع کے طور پر ڈالی تھی۔اسی وقت سے یہ اعلیٰ تعلیم کے ایک اہم ادارے کے طور پر سامنے آیا ہے۔اس کا سہرا ان تمام حصہ داروں کی اجتماعی کوششوں کے سر جاتا ہے جنہوں نے ادارے کی ترقیمیں اپنی خدمات انجام دی ہیں۔میں سید حامد صاحب کو اس ادارے کیلئے ان کی مخلصانہ خدمات کیلئے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔نائب صدر نے کہا کہ ہندوستان چین کے بعد دنیا بھر میں کام کرنے والی آبادی کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے۔ایک اندازے کے مطابق 2022 تک ہماری آبادی کا 63 فیصد کام کرنے والے کی عمر میں ہوجائے گا۔نائب صدر نے کہا کہ دو باتیں انتہائی اہم ہیں پہلا یہ کہ اعلیٰ تعلیمی سطحوں اور ہنرمندی کے فروغ کو حاصل کیا جائے۔دوسرا ایک ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس میں معیشت نہ صرف یہ کہ تیزی سے ترقی کرے بلکہ اچھے معیار کی ملازمت میں اضافہ بھی کرے، روزگار کے مواقع بڑھائے تاکہ نوجوانوں اور سماج میں حاشیہ پر پڑے اور محروم طبقات کے عزائم کی تکمیل ہوسکے۔نائب صدر نے کہا کہ چوں کہ اعلیٰ تعلیم مرکز اور ریاستوں دونوں کے دائرہ اختیار میں آتی ہے، لہٰذا معیار کو بہتر بنانے کے مسئلے کو مستقل بنیاد پر حل کیے جانے کی ضرورت ہے۔اسی کے ساتھ ایک دوسرا پیچیدہ معاملہ نجی شعبے میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کی ایک اچھی خاصی تعداد کا ظہور ہے۔آج ان کے یہاں طلباء کا تقریباً 59 فیصد داخلہ ہوتا ہے تاہم بڑے پیمانے پر وہ حکومت کے کوالٹی کنٹرول میکانزم سے باہر بنے رہتے ہیں۔اس وقت جو ضرورت ہے وہ یہ کہ تعلیم تک رسائی میں توسیع لائی جائے اور تعلیم کے معیار کو بہتر کیا جائے اور اس کا خرچ قابل برداشت ہوتا کہ سماج کے سبھی طبقے تعلیم حاصل کرسکیں۔نائب صدر نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ اپنے اندر مہارت پیدا کریں۔انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی ڈگری حاصل کرلینا علم کے تئیں ان کی جستجو کا خاتمہ نہیں ہے۔جیسا کہ کسی نے کہا ہے مہارت کوئی منزل نہیں ہے یہ ایک مسلسل سفر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔لہٰذا اپنی بہتری اور خود اپنے سماج کی بہتری کیلئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں۔

☆☆☆

بلال محمد خان

صفائی ستھرائی کیوں ضروری ہے؟

صفائی ستھرائی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسے اپنا کر ہم بہت سی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ ہندوستان کو آزاد ہوئے 67 برس ہو چکے ہیں اور وہ ترقی پذیر ملک سے ترقی یافتہ ملک کی سمت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہمارا ملک گاؤوں کا ملک ہے لیکن آج کے مواصلاتی دور میں ہندوستان کا پسماندہ سے پسماندہ گاؤں بھی 'گلوبل ولیج' میں تبدیل ہو گیا ہے۔ صرف یک کلک پر ہندوستان دنیا کے کسی بھی کونے سے جڑ سکتا ہے۔ ہندوستان چہار جانب سے ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مارکیٹ میں بھی ہندوستان نے بہت ہی مضبوطی کے ساتھ اپنے قدم جمالئے ہیں لیکن ایک چیز جس سے ہندوستان ابھی تک نجات نہیں پا سکا ہے، وہ ہے گندگی یا غلاظت' کوڑا کچرا وغیرہ۔ ہندوستان کے جس کونے میں چلے جایئے' کوڑے کچرے کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ یہاں ہر چیز کے لئے بڑے بڑے دھرنے اور احتجاجات ہوتے رہے ہیں لیکن صفائی ستھرائی کی طرف ہم نے کبھی توجہ نہیں دی۔ اس سلسلے میں چھوٹے پیمانے پر آلودگی وغیرہ کے خلاف آواز تو اٹھی لیکن مکمل طور پر گندگی کو ختم کرنے کے اقدامات نہیں کئے گئے۔ مہاتما گاندھی جنہیں ہم اپنا آئیڈیل مانتے ہیں' وہ گندگی اور غلاظت کے سخت خلاف تھے اور خود صفائی مہم چلاتے تھے لیکن آج تک ان کی سوچ پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ انہوں نے طاقتور انگریزوں سے نجات حاصل کر لی لیکن ہندوستان کو گندگی سے نجات نہیں دلا سکے۔

15 اگست کو لال قلعہ کی فصیل سے تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے مہاتما گاندھی کے خواب یعنی ہندوستان کو گندگی سے نجات دینے کا عہد کیا۔ انہوں نے سووچھ بھارت ابھیان کا اعلان کیا اور بہت جلد یعنی 2 اکتوبر 2014 کو سووچھ بھارت کا اعلان کر دیا گیا جس کے تحت انہوں نے 2019 تک ہندوستان کو 'کچرا سے پاک' ہندوستان بنانے کا پیغام دیا۔ اس مہم میں تمام لوگوں نے بڑھ

چڑھ کر حصہ لیا۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے مہاتما گاندھی کے صفائی کے نظریے کو پورا کرنے کیلئے عوام سے درخواست کی ہے۔ گذشتہ دنوں راج پتھ پر سووچھ بھارت ابھیان کا آغاز کرتے ہوئے انہوں نے ہندوستان کی دو عظیم شخصیات بابائے قوم مہاتما گاندھی اور سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری کو ان کے یوم پیدائش کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ملک کے کسانوں نے لال بہادر شاستری کے نعرے ''جے جوان جے کسان'' کا کس طرح مثبت انداز میں جواب دیا اور خوراک کی سلامتی میں ملک کو کیسے خود انحصار بنایا۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی کے دو خواب ''بھارت چھوڑ و اور صفائی'' میں سے ایک خواب کو حقیقت میں تبدیل کرنے میں عوام نے مدد کی۔ تاہم صفائی کا دوسرا خواب ابھی بھی پورا نہیں ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کے عوام کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ مہاتما گاندھی کے صفائی کے وژن کو 2019 تک پورا کریں۔ وزیر اعظم نے گذشتہ حکومتوں اور سماجی، مذہبی اور ثقافتی تنظیموں کے ذریعہ صفائی کے سلسلے میں کئے گئے کاموں کی ستائش کی۔ انہوں نے بار بار زور دے کر کہا کہ صفائی کا کام کسی ایک شخص یا سرکاری اہلکار سے پورا نہیں ہو سکتا بلکہ اسے ملک کے 125 کروڑ عوام سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ عالمی صحت ادارہ ڈبلیو ایچ او کے مطابق ہندوستان میں ہر ایک شخص کو صفائی ستھرائی کی کمی اور گندگی کے سبب اوسطاً 6500 روپے کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سووچھ بھارت مشن سے عوامی صحت پر زبردست اثر پڑے گا نیز غریبوں کی آمدنی کا تحفظ ہوگا جس سے یقیناً قومی

93، کشن کنج، جے ایکسٹنشن، لکشمی نگر، دہلی۔

معیشت میں بھی بہتری آئے گی۔ انہوں نے لوگوں کو صفائی ستھرائی کے کام میں سال بھر میں سو گھنٹے وقف کرنے کی گزارش کی۔ وزیراعظم نے بیت الخلا تعمیر کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ صفائی ستھرائی مہم کو سیاسی ہتھیار کے طور پر نہیں بلکہ اس کو حب الوطنی اور عوامی صحت کے تئیں پابند عہد کے طور پر دیکھا جانا چاہئے۔ وزیراعظم نے کہا کہ انہوں نے سووچھ بھارت ابھیان میں تعاون کیلئے نو عوامی شخصیتوں، مریدولا سنہا، سچن تینڈولکر، بابا رام دیو، ششی تھرور، انل امبانی، کمل حسن، سلمان خان، پرینکا چوپڑا اور ٹی وی سیریل ''تارک مہتہ کا الٹا چشمہ'' کی ٹیم کو دعوت دی۔ ان لوگوں سے سووچھ بھارت ابھیان کو سوشل میڈیا پر شیئر کرنے اور 9 دیگر لوگوں کو اپنے ساتھ جوڑنے کیلئے کہا تا کہ ایک سلسلہ چل پڑے۔ انہوں نے عام لوگوں سے سوشل میڈیا پر مائی کلین انڈیا (MyCleanIndia) کے ذریعہ اپنے تعاون کو شیئر کرنے کیلئے بھی کہا۔

اگر ہمیں ہندوستان کو صاف ستھرا اور غلاظت سے پاک بنانا ہے تو صرف جھاڑو لگا کر اس مقصد کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں اپنے خیالات اور نظریہ میں تبدیلی لانی ہوگی، ہمیں ایسا ماحول بنانا ہوگا کہ سڑک پر کچرا پھیلنے ہی نہ پائے۔ اس کے لئے ہمیں قوت ارادی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اس کے لئے ہمیں قانونی بندوبست بھی کرنا ہوگا کیوں کہ ہندوستان میں میٹرو اسٹیشن پر تھوکنے کے جرم میں 200 روپے کا جرمانہ عائد ہوتا ہے۔ سنگاپور اور دیگر ممالک کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں گندگی پھیلانے پر جرمانہ لگتا ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اگر ہندوستان کو صاف ستھرا بنانا ہے تو صرف جھاڑو لگانے سے نہیں، اپنی سوچ میں تبدیلی لانی ہوگی۔ ہندوستان کو کیسے صاف ستھرا بنانے کے لئے درج ذیل اقدامات پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔

صفائی ستھرائی کی سمت میں پیش قدمی کرتے ہوئے ہمیں سب سے پہلے آب و ہوا کی تبدیلی کے دور میں پانی اور ماحول کو شفاف بنانا ہوگا۔ ہم جس طرح ایکوا گارڈ لگا کر گھر میں پانی صاف کر لیتے ہیں، اسی طرح عام پینے کے پانی کی صفائی ستھرائی پر زور دینا ہوگا۔ ہمیں ندیوں، گنگا جمنا اور دیگر آبی ذرائع کو آلودگی سے پاک کرنا ہوگا۔ اس کے لئے پہلا قدم یہ ہوگا کہ ہم خود کچرا نہ پھیلائیں۔ پوجا کی اشیا، گھر کی مورتیاں یا پلاسٹر آف پیرس اور کیمیکل سے مرکب دوسری مورتیاں اور گنیش جی کی مورتی کو سپرد آب نہ کریں۔ صنعتوں

اور سیور سے نکلنے والی گندگی پر قابو پانے کے اقدامات کریں۔ ہمیں فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لئے سی این جی اور ایل پی جی گیسوں اور الیکٹرانک بیٹری سے چلنے والی گاڑیوں کا استعمال کرنا ہوگا، اس کے ساتھ ہی گاڑیوں کی آلودگی کی باقاعدہ جانچ کرانی ہوگی۔ آلودگی پھیلانے والی گاڑیوں پر روک لگے، فیکٹری سے نکلنے والے دھوئیں کا بھی ہمیں مکمل بندوبست کرنا ہوگا، ساتھ ہی گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج پر قابو پانے کے اقدامات کرنے ہوں گے۔ اے سی، ریفریجریٹر سے نکلنے والی گیسوں پر کنٹرول کرنا ہوگا جس سے اوزون کی پرت پر پڑنے والے اثرات کم ہو سکیں۔ لاشوں کو کھلے میدان میں سپرد آتش کرنے کے بجائے اسے الیکٹرک ہوم میں ٹھکانے لگانا ہوگا۔ اس سے بھی کافی حد تک آلودگی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مذہبی رسم و رواج کے مطابق گنگا جمنا میں مردہ جانوروں اور بچوں کی لاشوں کو بہانے سے گریز کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ کھلے میں رفع حاجت کرنے پر بھی روک لگانی ہوگی کیوں کہ اس پر منڈلانے والی مکھیاں جب ہمارے کھانے پر بیٹھتی ہیں تو اس کی گندگی سے ہمیں بہت ساری بیماریاں ہوں گی۔ پاخانہ سے پھیلنے والی گندگی اور غلاظت پر کنٹرول کرنا سووچھ بھارت مہم کا سب سے پہلا اور اہم قدم ہوگا۔ اس سمت میں سلبھ انٹرنیشنل کی کاوشیں لائق ستائش ہیں۔ ہمیں ایسے ہی اقدامات کرنے ہوں گے۔ سرکاری اور پرائیویٹ بیت الخلا بنانے ہوں گے اور لوگوں کو اس کے استعمال کے لئے تحریک دینی ہوگی۔ اس کے لئے تشہیری مہم بھی چلانی ہوگی۔ اس سے خواتین کی حفاظت اور صحت دونوں کا نظام مضبوط ہوگا کیوں کہ دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر عصمت دری کے واقعات اسی وقت پیش آتے ہیں جب خواتین گھر سے باہر رفع حاجت کے لئے جاتی ہیں۔ بیت الخلا کی تعمیر سے عورتوں کو اس شرمندگی سے بھی نجات حاصل ہوگی۔

سووچھ بھارت مہم میں ایک اور قدم ناگزیر ہے۔ وہ یہ ہے کہ آج پلاسٹک کی تھیلیاں ہماری زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔ کھانے پینے کی ہر چیز، خواہ وہ دودھ، دہی، چائے، گھی، سبزی، آٹا اور چاول ہی کیوں نہ ہو، پولیتھین کا استعمال کرنے میں کسی قسم کی جھجھک محسوس نہیں ہوتی۔ مزید برآں ہم اس کے استعمال کے بعد اسے نالیوں میں پھینک دیتے ہیں۔ اس سے نالیاں جام جاتی ہیں اور بارشوں کے دنوں میں محلے میں پانی بھر جاتا ہے۔ دوسری طرف یہ تھیلیاں بہہ کر گنگا جمنا جیسی مقدس ندیوں کو بھی گندہ کرتی ہیں۔ پولیتھین زیر زمین پانی کو بھی آلودہ کرتی ہیں۔ جس صفائی ستھرائی کی بات آج کی جا رہی ہے، اس گندگی کا 80 فی صد پولیتھین کی وجہ سے ہے کیوں کہ دوسری گندگی بایوڈی گریڈیبل ہے اور زائل بھی ہو جاتی ہے لیکن پولیتھین کا کچرا نان بایوڈی گریڈیبل ہے جس کے سبب وہ 100 سال تک بھی تباہ نہیں ہوتا اور چاروں طرف پھیلا رہتا ہے۔ کارپوریشن جیسے سرکاری ادارے بھی اسے صحیح طریقہ پر نہیں نپٹا پاتے۔ سووچھ بھارت کی راہ میں پولیتھین کچرا سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کے علاوہ آج کے عہد میں گندگی پھیلانے والا سب سے بڑا ذریعہ ای۔ ویسٹ ہے۔

ہندوستان میں بڑی تعداد میں اس کا کچرا دربسر بنا ہوا ہے۔موبائل اور کمپیوٹر وغیرہ کا کچرا دور دور تک پھیلا رہتا ہے اور اسے مناسب طریقہ پر ٹھکانے نہیں لگایا جاتا۔ کاربن کریڈٹ کی بات ہوتی ہے مگر اس کا فائدہ کاربن پیدا کرنے والی کمپنیوں کو ہی کاربن کریڈٹ کی شکل میں ملتا ہے۔

ہندوستان میں ہم ابھی اس کو ختم نہیں کر پائے ہیں' یہ سوچھ بھارت مہم میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

ایک اور بانجس کی طرف توجہ ضروری ہے' وہ یہ کہ شہروں میں ہم جانوروں کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں جو سڑکوں پر غلاظت پھیلاتے رہتے ہیں۔یہ غلاظت ندیوں میں بہہ کر پانی کو آلودہ کرتے ہے۔ سڑک پر گھومنے والے گائے' بیل' بھینس، سانڈ اور کتوں سے پھیلنے والی گندگی کو ہمیں ہر حال میں روکنا ہوگا۔گندگی پھیلانے میں سور کا بھی بڑا اہم رول ہے۔ اس پر بھی پابندی لگانی ہوگی۔لاوارث جانوروں کو پکڑ کر اس کے مالک کے حوالے کر دینا چاہئے اور اس پر پنالٹی لگانی چاہئے۔

اس کے علاوہ صوتی آلودگی کو بھی صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔آئے دن ہم دیکھتے ہیں کہ کان پھاڑنے والے ساؤنڈ ڈی جے' بینڈ پریشر ہارن اور پٹاخوں کا شور ہوتا رہتا ہے۔اس صوتی آلودگی نے لوگوں کا جینا مشکل کر رکھا ہے۔پارٹیوں میں شور شرابے کی وجہ سے لوگ بات بھی نہیں کر پاتے۔کورٹ کے آرڈر کی حکم عدولی کرتے ہوئے لوگ پوری رات شور مچاتے رہتے ہیں جس سے نہ صرف بیمار لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے بلکہ بچوں کے ہوم ورک میں بھی خلل پڑتا ہے۔اس گندگی پر بھی قابو پانا ہوگا ورنہ ہم ذہنی تناؤ میں مبتلا ہوکر چڑچڑے پن کا شکار ہوجائیں گے اور اس سے کئی طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں سب سے پہلے گندگی پھیلانے والوں کو روکنا ہوگا۔عوامی بیداری خواہ کتنی بھی ہو لیکن خلاف ورزی کرنے والوں پر جرمانہ عائد کرنا ضروری ہے۔ پولیتھین کا استعمال کرنے والوں پر جرمانہ لگانا ہوگا' اس کی فروخت پر بھی پابندی لگانی ہوگی۔گٹکا اور تمباکو کو ممنوع کرنا ہوگا۔ پاؤچ پر سانپ' بچھو اور کینسر کی ڈراؤنی تصویر بنا کر جھوٹا خوف پیدا کرنے سے ہندوستان سوچھ نہیں ہوگا۔ہمیں دوہری پالیسی نہیں اپنانی چاہئے کہ ہم سڑک پر گٹکا کھا کر تھوکیں اور اسکولوں کے بچے یا ملازمت پیشہ افراد یا رضا کار ادارے جھاڑو لگاتے پھریں۔یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔مختصر یہ کہ ہم گندگی نہ پھیلانے اور لوگوں سے بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں۔عدم تعمیل کی صورت میں جرمانہ عائد ہونا چاہئے۔

لوگوں کی سوچ پر جھاڑو لگا کر سوچھ بھارت نرمان کی طرف گامزن ڈیجیٹل انڈیا اور میک ان انڈیا کے تصور کو شرمندہ تعبیر کرنا ہوگا۔ہر گھر ہر اسکول اور گاؤں کو بیت الخلا کی سہولت مہیا کرنی ہوتی تبھی ہم ہندوستان کو صاف ستھرا بنا سکیں گے اور گاندھی جی کے خوابوں کا ہندوستان بنانے میں مدد کر سکیں گے۔

☆☆☆

صدر جمہوریہ ہند کا میزورم یونیورسٹی کے کنووکیشن سے خطاب

☆ آئیزول میں منعقدہ 10 ویں سالانہ کنووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ ہندوستان آج ایسا ملک بن گیا ہے جو ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ہر میدان خواہ وہ صنعت ہو' کھیل کود' تجارت' تعلیم' فنون لطیفہ غرض ہر میدان میں ہم اپنے منفرد خیالات اور توانائی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں اور اس میں ہمارے نوجوان طبقے کا زبردست تعاون ہمیں حاصل ہے۔ابھرتے بھارت میں نوجوانوں کیلئے ترقی کے بڑے مواقع ہیں' جس میں میزورم بطور خاص شامل ہے اور میری خواہش ہے کہ میزورم کے نوجوان ملک کے دوسرے خطے کے نوجوانوں سے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر چلیں تاکہ مستقبل میں مزید ترقی کے راستے ہموار ہوسکیں۔انہوں نے مزید کہا کہ اعلیٰ تعلیمی ادارہ ہی معاشرے کیلئے ایل رول ماڈل کا کام کرے گا۔

شمال مشرقی خطہ وزیراعظم کا ''بھارت خواب''

☆ شمال مشرقی خطے کی وزارت فروغ' عوامی شکایات' پنشن' اٹامک انرجی اور اسپیس کے مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کیلئے ترقی کا یہ بہت بہتر موقع ہے۔ خاص طور سے شمال مشرق جو کہ وزیراعظم جناب نریندر مودی کا ''ویژن انڈیا'' کا ایک حصہ ہے۔وزیر موصوف آج یہاں پر شمال مشرق کونسل کے 64 ویں اجلاس کے دوسرے دن آٹھ ریاستوں کے گورنروں اور وزرائے اعلیٰ سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایک سنہری موقع ہے کہ جب ایک جانب تو پوری دنیا کی نظریں ہندوستان کی جانب ہیں' جہاں ترقی کے متوقع وسائل ہیں' اور دوسری جانب وزیراعظم جناب نریندر مودی ہیں جو بین الاقوامی سطح پر ایک عالمی لیڈر کے طور پر ابھرے ہیں۔جنہوں نے ''میک ان انڈیا'' نظریہ کے ذریعے نئے احساسات سے جوش پیدا کیا ہے۔جو ''میک ان نارتھ ایسٹ'' میں بڑھاوا دے کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

شاہنواز خان

ہنرمندی کے فروغ کے لئے

دین دیال اپادھیائے گرامین کوشلیہ یوجنا

ہندوستان آبادی کے لحاظ سے بڑا ملک ہے۔ یہاں افرادی قوت کی کوئی کمی نہیں ہے۔ سال 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کے دیہی علاقوں میں 15 سال سے 35 سال کی عمر کے درمیان کے 5.50 کروڑ ممکنہ کارکن (ورکرز) ہیں۔ ٹھیک اسی وقت پوری دنیا میں سال 2020 تک 5.70 کروڑ کارکنوں کی کمی ہونے کا اندازہ ہے۔ اس سے ہندوستان کے لئے اپنی اضافی آبادی کو آبادی سے متعلق فوائد کی شکل میں تبدیل کرنے کا ایک تاریخی موقع سامنے آرہا ہے۔

دیہی ترقیات کی وزارت نے غریب کنبوں کے دیہی نوجوانوں کے ہنرمندی فروغ اور پیداواری صلاحیت میں اضافے کی بدولت دین دیال اپادھیائے دیہی ہنرمندی اسکیم (ڈی ڈی یو۔ جی کے وائی) کے نفاذ سے ملک کی شمولیت پرمبنی ترقی کے لئے اس قومی ایجنڈے پر زور دیا ہے۔ جدید بازار میں ہندوستان کے دیہی غریبوں کو آگے لانے کی راہ میں متعدد چیلنج ہیں جیسے باقاعدہ تعلیم اور بازار کے مطابق ہنرمندی کی کمی۔ عالمی معیار کی تربیت سے متعلق پروجیکٹوں کی مالی اعانت، روزگار دستیاب کرانے پر زور، روزگار کی برقراری، کیریر کو آگے بڑھانے اور بیرونی ممالک میں روزگار دلانے جیسی تدابیر کے ذریعہ ڈی ڈی یو۔ جی کے وائی اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کررہی ہے۔

دین دیال اپادھیائے گرامین کوشل یوجنا کی خصوصیات

☆غریبوں اور حاشیہ پر کھڑے افرد کو فوائد تک رسائی حاصل کرنے کا اہل بنانا☆ دیہی غریبوں کو مانگ پرمبنی مفت ہنرمندانہ تربیت فراہم کرنا☆ شمولیت پرمبنی پروگرام تیار کرنا ☆ سماجی اعتبار سے محروم طبقوں (ایس سی/ایس ٹی 50 فیصد، اقلیت 15 فیصد، خواتین 33 فیصد) کو لازمی طور پر شامل کرنا☆ تربیت کی بجائے کیریر کو آگے بڑھانے پر زور دینا☆ روزگار کو مستقبل کرنے، کیریر کو آگے بڑھانے اور بیرونی ممالک میں روزگار دلانے کے مقصد سے رہنمائی کی تدابیر کرنا☆ برسر روزگار افراد کو مزید تعاون دینا☆ حصول روزگار کے بعد کا تعاون، مائیگریشن سے متعلق تعاون اور ابنائے قدیم نیٹ ورک کی تیاری☆ روزگار میں شراکت داری کی تیاری کے تحت مثبت پہل☆کم از کم 75 فیصد تربیت یافتہ کے لئے روزگار کو یقینی بنانا☆ نفاذ سے متعلق شراکت داروں کی صلاحیت میں اضافہ کرنا☆ تربیتی خدمات دستیاب کرانے والی نئی ایجنسیاں تیار کرکے ہنرمندی کا فروغ ☆مخصوص علاقوں پر توجہ مرکوز کرنا☆ جموں وکشمیر (حمایت)، شمال مشرقی علاقوں اور بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ 27 اضلاع (روشنی) میں غریب دیہی نوجوانوں کے لئے پروجیکٹوں پر زیادہ زور دینا☆ معیاری خدمات کی دستیابی۔

پروگرام سے وابستہ سبھی سرگرمیاں معیاری آپریٹنگ طریقہ کار پر مبنی ہوگی جن کی تشریح مقامی انسپکٹروں کے ذریعہ نہیں کی جاسکے گی۔ سبھی طرح کے معائنے اس طور پر کئے جائیں گے کہ معائنوں سے متعلق جو ویڈیو/فوٹو گراف تیار کئے جائیں گے، اس میں جگہ اور وقت کو ظاہر کیا جائے گا۔

نفاذ کا خاکہ : ڈی ڈی یو۔ جی کے وائی ایک تین سطحی تنقیدی خاکے کو اپناتی ہے۔ دیہی ترقیات کی وزارت کی ڈی ڈی یو۔ جی کے وائی اکائی پالیسی سازی، تکنیکی تعاون اور سہولیات دستیاب کرانے والی ایجنسی کے طور پر کام کرتی ہے۔ ڈی ڈی یو۔ جی کے وائی کے ریاستی

146، وجے نگر، غازی آباد (اتر پردیش)

مشن تنفیذی تعاون دستیاب کراتے ہیں اور پروجیکٹ نافذ کرنے والی ایجنسیاں (پی آئی ایز) ہنر مندی عطا کرنے اور روزگار پروجیکٹوں کے توسط سے پروگرام کا نفاذ کرتی ہیں۔

پروجیکٹوں کی مالی اعانت

ڈی ڈی یو۔جی کے وائی روزگار مہیا کرانے والی ہنرمندی سے وابستہ پروجیکٹوں کو مالی مدد دیتی ہے تاکہ فی کس 25696 روپئے سے لے کر ایک لاکھ روپئے تک مالی مدد مہیا کرا کے بازار کی مانگ پوری کی جاسکے۔ مالی امداد کا دارومدار پروجیکٹ کی مدت پر ہے اور یہ کہ پروجیکٹ رہائشی ہے یا غیر رہائشی۔ ڈی ڈی یو۔جی کے وائی کے توسط سے 576 گھنٹے (تین ماہ) سے لے کر 2304 گھنٹے (بارہ ماہ) کی مدت والے پروجیکٹوں کو مالی امداد دی جاتی ہے۔

یہ مالی امداد تربیت کا خرچ، قیام و طعام (رہائشی پروگراموں)، آمدورفت کا خرچ، مابعد روزگار تعاون پر آنے والے خرچ، کیریر کو آگے بڑھانے اور مستقل روزگار تعاون سے متعلق امداد کے لئے دی جاتی ہے۔ پروجیکٹوں کی مالی امداد میں پروجیکٹ تنفیذی ایجنسیوں (پی آئی اے) کو ترجیح۔

بیرونی ملکوں میں روزگار

☆**کیپٹیو روزگار**: ایسے پروجیکٹ تنفیذی ایجنسیاں یا تنظیمیں جو موجودہ فروغ انسانی وسائل سے متعلق ضروریات کی تکمیل کے لئے ہنر مندانہ تربیت دیتے ہیں۔

☆**انڈسٹریل انٹرن شپ**: مالی اعانت میں صنعتوں کا تعاون لے کر انٹرن شپ کے لئے تعاون

☆**پیشرو آجرین (چیمپین ایمپلائرز)**: ایسے پی آئی ایز جو دو سال کی مدت میں کم از کم دس ہزار ڈی ڈی یو جی کے وائی ٹرینیز (زیر تربیت افراد) کو ہنرمندانہ تربیت اور روزگار کی یقین دہانی کراتی ہے۔

☆**اعلیٰ شہرت کے حامل تعلیمی ادارے**: ایسے ادارے جو قومی تجزیہ اور منظوری کونسل (این اے اے سی) کی کم از کم 3.5 گریڈنگ والے ہیں یا ایسے کمیونٹی کالج جو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن / آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن سے امداد یافتہ ہوں اور ڈی ڈی یو۔جی کے وائی پروجیکٹوں کو ہاتھ میں لینے کے خواہش مند ہوں

تربیتی ضروریات: ڈی ڈی یو۔جی کے وائی کے توسط سے خوردہ ہاسپٹلیٹی، صحت، تعمیرات، آٹو موٹیو، چمڑا، بجلی، پلمبنگ، جواہرات و زیورات وغیرہ جیسے 250 سے بھی زائد ٹریڈوں میں مختلف قسم کی ہنرمندانہ تربیت کے لئے مالی امداد دی جاتی ہے۔ مینڈیٹ صرف یہ ہے کہ تربیت مانگ پر مبنی ہو اور اس سے کم از کم 75 فیصد تربیت یافتگان کو روزگار مل سکے۔

کسی ٹریڈ سے مخصوص ہنرمندی کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس میں مقررہ ریجنل ایجنسیوں یعنی نیشنل کونسل فار ووکیشنل ٹریننگ اور سیکٹر اسکل کونسلوں کے ذریعہ طے شدہ نصاب اور ضوابط پر عمل کیا جائے۔

ٹریڈ سے مخصوص ہنرمندی کے علاوہ تربیت روزگار کے امکان والے اور سافٹ اسکل سے متعلق چیزوں، فنکشنل انگریزی اور فنکشنل اطلاعاتی تکنالوجی خواندگی سے متعلق ہو تاکہ تربیت سے ایسی ہنرمندی کا حصول ہوسکے جو ہر جگہ کام آسکے۔

تربیتی معیار کو یقینی بنانا

ہنرمندی سے متعلق قومی پالیسی 2009 کے توسط سے ہندوستان ایسے قومی صلاحیت سازی پروگرام تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے جو عمومی تعلیم اور پیشہ ورانہ تعلیم دونوں کو تربیت سے جوڑتا ہے' لہٰذا حکومت ہند نے قومی اسکل کوالیفکیشن فریم ورک (این ایس کیو ایف) کو نوٹیفائی کیا ہے تاکہ ہنرمندانہ تربیت سے متعلق پروگراموں کے لئے قومی سطح کا نظام فروغ دینے کے ساتھ ہی بین الاقوامی سطح پر قابل موازنہ اہلیتی میکانزم تیار کیا جاسکے۔

این ایس کیو ایف کی طرز پر ڈی ڈی یو۔جی کے وائی کے تحت بھی کسی آزاد تیسرے فریق اور این سی وی ٹی یا ایس ایس سی کے ذریعہ پینل میں شامل اداروں کے ذریعہ تجزیئے اور سند کا نظم ہے۔

ڈی ڈی یو۔جی کے وائی پورے ملک میں نافذ ہے۔ فی الحال یہ اسکیم 33 ریاستوں / مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 610 اضلاع میں نافذ کی گئی ہے۔ اس میں پچاس سے زائد شعبوں سے وابستہ 250 سے زیدہ ٹریڈوں کو شامل کرتے ہوئے 202 سے زیادہ پروجیکٹ نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی شراکت داری ہے۔ اب تک 2004-05 سے لے کر 30 نومبر، 2014 تک کل 10.94 لاکھ امیدواروں کو تربیت دی گئی ہے اور کل 8.51 لاکھ امیدواروں کو روزگار فراہم کیا گیا ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو دین دیال اپادھیائے کوشلیہ یوجنا دیہی افراد کو روزگار فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کررہی ہے اور امید کی جارہی ہے کہ مستقبل میں مزید نوجوان ٹریننگ حاصل کر کے ہندوستان کی ترقی میں اہم رول ادا کریں گے۔

-دیہی ترقیات کی وزارت سے حاصل کردہ مواد پر مبنی

☆☆☆

پبلی کیشنز ڈویژن کی اردو مطبوعات

خدا کی نظر میں سب برابر ہیں	مترجم: ایم اے عالمگیر	120/=
ہندوستانی عوام کی مختصر تاریخ	ایچ-آر-گھوشال/راحت جبیں	140/=
پیڑ پودوں کی داستان	پرمیلا پنڈت بروا/راشد انور راشد	90/=
قلم، قلم کار اور کتاب	عبدالغنی شیخ	110/=
آجکل اور غبارِ کارواں	ادارہ	170/=
آجکل کی کہانیاں	ادارہ	162/=
آجکل اور سفرنامہ	ادارہ	105/=
آجکل اور صحافت	ادارہ	115/=
آجکل کے ڈرامے	ادارہ	125/=
آجکل کے مضامین	ادارہ	112/=
آجکل اور اقبال	ادارہ	95/=
آجکل اور طنز و مزاح	ادارہ	112/=
اردو ادب کے پچاس سال	ادارہ	95/=
اٹھارہ سو ستاون	سریندر ناتھ سین/خورشیدہ پروین	556/=
کلاسیکی موسیقار	مترجم: خورشید اکرم	137/=
عوام الناس کے لیے گائڈ	مترجم: عادل صدیقی	145/=
مہاتما گاندھی	آچاریہ کرپلانی/لکشمی چندر یاس	300/=
مہاتما بدھ کی حکایتیں	پال کاروس/مسعود فاروقی	155/=
شہیدوں کے خطوط	ادارہ	110/=
قلی قطب شاہ	نریندر لوتھر/زبیر رضوی	280/=
سفینۂ غالب	ادارہ	95/=
آئینۂ غالب (طبع دوم)	ادارہ	75/=
گنجینۂ غالب (طبع دوم)	ادارہ	60/=
یادیں مجاہدین آزادی کی	نوین جوشی/راحت جبیں	120/=
غالب بہ صد انداز تشکیل:	برجندر سیال	1000/
پہیلیاں-امیر خسرو	مرتب شہباز حسین، نند کشور وکرم	22/=
کاغذی ہے پیرہن	عصمت چغتائی	65/=
کشمیر کی لوک کتھائیں	جے-این-گنہر	45/=
ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر	ڈاکٹر محمد عمر	127/=
راگ راگنیوں کی تصویریں	شکیل الرحمٰن	325/=
ہند اسلامی طرز تعمیر	ضیاء الدین ڈیسائی/اختر الواسع	54/=
ہندوستان میں اسلامی علوم کے مراکز	ضیاء الدین ڈیسائی/بہار برنی	54/=
ہماری تہذیبی وراثت	راجندر پرشاد، بی این پانڈے	50/=

ہندوستان کے عظیم موسیقار	شمبھو ناتھ مشرا/رئیس مرزا	65/=
سروجنی نائیڈو	تارا علی بیگ/لکشمی چندر یاس	125/=
حکیم اجمل خاں	ظفر احمد نظامی	75/=
سردار ولبھ بھائی پٹیل	آئی جے پٹیل/یعقوب یاور	95/=
مختار احمد انصاری	مشیر الحسن/فرحت احساس	80/=
رفیع احمد قدوائی	ڈاکٹر ہاشم قدوائی	60/=
سرسید احمد خاں	خلیق احمد نظامی/اصغر عباس	35/=
حسرت موہانی	ڈاکٹر خلیق انجم	50/=
مولانا آزاد (طبع دوم)	عرش ملسیانی	40/=
بدرالدین طیب جی	اے جی نورانی/راجندر انجم	70/=
مظہر الحق قیام الدین احمد، جٹا شنکر جھا	مترجم: رضوان احمد	55/=
رابندر ناتھ ٹیگور	ہرن مے بنرجی/اشہر ہاشمی	80/=
جواہر لال نہرو	ایم چلاپتی راؤ/کے بی شرما	105/=
مشعل آزادی	ساغر نظامی	40/=
رامائن--بچوں کے لئے	مترجم: ساوتری	18/=
دنیا کی منتخب لوک کہانیاں	ادارہ	11/=
دھنواں راجہ	مترجم: وشوناتھ سکہ	13/=
ہیرے کی لونگ	ادارہ	5/50
امر شہید گنیش شنکر ودیارتھی	مالتی شنکر	11/=
بھارت خلائی دور میں	موہن سندر راجن	12/=
ہم ایک ہیں	عرش ملسیانی	10/=
پھولوں کی وادی	رفعت سروش	16/=
روشنی کے مینار	مرتب: شہباز حسین	25/=
جاتک کتھائیں	مترجم: راجندر انجم	32/=
ہندوستان کی مسجدیں	ضیاء الدین ڈیسائی	18/=
ہندوستان کے دریا	شیخ سلیم احمد	11/=
پنجاب اور کلو کی کہانیاں	مترجمہ: آمنہ ابوالحسن	27/=
وقت کا مسافر	غلام حیدر	23/=
دادی ماں کی کہانیاں	مولف: مخمور سعیدی	10/=

نوٹ: کتابیں اور رسالے منگوانے کے لئے رقم پیشگی ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ: بزنس منیجر پبلی کیشنز ڈویژن، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس نئی دہلی۔ 11003

وسیم

حکومت کا سیاحت کے فروغ پر زور

حکومت ہندسیاحت کے فروغ کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔ رواں سال کے مالی بجٹ میں بھی اس سمت میں ایسے اقدامات کئے گئے ہیں جس سے لگتا ہے کہ سیاحت سیکٹر کو رفتار ملے گی' خاص طور پر دیہی سیاحت کو فروغ دینے کے لئے مثبت اقدام کئے گئے ہیں۔ وزیر خزانہ ارن جیٹلی نے عام بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے 43 ممالک کے مسافروں کو آمد پر ویزا دینے کی سہولت کی کامیابی کے بعد 150 ممالک کے سیاحوں کو یہ سہولت دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس اقدام سے ہندوستانی شعبہ سیاحت کو نہ صرف فروغ حاصل ہوگا بلکہ اس صنعت کے لئے نئے راستے کھلیں گے۔ خیال رہے کہ ہندوستان ایسا ملک ہے جہاں تنوع ہے' گوناگونی ہے۔ پوری دنیا میں یہاں کے ثقافتی ورثہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اس وقت 32 عالمی ورثہ کی حیثیت رکھنے والے مقامات ہیں جنہیں یونیسکو نے منظوری دی ہے۔

ہندوستان میں سیاحوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ تاریخی حیثیت کے حامل سیاحتی مقامات کے ساتھ مذہبی زیارت گاہوں کی طرف بھی سیاحوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ محکمہ سیاحت کے مطابق جنوری سے دسمبر 2012 کے مقابلے 2013 میں ہندوستان آنے والے سیاحوں کی تعداد تقریباً 8 . 6 9 لاکھ تھی۔ یہ تعداد 2014 میں بڑھ کر 74.62 لاکھ ہوگئی۔ اس کا سیدھا مطلب ہے کہ 2013 کے مقابلے 2014 میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد کا تخمینہ 7.1 فی بڑھ گیا۔ جس رفتار سے سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوا' اسی تیزی سے ہندوستان کے غیر ملکی زرمبادلہ میں بھی اضافہ ہوا۔ 2012 کے مقابلے 2013 میں 10,7671 کروڑ روپے کا غیر ملکی زرمبادلہ حاصل ہوا جب کہ 2013 کے مقابلے 2014 میں سیاحتی سیکٹر سے غیر ملکی زرمبادلہ میں تقریباً 11.5 فی

صد کا اضافہ درج کیا گیا۔ اس طرح دیکھا جائے تو ہندوستان میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد کا سلسلہ لگاتار بڑھ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مقامی سیاحوں کی بھی الگ الگ مقامات میں دلچسپی دیکھی جارہی ہے۔ مقامی سیاح جہاں مشرق سے مغرب کا رخ کررہے ہیں' وہیں شمالی ہند کے سیاح جنوبی علاقوں کے سیاحتی اور مذہبی مقامات کی طرف راغب ہورہے ہیں۔ سیاحوں کی اس کشش کو دیکھتے ہوئے حکومت نے بھی قدم بہ قدم تعاون کی پالیسی اپنائی ہے۔

حکومت نے ہندوستان میں سیاحت کے بے پناہ امکانات کے پیش نظر اور غیر ملکی سیاحوں کی تعداد میں اضافہ کو دیکھتے ہوئے کئی اہم اقدام کئے ہیں۔ وزارت سیاحت کی طرف سے تھیم پر مبنی ٹورزم سرکٹ کو فروغ دیا جارہا ہے۔ اس کے تحت یکساں ترقی - ملک کا دیدار اور پی آر ایس اے ڈی جیسے قومی مشن شامل کئے گئے ہیں۔ حکومت ہند نے غیر ملکی سیاحوں کے ہندوستانی سفر کو سہل بنانے کی غرض سے الیکٹرانک ٹریول آتھرائزیشن کے ذریعہ آمد پر سیاحوں کو ویزا دینا شروع کیا ہے۔ یہ سہولت ہندوستان میں نو ہوائی اڈوں پر دی جارہی ہے۔ ان میں دہلی' ممبئی' چنئی' کولکاتا' حیدرآباد' بنگلور' ترونتھاپورم' کوچی اور گوا شامل ہیں۔ یہ سہولت 44 ممالک سے آنے والے شہریوں کو مہیا کرائی گئی ہے تاکہ انہیں ہندوستان میں آنے کے بعد کسی طرح کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ آگرہ میں تاج محل اور دہلی میں ہمایوں کے مقبرہ سے اہم تاریخی حیثیت کے حامل مقامات پر ای- ٹکٹنگ کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ اسے آئی آر سی ٹی سی کی مدد سے کیا جارہا ہے۔ اس تجربہ کے کامیاب ہونے کے بعد پورے ملک میں ای- ٹکٹنگ کی شروعات کی جائے گی۔ ان مقامات پر سہولت مہیا کرانے کے مثبت نتائج نظر آنے لگے ہیں اور سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت نے نئی سیاحتی پالیسی بھی تیار کی ہے۔ اس کے تحت وزارت سیاحت اس شعبہ میں روزگار کے مواقع بڑھانے پر زور دے رہی ہے۔ نئی سیاحتی پالیسی 2015 کے لئے تجاویز بھی طلب کی گئی ہیں۔ حکومت کی کوشش ہے کہ نئی پالیسی کا خاکہ اس طرح تیار ہو کہ سیاحتی مقامات کی ہمہ جہت ترقی کے ساتھ ساتھ

بلاک نمبر 3' مکان نمبر 102' مدرڈیری' دہلی۔

روزگار کے مواقع میں بھی اضافہ ہو۔ اس کے علاوہ یہاں آنے والے سیاحوں کو کسی بھی طرح کی مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اس سے قبل 2002 میں ٹورزم پالیسی بنائی گئی تھی۔ حکومت کی کوشش ہے کہ نئی سیاحتی پالیسی میں اس تیرہ سال کے دوران دی جانے والی سہولیات کو شامل کیا جائے۔ حکومت دیہی سیاحت پر زیادہ زور دے رہی ہے۔ وزارت سیاحت آرٹ' دست کاری' ہتھ کرگھا' ملبوسات' قدرتی ماحول وغیرہ کے حامل گاؤں میں دیہی طرز معاشرت' فن و ثقافت اور وہاں کی وراثت کو منظر عام پر لانے کے مقصد سے ایک دیہی سیاحتی اسکیم بنائی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ان کے شناخت کردہ ہر مقام کی ڈھانچہ جاتی ترقی کے لئے 50 لاکھ روپے تک کی اور صلاحیت بڑھانے کی غرض سے 20 لاکھ روپے تک کی مرکزی مالی مدد (سی ایف اے) دی جاتی ہے۔

حکومت نے سیاحت کے فروغ کے لئے نہ صرف عام بجٹ بلکہ ریل بجٹ میں بھی ٹھوس اقدام کئے ہیں۔ ریل بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر ریلوے مسٹر سریش پربھو نے کہا کہ انڈین ریلوے 'اتلیہ بھارت' کے لئے اس 'اتلیہ ریل' مہم میں بھرپور تعاون دے گی۔ آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو ٹورزم گائیڈ کے طور پر تربیت دے کر کونکن ریلوے میں سیاحت کو فروغ دینے کا کامیاب تجربہ کیا جا چکا ہے کیوں کہ سب سے پہلے یہی لوگ سیاحوں کے رابطے میں آتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مالیہ کی حصہ داری ماڈل کی بنیاد پر ٹریول ایجنسیوں کو اہم مقامات سے مربوط کرنے والی چنندہ گاڑیوں میں کچھ سواری ڈبے دینے کے امکانات تلاش کرنے کی بھی تجویز ہے۔ وزیر ریلوے نے یہ بھی بتایا کہ اس سال جنوبی افریقہ سے مہاتما گاندھی کی ہندوستان واپسی کے سو سال پورے ہونے کا جشن منایا جا رہا ہے۔ آئی آر سی ٹی سی سیاحوں کو راغب کرنے کے لئے گاندھی سرکٹ کو بڑھاوا دینے کا کام کرے گی۔ نئی زرعی تکنیک کے بارے میں کسانوں کی مدد کے لئے آئی آر سی ٹی سی ایک خصوصی یاترا یوجنا 'کسان یاترا' پر کام کرے گی۔ وزیر خزانہ ارن جیٹلی نے بھی بجٹ میں دیہی ترقی پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر علاقہ میں ایسے مقامات ہیں جو دیہی سیاحت کے نقطہ نظر سے اہم ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں کی ثقافت کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ملک میں مجموعی طور پر 25 عالمی درجہ کے ثقافتی ورثہ والے مقامات پر سہولیات کی کمی ہے۔ اس کے از سر نو احیا کی ضرورت ہے۔ ان مقامات پر تحفظ' بیت الخلا اور روشنی وغیرہ کا مکمل انتظام کیا جائے گا۔ مرکزی وزیر نے جن آٹھ مقامات کی از سر نو تزئین کے لئے منتخب کیا ہے' ان میں پرانے گوا کے گرجا گھروں اور کانوینٹس' ہمپی - کرناٹک' کمبھل گڑھ اور راجستھان کے دیگر قلعے' رانی کی واؤ' پٹنہ گجرات' لیہہ پلیس' لداخ' جموں و کشمیر' وارانسی شہر کے مندر - اتر پردیش' جلیاں والا باغ - امرتسر' پنجاب اور قطب شاہی کا مقبرہ شامل ہیں۔

☆☆☆

یوجنا

آئندہ شمارہ

متبادل ادویات

پر خاص ہوگا۔

ریلویز پلاسٹک کو ڈیزل میں بدلنے کا پلانٹ قائم کرے گی

☆ بھارتیہ ریلوے جلد ہی سی ایس آئی آر - انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پیٹرولیم (سی آیس آئی آر - آئی آئی پی) دہرہ دون کے سائنسدانوں کے ذریعے پیٹنٹ کردہ ٹکنالوجی سے ڈیزل تیار کرنے کا پلانٹ قائم کرے گی۔ سائنس و ٹکنالوجی کے وزیر اور سی ایس آئی آر کے نائب صدر ڈاکٹر ہرش وردھن نے دہرہ دون میں یہ اعلان کرتے ہوئے مستقبل میں ایندھن کا متبادل وسیلہ تلاش کرنے کا خاکہ پیش کیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہائیڈرو کاربنس میں ملک کے اہم تحقیقی ادارے نے فوسل فیول پر ملک کے انحصار کو کم کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "میں نے خود دہلی کی سڑکوں پر آلودگی اور پلاسٹک کے انبار کے خلاف تحریک چلائی ہے۔ مجھے آج یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ گندھک کے مواد میں یورو پانچ کے ڈیزل کی موجودگی حقیقت بن گئی ہے۔ اس کے لیے سی ایس آئی آر - آئی آئی پی اور گیل کی کوششوں کا شکریہ۔ دنیا کے سب سے بڑے ریلوے نیٹ ورک بھارتیہ ریل کے ذریعے اس ٹکنالوجی کو اپنانے کا فیصلہ بذات خود نریندر مودی حکومت کے ہندوستان کے کاربن فوٹ پرنٹ کو کم کرنے کے نظریے کا مظہر ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ امریکہ کے صدر براک اوباما نے جناب مودی کو ہندوستان کا ریفارمران چیف قرار دیا ہے۔ یہ بات حیران کن نہیں ہے"۔ سی ایس آئی آر - آئی آئی پی جو کہ کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (سی ایس آئی آر) کا حصہ ہے اس نے حال ہی میں گلوبل وارمنگ کا حل پیش کیا ہے۔ قدرتی ایندھن کی درآمد پر ہندوستان کے انحصار کو کم کرنا اور مستقبل کے لیے اس ایندھن کو بچا کر رکھنا ادارے کے موجودہ تحقیق و ترقی کا اہم موضوع ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوری میں ممبئی میں انڈین سائنس کانگریس کا افتتاح کرتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ ہماری حکومت کا ارادہ صاف توانائی میں تحقیق و ترقی کے لیے فنڈ کو جاری رکھ کر تیل کی قیمت کو کم کرنا نہیں ہوگا۔ میرے ذہن میں اس وقت سی ایس آئی آر - آئی آئی پی تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ جب میں دنیا کے سامنے اس حیرت انگیز خبر کا اعلان کروں گا تو اس پر سبھوں کی نگاہ پہنچے گی۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ ہم وہ پہلے ملک ہیں جس کے پاس ایک ٹن ٹوٹی ہوئی بالٹی مگ، ٹوتھ پیسٹ کے ٹیوب، بوتلوں کے ڈھکن اور دوسرے پولی فائن پروڈکٹس کو 850 لیٹر کلین گریڈ کے ڈیزل میں تبدیل کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ یہ دنیا کے لیے اچھی خبر ہے کیونکہ اس کے بعد سے پلاسٹک کے کوڑے کباڑ کو گندگی کی انبار کی بجائے ایک وسیلے کے طور پر دیکھا جائے گا۔ وزیر موصوف نے آئی آئی پی کیمپس کا دورہ کیا اور وہاں ایڈوانس ٹریبلو جی ریسرچ سینٹر کا افتتاح کیا۔ ان کے ہمراہ سی ایس آئی آر کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر ایم او گرگ تھے جو کہ اس پروقار ادارے کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔ اس موقع پر سی ایس آئی آر کے پی پی ڈی کے سربراہ ڈاکٹر سدیپ کمار اور دوسرے سائنسداں بھی موجود تھے۔

☆☆☆

پرگتی: پرواایکٹیوگورننس اور مقررہ مدت کے اندر نفاذ کے لئے ایک کثیر مقصدی ملٹی ماڈل پلیٹ فارم

وزیر اعظم نے حال ہی میں ایک کثیر مقصدی اور ملٹی ماڈل پلیٹ فارم PRAGATI (پرواایکٹیو گورننس اور مقررہ مدت کے اندر نفاذ) لانچ کیا۔ پرگتی ایک منفرد قسم کا مربوط کرنے والا اور انٹرا ایکٹیو پلیٹ فارم ہے۔ اس کا مقصد عوام کی شکایتوں کو حل کرنا اور ساتھ ہی حکومت ہند کے اہم پروگراموں اور منصوبوں نیز ریاستی حکومتوں کے پروگراموں کی نگرانی کرنا ہے۔ پرگتی پلیٹ فارم تین جدید ترین ٹکنالوجی کا مجموعہ ہے۔ ڈیجیٹل ڈاٹا مینجمنٹ، ویڈیو کانفرنسنگ اور خلائی ارضیاتی ٹکنالوجی۔ یہ وفاقی امداد باہمی کی سمت میں بھی ایک منفرد پیش کش ہے کیوں کہ حکومت ہند کے سکریٹریوں اور ریاستوں کے چیف سکریٹریوں کو ایک اسٹیج پر لاتا ہے۔ اس سے وزیر اعظم مرکز اور ریاستی افسران کے ساتھ تمام تفصیلات اور زمینی سطح پر صورت حال کی تصویروں کے ساتھ تبادلہ خیال کر سکیں گے۔ یہ ای گورننس اور بہتر نظم حکمرانی کے سلسلے میں بھی ایک اختراعی پروجیکٹ ہے۔

پرگتی اپلی کیشن کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں: ☆ یہ تین سطحی (پی ایم او، مرکزی حکومت کے سکریٹریوں اور ریاستوں کے چیف سکریٹریوں) سسٹم ہے۔ ☆ وزیر اعظم ہر ماہ پروگرام میں ڈاٹا اور جیوانفارمیٹکس تصاویر کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ حکومت ہند کے سکریٹریوں اور ریاستوں کے چیف سکریٹریوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ ☆ اس طرح کا پہلا پروگرام 25 مارچ 2015 (بدھ) کو سہ پہر 3.30 بجے ہوا۔ ☆ آئندہ سے یہ پروگرام ہر ماہ کے چوتھے بدھ کو سہ پہر 3.30 بجے ہوگا۔ اسے یوم پرگتی کہا جائے گا۔ ☆ وزیر اعظم کے سامنے پیش کئے جانے والے امور جاری پروگراموں اور زیر التوا پروجیکٹوں سے متعلق عوامی شکایات پر مبنی ڈاٹا بیس سے طے کئے جائیں گے۔ ☆ یہ سسٹم شکایتوں، پروجیکٹ مانیٹرنگ گروپ (پی ایم جی) اور وزارت شماریات و پروگرام نفاذ کے لئے سی پی جی آر اے ایم ایس ڈاٹا بیس کو مضبوطی فراہم کرے گا۔ پرگتی ان تینوں پہلوؤں کے لئے پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔

☆ اس میں ریاستوں کے عام لوگوں سے لے کر مشہور شخصیات اور سرکاری پروجیکٹ تیار کرنے والوں کی طرف سے وزیر اعظم کے دفتر کو موصول ہونے والے خطوط کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ ☆ اٹھائے جانے والے معاملات کو پرگتی ڈے سے سات دن قبل (یعنی ہر ماہ کے تیسرے بدھ تک) اپ لوڈ کئے جاتے ہیں۔ ☆ مرکزی حکومت کے سکریٹری اور ریاستوں کے چیف سکریٹریز اپنے محکموں سے متعلق موضوعات کو دیکھ سکیں گے۔ ☆ مرکزی حکومت کے ہر سکریٹری اور ریاستوں کے چیف سکریٹریوں کو یوزر آئی ڈی اور پاس ورڈ بنادئے گئے ہیں اور انہیں فراہم کرادئے گئے ہیں۔ ☆ مرکزی حکومت کے سکریٹریز اور ریاستوں کے چیف سکریٹریز کے سامنے معاملات آنے کے تین دن کے اندر یعنی اگلے پیر تک انہیں معاملے پر اپنی رائے اور تازہ کارروائی کی جانکاری دینی ہوگی۔ ☆ ایک دن یعنی منگل وزیر اعظم کے دفتر کے لئے دستیاب ہوگا تاکہ مرکزی حکومت کے سکریٹریوں اور ریاستوں کے چیف سکریٹریوں کے ذریعہ بھیجے گئے اعداد و شمار کا جائزہ لیا جاسکے۔

☆ اس کی ڈیزائننگ اس طرح کی گئی ہے کہ وزیر اعظم کے ذریعہ موضوع کا جائزہ لیتے وقت ان کے اسکرین پر موضوع سے متعلق اطلاعات، تازہ ترین اپ ڈیٹ اور متعلقہ ویڈیوز دستیاب ہوں گے۔ اس سسٹم کو پی ایم او کی ٹیم نے نیشنل انفارمیٹکس سینٹر (این آئی سی) کی مدد سے تیار کیا ہے۔ جیسا کہ نام سے ہی پتہ چلتا ہے' اس سسٹم کا مقصد پرواایکٹیو گورننس اور بروقت نفاذ کا کلچر شروع کرنا ہے۔ یہ ای شفافیت اور ای احتساب کے سلسلے میں بھی ایک زبردست سسٹم ہے۔

امیر قطر کے دورہ ہند کے دوران معاہدے/مفاہمت

☆ امیر قطر شیخ تمیم بن حماد الثانی کے دورہ ہند کے دوران یہاں وزیر خارجہ محترمہ سشما سوراج اور قطر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر خالد بن محمد العتیہ نے متعدد معاہدوں/مفاہمتی دستاویز پر دستخط کئے۔ دونوں ملکوں کے درمیان اس موقع پر جن معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں' ان میں سزا یافتہ افراد کی منتقلی اور قطری خبر رساں ایجنسی اور ہندوستان کی نیوز ایجنسی آف انڈیا (یو این آئی) کے درمیان معاہدہ شامل ہے۔ ان معاہدوں کے تحت قطر میں سزا یافتہ ہندوستانی قیدی کو اپنی سزا کی باقی ماندہ مدت ہندوستان میں گذارنے کے لئے ہندوستان لایا جاسکے گا۔ اسی طرح دونوں ملکوں کی خبر رساں ایجنسیوں کے درمیان ہوئے معاہدے کی رو سے دونوں ایجنسیاں انگریزی زبان کی خبروں کے تبادلے میں تعاون کریں گی۔ ان کے علاوہ دونوں ملکوں نے اطلاعات اور مواصلاتی ٹکنالوجی کے میدان میں تعاون کے علاوہ ارضیاتی سائنس اور تکنیکی تعاون کے شعبے میں بھی مفاہمتی دستاویز پر دستخط کئے ہیں۔ واضح ہو کہ قطر کی شہری ہوابازی اتھارٹی کے تحت محکمہ موسمیات نے آب وہوا اور سمندری سائنس کے شعبہ میں ہندوستان کے محکمہ موسمیات کے ساتھ تعاون کی خواہش ظاہر کی تھی۔ ان کے علاوہ قطر کی وزارت خارجہ کے ڈپلومیٹک انسٹی ٹیوٹ اور وزارت خارجہ کے فارن سروسیز انسٹی ٹیوٹ کے درمیان بھی ایک مفاہمتی دستاویز پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس مفاہمت سے دونوں ملکوں کے تربیت یافتگان، طلباء اور ماہرین کی ہنرمندی کو بہتر بنانے اور ان کے دوروں کے علاوہ تربیتی پروگرام کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ اس موقع پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پروگراموں کے تبادلے کے مقصد سے پرسار بھارتی اور قطر کے میڈیا کوآپریشن کے درمیان بھی مفاہمتی دستاویز پر دستخط ہوئے ہیں۔

ہندوستانی فوج اور آئی سی آئی سی آئی بینک کے درمیان مفاہمت نامے پر دستخط

☆ دفاع کے عملے کی تنخواہ سے متعلق پیکیج پر ہندوستانی فوج اور آئی سی آئی سی آئی بینک کے درمیان ایک مفاہمت نامہ پر دستخط کئے گئے۔ دستخط کی تقریب کی صدارت معاون جنرل لیفٹیننٹ راکیش شرمانے کی جس میں سینئر جنرل منیجر متدر جونیجا کی سربراہی میں آئی سی آئی سی آئی بینک اور اس کی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ ہندوستانی فوج آئی سی آئی سی آئی بینک کے درمیان پہلی مرتبہ مفاہمت نامہ پر دستخط 2011 میں کئے گئے تھے جسے تین سال کی مدت کیلئے منظور کیا گیا تھا۔ فوج نے اعتماد ظاہر کیا ہے کہ اس مفاہمت نامے سے اس فوجی عملہ اور ریٹائرڈ فوجی عملے کی ایک بڑی تعداد کو فائدہ پہنچے گا جن کا آئی سی آئی سی آئی بینک میں کھاتہ ہے اور اس سے انہیں بینک کی جدید سہولتوں تک رسائی حاصل ہونے کا بھی موقع فراہم ہوگا۔

(ادارہ)

YOJANA (URDU) PRICE 10/=

RNI NO.27032/81 *MAY* 2015 ANNUAL SUBSCRIPTION RS 100/=

VOL. 35 NO. 2 NO. PAGE 56

PANORAMA OF INDIAN CINEMA

For further details please contact:
Business Manager, Publications Division
Soochna Bhawan CGO Complex, Lodhi Road, New Delhi-110003
Ph:011-24367260,Fax-011-24365609

PUBLICATIONS DIVISION
MINISTRY OF INFORMATION & BROADCASTING
GOVERNMENT OF INDIA

e-mail:dpd@sb.nic.in, dpd@hub.nic.in
website: publicationsdivision.nic.in

DPDB-H-09/15

ISSN 0971. 8338

Printed and Published by ***DR. (MS) SADHANA ROUT***, Additional Director General & Head on behalf of Publications Division, Ministry of I&B, Government of India, printed at Akashdeep Printers 20 Ansari Road,Daryaganj, New Delhi and published at Publications Division,Soochna Bhavan,C.G.O.Complex, New Delhi-110003 *Editor:* Irshad ali